انسداد دہشت گردی ایکٹ، ۱۹۹۷ء

ایکٹ نمبر ۲۷ بابت ۱۹۹۷ء

مندرجات

سیکشن	تفصیل
۱۔	مختصر عنوان وسعت اور آغازِ نفاذ۔
۲۔	تعریفات۔
۳۔	[منشاء کا اظہار][حذف]۔
۴۔	غیر مسلح طاقت کی مدد کے لئے مسلح افواج اور سول مسلح افواج طلب کرنا۔
۵۔	دہشت گردی کی روک تھام کے لئے مسلح افواج اور سول مسلح افواج کا استعمال۔
۶۔	دہشت گردی۔
۷۔	اقدام دہشت گردی کی سزا۔
۸۔	فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والے یا اسے اچھالنے والے افعال کی ممانعت۔
۹۔	دفعہ ۸ کے تحت جرم کی سزا۔
۱۰۔	داخل ہونے یا تلاشی لینے کا اختیار۔
۱۱۔	ضبطی کا حکم دینے کا اختیار۔
۱۱الف۔	دہشت گردی میں ملوث تنظیمیں۔
۱۱ب۔	تنظیموں پر پابندی (ممانعت)۔
۱۱ج۔	نظر ثانی کا حق۔
۱۱ج ج۔	ممانعت پر نظر ثانی کمیٹی۔
۱۱د۔	نگرانی کا حکم۔
۱۱ہ۔	ممنوعہ تنظیم کے خلاف اقدام۔
۱۱ہ ہ۔	شخص کی ممانعت۔
۱۱ہ ہ ہ۔	مشتبہ اشخاص کو گرفتار کرنے اور حراست میں رکھنے کا اختیار۔
۱۱ہ ہ ہ ہ	تفتیش کے لیے امتناعی نظر بندی۔
۱۱ہ ہ ہ ہ ہ	املاک کے تصفیے کی ممانعت۔

THE PAKISTAN CODE

۱۱و۔ ممنوعہ تنظیم کی رکنیت، اعانت اور ملاقاتیں۔

۱۱ز۔ وردی۔

۱۱ح۔ فنڈ جمع کرنا۔

۱۱ط۔ قبضہ اور استعمال۔

۱۱ی۔ فنڈز کا اہتمام۔

۱۱ک۔ تطہیر زر۔

۱۱ل۔ معلومات کا انکشاف کرنا۔

۱۱م۔ پولیس کے ساتھ تعاون۔

۱۱ن۔ دفعات ۱۱ح تا ۱۱ک کے تحت سزا۔

۱۱س۔ ضبطی، منجمد و تحویل۔

۱۱س س۔ خدمات، رقم اور دیگر جائیداد تک رسائی۔

۱۱س س س۔ سلامتی کونسل کی قرارداد کی خلاف ورزی۔

۱۱ع۔ تفتیشی افسر کی جانب سے عدالت میں درخواست۔

۱۱ف۔ ضبطی۔

۱۱ص۔ ضبطی کے لئے شہادتی معیار۔

۱۱ق۔ ضبطی کے حکم کے خلاف اپیل۔

۱۱ر۔ رقم یا دیگر املاک کا فنڈ میں جمع کیا جانا۔

۱۱ش۔ اختتام ممانعت۔

۱۱ت۔ دہشت گردی کی وارداتوں کی ہدایت دینا۔

۱۱ث۔ دہشت گردی میں ملوث کسی فرد یا زیر نگرانی رکھی جانے والی کسی تنظیم یا کسی ممنوعہ تنظیم یا دہشت گردی کے جرم میں سزا یافتہ کسی فرد کی تشہیر کرنا یا نفرت انگیز مواد کی اشاعت، طباعت یا ترسیل کرنا۔

۱۱ث ث۔ غیر قانونی ہلاکت۔

۱۱خ۔ معاشرے میں بے چینی پیدا کرنے کی ذمہ داری۔

۱۲۔ انسداد دہشت گردی کی عدالت کا اختیار سماعت۔

۱۳۔ انسداد دہشت گردی کی عدالت کا قیام۔

۱۴۔ انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کے پریزائڈنگ افسروں کی تشکیل اور تقرر۔

THE PAKISTAN CODE

۱۵۔ مقام اجلاس۔

۱۶۔ انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کی طرف سے حلف۔

۱۷۔ دیگر جرائم کے سلسلے میں انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کے اختیارات۔

۱۸۔ پیروکاران سرکار۔

۱۹۔ انسداد دہشت گردی کی عدالت کا طریقہ کار اور اختیارات۔

۱۹الف۔ تلاشیوں اور گرفتاریوں کا طریقہ کار۔

۱۹ب۔ قبل از سماعت مقدمہ کی چھان بین۔

۱۹ج۔ تفتیشی تکنیکس کا اطلاق۔

۲۰۔ سزا [حذف]۔

۲۱۔ ججوں، وکیلوں پیروکاران سرکار، عدالت کی کارروائی سے متعلق افراد کا تحفظ۔

۲۱الف۔ دہشت گردی تفتیش پر پولیس پہرہ۔

۲۱الف الف۔ ججوں، پراسیکوٹرز، گواہوں اور عدالت کی کارروائی سے متعلقہ افراد کا تحفظ۔

۲۱ب۔ تفتیش بابت دہشت گردی۔

۲۱ج۔ تربیت دینا۔

۲۱د۔ ضمانت۔

۲۱ہ۔ ریمانڈ۔

۲۱ہہ۔ معلومات وغیرہ طلب کرنے کا اختیار۔

۲۱و۔ سزا میں چھوٹ۔

۲۱ز۔ جرائم کی سماعت۔

۲۱ح۔ اعتراف جرم کی مشروط قبولیت۔

۲۱ط۔ جرم کے ارتکاب میں اعانت یا مدد کرنا۔

۲۱ی۔ مجرم کو پناہ دینا۔

۲۱ک۔ سرسری سماعت کے ذریعے قابل سماعت جرائم۔

۲۱ل۔ مفرور کے لئے سزا۔

۲۱م۔ مشترکہ سماعت۔

۲۲۔ سزا کی تعمیل کا طریقہ کار اور مقام۔

THE PAKISTAN CODE

۲۳۔ مقدمات کو عدالتوں میں منتقل کرنے کا اختیار۔

۲۴۔ [مرافعہ ٹربیونل] حذف کردہ]

۲۵۔ اپیل

۲۶۔ [پولیس کے سامنے کیئے جانے والے اقبال جرم کی سماعت پذیری][حذف کردہ]۔

۲۷۔ ناقص تفتیش کے لئے سزا اور کامیاب تحقیقات کے لئے انعام۔

۲۷الف۔ ملزم کے خلاف ثبوت کا قیاس۔

۲۷الف الف۔ غلط ملوث کرنے کی سزا۔

۲۷ب۔ محض الیکٹرانک یا فرانزک شہادت وغیرہ کی بنیاد پر سزایابی۔

۲۸۔ مقدمات کی منتقلی۔

۲۸الف۔ ایکٹ کے تحت چارج شیٹ کردہ شخص کے پاسپورٹ کی ضبطی۔

۲۹۔ انسداد دہشت گردی کی عدالت کے سامنے سماعت مقدمہ کو فوقیت حاصل ہوگی۔

۳۰۔ مجموعہ قانون کے بعض احکام کا ترمیم شدہ اطلاق۔

۳۱۔ فیصلے کی قطعیت۔

۳۲۔ ایکٹ کا غالب ہونا۔

۳۳۔ تفویض اختیار۔

۳۴۔ جدول میں ترمیم کرنے کا اختیار۔

۳۵۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار۔

۳۶۔ استثناء۔

۳۷۔ توہین عدالت۔

۳۸۔ اس ایکٹ سے قبل ارتکاب کردہ کسی دہشت گردی کے فعل کے لیے سزا۔

۳۹۔ برأت۔

۳۹الف۔ ازالۂ مشکلات۔

۳۹ب۔ تنسیخ اور استثناء۔

۴۰۔ قانون فوجداری ترمیمی ایکٹ، ۱۹۰۸ء (نمبر ۱۴ بابت ۱۹۰۸ء) کی ترمیم۔

THE PAKISTAN CODE

جدول۔

انسدادِ دہشت گردی ایکٹ، ۱۹۹۷ء

[1]ایکٹ نمبر ۲۷ بابت ۱۹۹۷ء]

دہشت گردی، فرقہ وارانہ تشدد کی روک تھام اور سنگین جرائم کی فوری سماعت کے اہتمام کرنے کا

ایکٹ

ہر گاہ کہ یہ قرین مصلحت ہے کہ دہشت گردی، فرقہ وارانہ تشدد کی روک تھام اور سنگین جرائم کی فوری سماعت کی جائے اور اِس سے متعلقہ اور ضمنی امور کے لئے قانون وضع کیا جائے؛

بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:۔

۱۔ **مختصر عنوان، وسعت اور آغاز نفاذ۔** (۱) یہ ایکٹ، انسدادِ دہشت گردی ایکٹ، ۱۹۹۷ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ تمام پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۳) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ **تعریفات۔** اِس ایکٹ میں، تاوقتیکہ کوئی امر موضوع یا متن کے منافی نہ ہو،۔

(الف) ''مسلح افواج'' سے پاکستان کی بری، بحری اور فضائی افواج اور مذکورہ افواج کے ریزرو فوجی مراد ہیں؛

(ب) ''سول مسلح افواج'' سے فرنٹیئر کانسٹیبلری، فرنٹیئر کارپس، پاکستان کے ساحلی محافظین، پاکستان رینجرز یا وفاقی حکومت کی طرف سے اِس مقصد کے لئے مشتہر کردہ کوئی دیگر سول مسلح فوج مراد ہے؛

(ج) ''مجموعہ قانون'' سے مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) مراد ہے۔

THE PAKISTAN CODE

۱۔ انسداد دہشت گردی ایکٹ، ۱۹۹۷ اوراس کے تحت جاری شدہ تمام قواعد، نوٹیفیکیشن اور فرامین شمالی علاقہ جات میں اختیار کئے جا چکے ہیں۔ دیکھئے ایس آر او نمبر ۴۹۶ (۱)/۲۰۰۰ مورخہ ۱۱/ جولائی ۲۰۰۰۔

[۱][(د) ''بچہ'' سے ایسا شخص مراد ہے جس کی عمر ارتکاب جرم کے وقت ۱۸ سال نہ ہو؛

(ہ) ''عدالت'' سے مراد دفعہ ۱۳ کے تحت قائم کردہ انسداد دہشت گردی کی عدالت ہے؛

(و) ''دھماکہ خیز مواد'' سے کوئی بم، گرنیڈ، ڈائنامائٹ یا کوئی اور دھماکہ خیز مادہ مراد ہے جو کسی شخص کو زخمی کرنے یا کسی جائیداد کو نقصان پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہو اس میں ایسا دھماکہ خیز مواد بھی شامل ہے جس کی آتش گیر موادا یکٹ [Explosives Act] ۱۸۸۴ء (نمبر ۴ بابت ۱۸۸۴ء) میں صراحت کی گئی ہے؛

(ز) ''آتشیں اسلحہ'' سے کسی بھی گیج کی کوئی ایک یا تمام اقسام کی دستی بندوقیں، رائفلیں اور شارٹ گنیں مراد ہیں خواہ وہ خودکار، نیم خودکار یا بولٹ ایکشن جیسی ہوں اس میں دیگر تمام آتشیں اسلحہ بھی شامل ہوگا جس کی اسلحہ آرڈیننس، [Arms Ordinance] ۱۹۶۵ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۶۵ء) میں تعریف کی گئی ہے؛

(ح) ''جرمانہ'' سے مراد ہرجانے کی وہ خاص رقم ہے جو مقدمات کے حالات اور حقائق کی بناء پر عدالت مقرر کرے گی؛

[۲][ح الف) ''منجمد'' کسی بھی رقم یا دیگر جائیداد کے انتقال، تبدیلی، منتقلی یا نقل و حرکت پر پابندی مراد ہے؛]

(ط) ''حکومت'' سے وفاقی حکومت یا، جیسی بھی صورت ہو، صوبائی حکومت مراد ہے؛

(ی) ''ضرر شدید'' سے جسمانی مضرت کی صورت میں کسی فرد کو نامرد یا ناکارہ کر دینا، جسم کا کوئی عضو کاٹ دینا، ناکارہ بنانا، شکل بگاڑنا یا شدید زخم لگانا مراد ہے اور جائیداد کی صورت میں سخت خسارہ، نقصان یا تباہ کرنا مراد ہے؛

(ک) ''عدالت عالیہ'' سے ایسی عدالت عالیہ مراد ہے جو ایسے علاقے کی نسبت اختیار سماعت رکھتی ہو جہاں دہشت گردی کی عدالت قائم کی گئی ہے؛

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے شقات (د) تا (ح) کی بجائے تبدیل کی گئیں جنہیں قبل ازیں آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۳ کی رُو سے شامل کیا گیا تھا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

(ل) **''طیارے کا اغواء'' طیارے کے اغواء سے طیارے کے اندر یا باہر سے براہ راست یا کسی دوسرے فرد کے** ذریعے غیر قانونی طور پر طاقت، تشدد، دھمکی یا ایسے کسی بھی دیگر رکاوٹ انگیز حربے کے استعمال سے کسی طیارے پر ناجائز قبضہ کرنا یا اسے قبضے میں لے کر ہائی جیک کرنے کی کوشش کرنا مراد ہے؛

(م) **''یرغمال بنانا''** سے کسی شخص کو مطالبات پورے نہ ہونے کی صورت میں قتل کرنے یا زخمی کرنے کی دھمکی دے کر اسے ذاتی تحویل میں رکھنا مراد ہے؛

(ن) **''اغواء برائے تاوان''** سے کسی شخص کو کسی جگہ سے اِس کی مرضی کے خلاف لے جانا یا اسے کسی جگہ جانے پر بذریعہ طاقت مجبور کرنا یا کسی بھی فریب کے ذریعے جانے پر آمادہ کرنا، اور اسے غیر قانونی طور پر حبس بے جا میں رکھنا یا رہا کرنے کی شرط کے طور پر اِس سے پیسہ، ہرجانہ یا کوئی اور مفاد وصول کرنا یا حاصل کرنے کی کوشش کرنا مراد ہے؛

(س) **''ملاقات''** سے نجی یا سرکاری حیثیت میں دو یا دو سے زیادہ افراد کا باہم ملاقات کرنا مراد ہے؛

[1][(س الف) ''رقم''، کسی بھی کرنسی کے سکے یا نوٹ، پوسٹل آرڈر، بینک کریڈٹ، بینک اکاؤنٹس، اعتبار نامہ، ٹریول چیکس، بینک چیکس، بینک ڈرافٹ، کسی بھی شکل میں، الیکٹرانک، ڈیجیٹل یا علاوہ ازیں اور اس قسم کی دیگر مالیاتی دستاویزات یا تحریری دستاویز جیسا کہ وفاقی حکومت حکم کے ذریعے صراحت کرے شامل ہیں؛]

(ع) ''تنظیم'' تنظیم سے کوئی گروپ، افراد کا اتحاد یا جمعیت مراد ہے [1]☆☆☆؛

[2][(ع الف) ''شخص'' سے کوئی بھی فطری، قانونی شخص یا ہیئت جسد یہ مراد ہے؛]

[2][(ع الف الف) ''املاک'' سے کسی بھی نوعیت کی جائیداد، خواہ مادی ہو یا غیر مادی، منقولہ ہو یا غیر منقولہ، قابل حس یا غیر قابل حس مراد ہے اور اس میں حصص تمسکات، بانڈز اور وثیقہ اور دستاویزات جو ملکیت کا ثبوت ہوں، یا کسی بھی جرم کا جائیداد اور رقم، میں مفاد شامل ہے؛]

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۲ کی رو سے حذف کیا گیا اور شامل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۲۰ء (۲۰ بابت ۲۰۲۰ء) کی دفعہ ۲، کی رو سے شامل کیا گیا، اور دوبارہ نمبر لگایا گیا، جسے پہلے بھی

انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (۱۳ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲، کی رو سے شامل کیا گیا تھا۔

[1][(ف) ''ممنوعہ تنظیم'' سے کوئی بھی تنظیم جو کہ دفعہ ۱۱۔ب کے تحت جدول اول میں درج فہرست ہو مراد ہے؛]

[1][(ف الف) ''ممنوعہ شخص'' سے کوئی بھی شخص جو دفعہ ۱۱ہ کے تحت جدول چہارم میں درج فہرست ہو مراد ہے؛]

(ص) ''سرکاری ملازم'' کا وہی مفہوم ہوگا جیسا کہ مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان [The Pakistan Penal Code] ۱۸۶۰ء کی دفعہ ۲۱ میں یا فی الوقت نافذالعمل کسی دیگر قانون میں موجود ہے؛

(ق) ''جدول'' سے اس ایکٹ ہذا کا جدول مراد ہے؛

(ر) ''جدولی جرم'' سے جدول سوم میں بیان کردہ جرم مراد ہے؛

(ش) ''مذہبی تفرقہ'' سے کسی ایک فرقے یا فرقوں کے مخصوص نظریات سے متعلق، اس سے وابستہ یا ایسے نظریات پر مبنی مفادات کو منافقانہ انداز سے یا تعصب انگیز طریقوں سے فروغ دینا مراد ہے؛

(ت) ''مذہبی منافرت'' سے مراد لوگوں کے کسی ایسے گروہ کے خلاف نفرت اور نفاق پھیلانا ہے جو عقائد کی پیروی یا عقیدے کے حوالے سے کوئی مذہبی طبقہ یا فرقہ ہو؛

[1][(ت الف) ''ضبط کرنا'' سے رقم یا دیگر املاک کا تحویل میں یا کنٹرول میں لینا مراد ہے تا کہ ان کا انتقال، تبدیلی، منتقلی یا نقل و حرکت کو پابند کیا جا سکے؛]

(ث) ''شدید'' سے جان و مال کے لئے خطرناک مراد ہے؛

(خ) ''دہشت گردی'' یا ''دہشت گردی کا فعل'' کا وہی مفہوم ہے جو دفعہ ۶ میں دیا گیا ہے؛

(ذ) ''دہشت گرد'' کا مفہوم وہی ہے جو دفعہ ۶ (۵) میں دیا گیا ہے؛

(ض) ''دہشت گردی کی چھان بین'' سے حسب ذیل کی چھان بین مراد ہے:

(الف) ایکٹ ہذا کے تحت دہشت گردی کے افعال کا ارتکاب، اِس کی تیاری یا دہشت گردی کرنے پر آمادہ کرنا؛

(ب) کوئی ایسا فعل جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ دہشت گردی کے ارادے سے کیا گیا ہے؛

(ج) کسی ممنوعہ تنظیم کے وسائل؛

(د) ایکٹ ہذا کے تحت کسی جرم کا ارتکاب، تیاری یا جرم پر آمادہ کرنا؛ یا

(ہ) کوئی دیگر فعل جس کی اِس ایکٹ کی اغراض کے لئے چھان بین کرنا ضروری ہو۔

(الف الف) ''دہشت گردی کی املاک'' سے مراد:۔

THE PAKISTAN CODE

(اول)(الف) روپیہ پیسہ یا دیگر املاک جو دہشت گردی پر استعمال ہو یا جنہیں ان مقاصد کے لئے استعمال میں لائے جانے کا امکان ہو،[1][اس میں دہشت گرد یا دہشت گردی سے متعلقہ کسی تنظیم] کے وسائل شامل ہیں؛

(ب) دہشت گردی کرانے کی واردات سے حاصل ہونے والی آمدنی؛

(ج) دہشت گردی کے مقاصد حاصل کرنے کی سرگرمیوں سے حاصل شدہ آمدنی؛ اور

(دوم) مذکورہ بالا ذیلی دفعہ (اول) میں:

(الف) کسی ارتکاب فعل سے حاصل ہونے والی آمدنی میں کسی ایسے اثاثے کا حوالہ بھی شامل ہے جو کُلی یا جُزوی طور پر، اور بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اسی مخصوص سرگرمی کی آمدنی کو ظاہر کرتا ہو، (ان میں ارتکاب واردات کے سلسلے میں دیئے جانے والے دیگر انعامات کی ادائیگی بھی شامل ہے)؛[1][اور]

(ب) کسی تنظیم کے ذرائع کے حوالے کے ضمن میں ایسا سرمایہ یا دیگر املاک شامل ہیں جنہیں کوئی تنظیم اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرے یا دستیاب کیے جائیں یا استعمال کیے جاسکتے ہوں یا دستیاب ہوسکتے ہوں[1][:]

(ج) [1][☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆]

(ب ب) "ہتھیار" سے کسی کو زخمی کرنے والی کوئی چیز یا جسمانی ضرر پہنچانے کی کوئی چیز جس میں فائر کرنے کا کوئی ہتھیار دھماکہ خیز مادہ، بم، تلوار، خنجر، نکیل ڈسٹر، سٹین گن، گرنیڈ، راکٹ لانچر، مارٹر یا کوئی اور کیمیائی یا بیالوجیکل ہتھیار یا کوئی ایسی دیگر چیز شامل ہے جسے کسی شخص کو زخمی کرنے، جسمانی ضرر پہنچانے، ضرب لگانے یا کسی املاک کو تباہ یا سبوتاژ کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہو، ان ہتھیاروں میں ایسے ہتھیار و آلات بھی شامل ہیں جن کی وضاحت غیر قانونی ہتھیار جمع کرانے کے ایکٹ، The Surrender Of Illicit Arms Act ،۱۹۹۱ء (نمبر ۲۱ بابت ۱۹۹۱ء) میں کی گئی ہے؛ اور

THE PAKISTAN CODE

ا؎ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ،۲۰۱۳ء (ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے حذف، اضافہ اور تبدیل کیے گئے۔

(ج ج) ایکٹ ہذا میں استعمال ہونے والے مگر غیر واضح تمام جملوں اور وضاحتوں کا مفہوم وہی ہوگا جو مجموعہ تعزیرات پاکستان، ۱۸۶۰ء اور مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء میں دیا گیا ہے۔

۳۔ [منشاء کا اظہار]۔ [1][☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆]۔

۴۔ غیر مسلح طاقت کی مدد کے لئے مسلح افواج اور سول مسلح افواج طلب کرنا۔ (۱) وفاقی حکومت کے لیے یہ حکم دینا اور ذیلی دفعہ (۲) کے تابع صوبائی حکومت کے لیے کسی علاقے میں مسلح افواج اور سول مسلح افواج کو دہشت گرد سرگرمیوں اور جدولی جرائم کی روک تھام اور سزا کے لئے اس ایکٹ کے احکام کے مطابق طلب کرنا جائز ہوگا۔

(۲) اگر، صوبائی حکومت کی رائے میں، مسلح افواج، یا سول مسلح افواج کی کسی علاقے میں موجود دہشت گرد سرگرمیوں یا جدولی جرائم کے ارتکاب کی روک تھام کی غرض سے ضروری ہے تو وہ وفاقی حکومت سے استدعا کر سکے گی کہ وہ مسلح افواج یا سول مسلح افواج کی یونٹوں یا ان کے اہلکار کی اتنی تعداد میں موجودگی یا تعیناتی کی ہدایت کرے، جو دہشت پسندانہ سرگرمیوں یا جدولی جرائم کی روک تھام یا انہیں کنٹرول کرنے کے لئے ضروری سمجھے۔

THE PAKISTAN CODE

(۳) وفاقی حکومت یہ فیصلہ کرے گی کہ آیا حالات ۔۔۔

(اوّل) سول مسلح افواج؛ یا

(دوم) مسلح افواج،

کی صف بندی کے متقاضی ہیں اور اس طرح فیصلہ کرتے ہوئے، شقات (اول) یا (دوم) یا دونوں کے تحت جاری کردہ سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے، ان کی تعیناتی کو مجاز بنائے گی اور ہدایت دے گی۔

ا؎ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی، دفعہ ۳ کی رُو سے حذف کیا گیا۔

۵۔ **دہشت گردی کی روک تھام کے لئے مسلح افواج اور سول مسلح افواج کا استعمال ۔** (۱) کوئی پولیس افسر یا مسلح افواج، یا سول مسلح افواج کا کوئی رکن جو وہاں موجود ہو یا کسی علاقے میں تعینات ہو ،ضروری انتباہ کرنے کے بعد، دہشت گرد سرگرمیوں یا جدولی جرائم کے ارتکاب کو روکنے کے لئے ضروری طاقت استعمال کر سکے گا اور، ایسا کرتے ہوئے مسلح افواج یا سول مسلح افواج کے کسی افسر کی صورت میں، مجموعۂ قانون کے تحت پولیس افسر کے تمام اختیارات استعمال کرے گا۔

(۲) بالخصوص اور ذیلی دفعہ (۱) کے احکام کی عمومیت پر اثرانداز ہوئے بغیر ، پولیس، مسلح افواج اور سول مسلح افواج کا کوئی افسر۔۔۔

(اوّل) پیشگی انتباہ کے بعد وہ کسی ایسے شخص کیخلاف جو دہشت گردی یا جدولی جرم کا ارتکاب کر رہا ہو [۱]*** [۲][کسی بھی افسر یا سینئر افسر کے لیے] [۳][معقول خدشہ قائم کرنے کہ بعد کہ مذکورہ فعل یا جرم سے موت یا ضرب شدید واقع ہو سکتی ہے] کہ وہ فائر کرے، یا کسی شخص یا اشخاص پر فائر کرنے کا حکم دے جس کے خلاف ان شرائط کے تحت وہ طاقت استعمال کرنے کا مجاز ہے؛ [۳][:

مگر یہ شرط یہ ہے کہ مذکورہ حالات میں فائر کرنے کا حکم پولیس افسر دے گا جو بی ایس۔۱۷ سے کم عہدہ کا نہ ہو اور مساوی عہدہ کا ہو، مسلح افواج یا سول مسلح افواج کی صورت میں یا ڈیوٹی مجسٹریٹ کے ذریعے :

مگر مزید شرط یہ ہے کہ فائر کا فیصلہ یا فائرنگ کا حکم صرف آخری چارہ کار کے طور پر دیا جائے گا، اور کسی بھی صورت دہشت گرد حملے یا جدولی جرائم کے تدارک کے لیے ضرورت سے زائد چوٹ نہیں دی جائے گا جو موت یا ضرب شدید کے معقول خدشے کو جنم دیتا ہے ہو:

مگر مزید شرط یہ ہے کہ فائرنگ کے تمام معاملات جو موت پر منتج ہوئے، اگر حقائق اور حالات اس کے متقاضی ہوں تو متعلقہ قانون نافذ کرنے والے ادارے کے سربراہ کی جانب سے تشکیل کردہ اندرونی انکوائری کمیٹی میں نظر ثانی کی جا سکتی ہے۔]

(دوم) کسی ایسے شخص کو بلا وارنٹ گرفتار کر سکے گا جس نے دہشت گردانہ فعل یا جدولی جرم کا ارتکاب کیا ہو یا جس کے خلاف معقول شکوک موجود ہوں کہ وہ اِس کا مرتکب ہوا ہے یا مذکورہ فعل یا جرم کا ارتکاب کرنے والا ہے؛ اور

۱۔ بعض الفاظ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۴ کی رُو سے حذف کر دیئے گئے۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس ۲۰۰۱ء (۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۴ کی رُو سے بعض الفاظ کی بجائے تبدیل کیے گئے، جن کی قبل ازیں آرڈیننس نمبر ۲۹ مجریہ ۲۰۰۰ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے ترمیم کی گئی تھی۔

۳۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ نمبر ۴ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۶ کی رُو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا ہے۔

(سوم) کسی احاطہ میں گرفتاری کے لیے، یا کسی املاک، آتشیں اسلحہ، ہتھیار یا اشیاء جو دہشت گردانہ فعل یا جدولی جرم کے ارتکاب میں استعمال ہوئی ہوں یا استعمال ہونے والی ہوں کو قبضے میں لینے کے لئے بلاوارنٹ داخل ہو سکے گا اور تلاشی لے سکے گا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۱) یا (۲) میں شامل کوئی امر مجموعہ قانون کے باب نہم کے احکام اور مجموعہ قانون کی دفعہ ۱۳۲ کے احکام کو متاثر نہ کرے گا کسی ایسے شخص پر اطلاق پذیر ہوں گے جو اس دفعہ کے تحت کام کر رہا ہو۔

[1][۶۔ دہشت گردی۔ (۱) اس ایکٹ میں، ''دہشت گردی'' سے مراد کوئی ایسا اقدام کرنا یا کرنے کی دھمکی دینا ہے:۔

(الف) جو ذیلی دفعہ (۲) کے مفہوم کے زمرے میں آتا ہو؛ اور

(ب) اقدام کرنے یا دھمکی دینے کا مقصد حکومت یا عوام یا لوگوں کے کسی گروہ، کمیونٹی یا فرقے [2][یا غیر ملکی حکومت، یا باشندے یا بین الاقوامی تنظیم] کے خلاف تشدد کرنا، اسے مرعوب یا خوفزدہ کرنا، یا معاشرے میں خوف و ہراس یا عدم تحفظ کی فضا پیدا کرنا ہو؛ یا

(ج) اقدام کرنے یا دھمکی دینے کا مقصد مذہبی یا نسلی منافرت پھیلانا یا تفرقہ بازی کو فروغ دینا ہو [3][یا عوام، سماجی شعبوں، میڈیا کی شخصیات، کاروباری طبقہ یا سول لوگوں پر حملہ کرنا، بشمول ان کی املاک کو غارت کرنا، لوٹنا، آگ لگانا یا کسی دیگر ذرائع سے حکومتی اہلکاروں، شخصیات، سیکورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو خوف دلانا، یا دہشت زدہ کرنا شامل ہے؛]

[3][مگر شرط یہ ہے کہ اس میں شامل کوئی بھی شے جمہوری اور مذہبی ریلیوں یا قانون کے مطابق پرامن احتجاج پر لاگو نہ ہوگی۔]

(۲) ''کارروائی'' کا مفہوم ذیلی دفعہ (۱) کے زمرے میں شامل کیا جائے گا، اگر :......

(الف) اس عمل کے ارتکاب سے موت کا سبب بنتا ہو؛

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس ،۲۰۰۱ء (۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۵ کی رُو سے دفعہ ۶ کی بجائے تبدیل کی گئی جسے قبل ازیں بعض ترامیم کی رُو سے تبدیل گیا تھا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی ترمیمی ایکٹ، ۲۰۱۳ء (۱۳ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۳ کی رُو سے شامل کیا گیا ہے۔

۳۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ ۲۰۱۳، ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء کی، دفعہ ۲ کی رُو سے اضافہ کیا گیا ہے۔

THE PAKISTAN CODE

(ب) اس کا ارتکاب کسی فرد کے خلاف سنگین تشدد کا باعث بنتا ہو، یا کسی شخص کو شدید زخمی کرنے یا جسمانی طور پر اسے سخت چوٹ لگانے کا باعث بن سکتا ہو؛

(ج) اس کا ارتکاب کسی جائیداد کو سخت نقصان پہنچانے کا [1][بشمول حکومتی عمارات، سرکاری شخصیات، اسکولوں، ہسپتالوں، دفاتر یا کوئی بھی دیگر سرکاری یا نجی املاک کے، جس میں غارت گری، لوٹنے یا آتش زنی یا کسی بھی دیگر ذرائع سے املاک کو تباہ کرنا شامل ہے؛] کا باعث بن سکتا ہو ؛

(د) اس کا ارتکاب کسی شخص کی ہلاکت یا اس کی زندگی کے لئے مہلک خطرے کا باعث بن سکتا ہو؛

(ہ) اس کا ارتکاب کسی فرد کو برائے تاوان اغواء کرنے یا یرغمال بنانے کا سبب بنے ، یا کسی جہاز کو ہائی جیک کرنے کا سبب بن سکتا ہو؛

[2][(ہ ہ) کسی بھی آلہ سے دھماکہ خیز مواد کے استعمال کا ارتکاب کرتا ہے بشمول دھماکہ کے [1][کسی بھی قانونی جواز کے بغیر دھماکہ خیز مواد رکھتا ہے غیر قانونی طور پر مذکورہ دھماکہ خیز مواد سے تعلق رکھتا ہے]]؛

(و) اس کا ارتکاب مذہبی یا نسلی منافرت پھیلانے یا مذہبی تعصب، تشدد یا معاشرے میں اندرونی طور پر بے سکونی پیدا کرنے کا باعث بن سکتا ہو؛

[1][(ز) قانون کو ہاتھ میں لینے کا ارتکاب کرتا ہے، کسی تنظیم، فرد واحد یا گروہ جو کوئی بھی ہو، جسے قانون تسلیم نہ کرتا ہو، کی جانب سے سزا دینا، اس نظریئے کے ساتھ کہ عوام، افراد، گروہ، کمیونیٹز، سرکاری اہل کاروں کو مجبور کرنا خوف دلانا، دہشت زدہ کرنا، ملکی قانون کے دائرہ نظر سے ماوراء جس میں قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں شامل ہیں؛]

(ح) اس کا ارتکاب مذہبی اجتماعات، مساجد، امام بارگاہوں، چرچوں، گوردواروں یا دیگر عبادت گاہوں پر حملہ کرنے کا سبب بنے یا خوف وہراس پھیلانے کے لیے اندھا دھند فائرنگ یا مساجد یا دیگر عبادت گاہوں پر طاقت کے ذریعے قبضہ کرنے کا سبب بن سکتا ہو؛

(ط) اس کا ارتکاب مفاد عامہ یا امن عامہ، یا آبادی کے کسی گروہ کے لئے سنگین خطرے کا باعث

---

1. انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے اضافہ تبدیل اور حذف کیا گیا ہے۔

2. انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۰۴ء (نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

بننے یا اس کا ارتکاب عام لوگوں کو خوف زدہ کرنے اور انہیں گھروں سے باہر نہ نکلنے پر مجبور کرنے اور ان کے جائز کاروبار اور روزمرہ معمولات زندگی میں رخنہ اندازی کا باعث بن سکتا ہو؛

(ی) اس کا ارتکاب گاڑیاں جلانے یا کسی اور سنگین نوعیت کی لوٹ مار کرنے کا سبب بنتا ہو؛

(ک) اس کا ارتکاب دولت یا املاک لوٹنے (بھتہ وصول کرنے) کا باعث بنتا ہو؛

(ل) اس کا ارتکاب مفاد عامہ کی کسی انتفاعی سروس یا مواصلاتی نظام میں سنگین تعطل یا خرابی پیدا کرنے کا سبب بنتا ہو؛

(م) اس کا ارتکاب کسی سرکاری ملازم کے قانونی فرائض میں مداخلت کرنے یا اسے اپنے فرائض منصبی انجام دینے سے روکنے کے لیے اسے زدوکوب کرنے، خوفزدہ کرنے کا سبب بنتا ہو؛[1] [☆]

(ن) اس کا ارتکاب پولیس فورس، مسلح افواج سول مسلح افواج کے کسی اہلکار یا کسی سرکاری ملازم کے خلاف سخت تشدد کا باعث بن سکتا ہو۔

[2][(س) قانون نافذ کرنے والے اداروں کے خلاف گروہوں یا افراد کی جانب سے مسلح مزاحمت کے افعال کا ارتکاب کرتا ہے؛ یا

(ع) ایف ایم اسٹیشنوں اور مواصلات کے دیگر ذرائع کے توسط سے حکومت یا اس کے متعلقہ محکموں کی قطعی منظوری کے بغیر نظریات کی تبلیغ، تعلیمات اور عقائد، کی اپنی ذاتی توضیحات کے تحت پھیلانے کا ارتکاب کرتا ہے۔]

(۳) ذیلی دفعہ (۲) کے زمرے میں آنے والا کوئی خطرناک اقدام کرنا یا ایسا اقدام کرنے کی دھمکی دینا جس میں آتشیں اسلحہ، دھماکہ خیز مواد یا کسی دیگر ہتھیار کا استعمال کیا جانا شامل ہے، ایکٹ ہذا کے تحت دہشت گردی شمار کیا جائے گا خواہ ذیلی دفعہ (ج) کا تقاضا پورا ہوتا ہو یا نہ ہوتا ہو۔

[3][(۳الف) ذیلی دفعہ (۱) میں شامل کسی بھی امر کے باوصف، جدول پنجم میں مصرحہ کنونشن کی خلاف ورزی میں کی گئی کارروائی، اس ایکٹ کے تحت دہشت گردی کا فعل ہوگی۔]

---

۱ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲، کی رُو سے تبدیل، حذف اور اضافہ کیا گیا ہے۔

۲ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعات ۲ اور ۳، کی رُو سے اضافہ اور دوبارہ نمبر دیا گیا۔

۳ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (۱۳ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۳، کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

(۴) دفعہ ہذا کے تحت'' اقدام '' سے مراد کوئی خطرناک کارروائی یا کارروائیوں کا سلسلہ ہے۔

(۵) ایکٹ ہذا کے تحت کسی ممنوعہ تنظیم کے مفاد کے لیے کیا جانے والا کوئی اقدام بھی دہشت گردی کے زمرے میں شمار کیا جائے گا۔

(۶) کوئی شخص جو اس دفعہ یا اس ایکٹ کی کسی دوسری دفعہ کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کرے تو وہ دہشت گردی کا مجرم ہوگا۔

(۷) ایکٹ ہذا کے تحت'' دہشت گرد'' سے مراد کوئی ایسا شخص ہے:۔۔۔

(الف) [۱][کوئی شخص] جس نے ایکٹ ہذا کے تحت دہشت گردی کا ارتکاب کیا ہو یا جو دہشت گردی کا ارتکاب کرانے، اس کی تیاری کرنے [۲][سہولت فراہم کرنے، فنڈ فراہم کرنے] یا دہشت گردی پر آمادہ کرنے کے اقدام میں شریک ہو یا رہا ہو؛

(ب) [۱][کوئی شخص] جو ایکٹ ہذا نافذ ہونے سے قبل یا مابعد دہشت گردی میں ملوث ہو یا دہشت گردی کا ارتکاب کرانے، اس کی تیاری کرنے یا [۲][سہولت فراہم کرنے، فنڈ فراہم کرنے] اس پر آمادہ کرنے کی سرگرمیوں میں شریک رہا ہو ایسے شخص کو بھی مذکورہ بالا شق (الف) میں دیئے گئے مفہوم کے مطابق شمار کیا جائے گا۔

[۳][۷۔ اقدام دہشت گردی کی سزا۔ [۴][(۱)] جو کوئی دفعہ ۶ کے تحت دہشت گردی کے فعل کا ارتکاب کرتا ہے، جس کے سبب سے،۔۔۔

(الف) کسی فرد کی ہلاکت کا باعث بنے تو وہ شخص جرم ثابت ہونے پر سزائے موت یا عمر قید کی سزا مع جرمانہ کا مستوجب ہوگا؛ یا

(ب) کسی شخص کی ہلاکت یا اس کی زندگی کے لئے خطرے کا باعث بن سکے لیکن ہلاکت یا ضرب نہ آئے تو اسے جرم ثابت ہونے پر کم از کم [۵][دس سال] مگر جو [۵][عمر قید] تک بڑھائی جا سکتی ہے اور جرمانے کی سزا دی جائے گی؛ یا

(ج) جس کے باعث کسی شخص کو شدید جسمانی چوٹ یا زخم لگے تو ایسا شخص جرم ثابت ہونے پر کسی بھی نوعیت کی سزا قید جو کم از کم [۵][دس سال] کی مدت تک سزائے قید مگر عمر قید تک بڑھائی جا سکتی ہے اور جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا؛ یا

(د) جس کے باعث کسی جائیداد کو شدید نقصان پہنچے، تو ایسے شخص کو جرم ثابت ہونے پر، کسی بھی نوعیت کی کم از کم دس سال تک سزا قید [۵][مگر عمر قید تک توسیع دی جا سکتی ہے] اور جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا؛ یا

THE PAKISTAN CODE

---

۱ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۲۰ء (۲۳ بابت ۲۰۲۰ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۲ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (۱۳ بابت ۲۰۱۳ء)، کی دفعہ ۳، کی رُو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔

۳ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (۳۹ بابت ۲۰۰۱ء)، کی دفعہ ۶، کی رُو سے اضافہ تبدیل کیا گیا۔

۴ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعات ۲ اور ۳ کی رُو سے اضافہ کیا گیا اور دوبارہ نمبر دیا گیا ہے۔

۵ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۰۴ء (۲ بابت ۲۰۰۵ء) کی دفعہ ۳، کی رُو سے تبدیل اور شامل کی گئی۔

(ہ) جس کے باعث اغواء برائے تاوان یا کسی فرد کو یرغمال بنانے کے جرم کا ارتکاب ہو، ایسے شخص کو جرم ثابت ہونے پر سزا موت کی سزا یا عمر قید کی سزا دی جائے گی[1] [☆☆☆]؛ یا

(و) جس کے باعث جہاز کو اغواء (ہائی جیک) کرنے کے جرم کا ارتکاب ہو، تو ایسا شخص جرم ثابت ہونے پر سزائے موت[1] [☆☆☆☆☆] اور جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا؛

[2][(وو) جس نے تخریبی سرگرمی دفعہ ۶ (۲) (ہہ) کے تحت ارتکاب کیا ہو، اسے جرم ثابت ہونے پر کم سے کم چودہ سال تک سزائے قید مگر عمر قید تک بڑھائی جا سکتی ہے کی سزا دی جا سکے گی؛]

(ز) جس کی تخریبی سرگرمیاں دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۲) کی شقات (ح) تا (ن) کے زمرے میں آتی ہوں، ایسے شخص کو جرم ثابت ہونے پر کم از کم [2][دو سال] تک اور زیادہ سے زیادہ [2][پانچ سال] تک سزائے قید بمعہ جرمانہ سزا دی جا سکے گی؛

(ح) جس کی تخریبی سرگرمیاں دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ ۲ کی شقات (ح) تا (ن) کے تحت آتی ہوں یا اس ایکٹ کے کسی دیگر حکم کے تحت آتی ہوں، جرم ثابت ہونے پر کم از کم [2][پانچ سال] اور زیادہ سے زیادہ [2][دس سال] تک سزائے قید بمعہ جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

(ط) جس کی کوئی دیگر تخریبی سرگرمیاں بالا شقات (الف) تا (ح) کے تحت نہ آتی ہوں یا اس ایکٹ کے کسی دیگر حکم کے تحت، جرم ثابت ہونے پر، کم از کم [2][پانچ سال] تک اور زیادہ سے زیادہ [2][دس سال] تک سزائے قید بمعہ جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا؛

[1][(۲) ملزم، جو اس ایکٹ کے تحت جرم ثابت ہونے پر دس سال یا زائد تک سزائے قید کا مستوجب ہوگا، بشمول اغوائے برائے تاوان اور ہائی جیکنگ کے املاک ضبطی کی مستوجب ہوگی۔]

[3]* * * * * * *

۸۔ <u>فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والے یا اسے اچھالنے والے افعال کی ممانعت۔</u> کوئی شخص جو۔۔۔

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۳، کی رُو سے حذف اور اضافہ کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ ۲۰۰۴ء (نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء) کی دفعہ ۳ کی رُو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

۳۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۰ء (۲۹ مجریہ ۲۰۰۰ء) کی، دفعہ ۵ کی رو سے دفعات ۷ الف اور ۷ ب حذف کی گئیں، جنہیں قبل ازیں آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۷ کی رو سے شامل کیا گیا تھا۔

THE PAKISTAN CODE

(الف) دھمکی آمیز، غلیظ یا ہتک آمیز الفاظ استعمال کرے یا رویہ اختیار کرے؛ یا

(ب) کسی ایسے تحریری مواد کی نمائش کرے، شائع کرے یا تقسیم کرے جو دھمکی آمیز غلیظ یا ہتک آمیز ہو؛ یا

(ج) بصری تصویرات یا آوازوں کی ریکارڈنگ تقسیم کرے یا دکھائے یا چلائے جو دھمکی آمیز غلیظ یا ہتک آمیز ہوں؛ یا

(د) اپنے قبضے میں اس خیال سے دھمکی آمیز، غلیظ یا ہتک آمیز تحریری مواد رکھے یا بصری تصویرات یا آوازوں کی ریکارڈنگ رکھے تاکہ وہ خود یا کوئی دوسرا ان کی نمائش کر سکے یا شائع کر سکے تو وہ جرم کا مرتکب ہوگا اگر وہ۔۔۔

(اوّل) اس کے ذریعے فرقہ دارانہ منافرت کو اچھالے؛ یا

(دوم) تمام تر حالات کے باوجود، اس طرح فرقہ وارانہ منافرت کو اچھالا جا سکتا ہو۔

۹۔ دفعہ ۸ کے تحت جرم کے لئے سزا۔ جو کوئی دفعہ ۸ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے تو وہ [۱][۵] سال تک کی مدت کے لئے [۲][*] سزائے قید، [۳][اور جرمانے] کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

۱۰۔ داخل ہونے یا تلاشی لینے کا اختیار۔ اگر پولیس، مسلح افواج یا سول مسلح افواج کے کسی افسر کو یہ اطمینان ہو کہ شک کرنے کی معقول وجوہ موجود ہیں کہ کوئی شخص دفعہ ۸ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تحریری مواد یا ریکارڈنگ اپنے قبضے میں رکھتا ہے تو اس احاطے میں داخل ہو سکے گا اور تلاشی لے سکے گا جہاں اسے شک ہو کہ مواد یا ریکارڈنگ موجود ہے اور اسے قبضے میں لے سکے گا۔ [۳][:]

[۳][مگر شرط یہ ہے کہ متعلقہ افسر مذکورہ یقین کی وجوہات تحریری طور پر قلمبند کرے گا اور اس کی ایک نقل اس شخص کو دے گا یا عمارت پر چسپاں کروائے گا۔]

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے "سات" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲۔ لفظ "سخت" انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۸ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۳۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۹ کی رُو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

۱۱۔ **ضبطی کا حکم دینے کا اختیار۔** (۱) [۱][انسداد دہشت گردی کی عدالت] جس کی طرف سے دفعہ ۹ کے تحت کوئی شخص جرم کا سزایاب ہو ، اس سے متعلق مواد یا ریکارڈنگ کو ضبط کرنے کا حکم دے گی۔

(۲) جب کوئی شخص جس نے مواد یا ریکارڈنگ اکٹھی کی ہو نہ ملے یا اس کی شناخت نہ ہو سکے تو [۱][انسداد دہشت گردی کی عدالت] اس افسر کی درخواست پر جس نے مواد یا ریکارڈنگ ضبط کی ہو، بحق سرکار ضبط کرے گی اور اسے تلف کرنے کی ہدایت دے گی۔

[۲][۱۱ الف۔ **دہشت گردی میں ملوث تنظیمیں۔** [۳][(۱)] اس ایکٹ کی اغراض کے لئے، کوئی تنظیم دہشت گردی میں ملوث ہوگی اگر وہ:

(الف) دہشت گردی کے افعال کا ارتکاب کرتی ہے [۳][سہولت کاری کرتی ہے] یا ان میں حصّہ لیتی ہے؛

(ب) دہشت گردی کی تیاری کرتی ہے؛

(ج) دہشت گردی کو فروغ دیتی ہے اور اس کی حوصلہ افزائی کرتی ہے؛

(د) دہشت گردی سے منسلکہ کسی بھی تنظیم کی معاونت کرتی ہے اور مدد کرتی ہے؛

(ہ) نفرت اور مذہبی، فرقہ وارانہ یا نسلی تعصب کی ترغیب دینے میں مربیانہ طرز عمل اپناتی ہے اور معاونت کرتی ہے تاکہ امن عامہ کو برباد کیا جاسکے؛

(و) وہ جو دہشت گردی کے افعال کرتے ہیں ان کو شہر بدر کرنے یا اپنے عہدہ داری میں نکالنے میں ناکام ہو جاتی ہے اور ان اشخاص کو بطور ہیرو پیش کرتی ہے؛

(ز) یا بصورت دیگر دہشت گردی سے تعلق رکھتی ہے۔

[۳][(۲) ایک تنظیم ذیلی دفعہ (۱) کے مفہوم میں شامل ہوگی اگر وہ۔۔۔

(الف) بالواسطہ یا بلاواسطہ دہشت گردوں یا ذیلی دفعہ (۱) میں محولہ تنظیم کی ملکیت یا کنٹرول میں ہو؛ یا

(ب) دہشت گردی ذیلی دفعہ (۱) میں محولہ تنظیم کی طرف سے یا اس کی ہدایت پر افعال انجام دیتی ہو]۔

THE PAKISTAN CODE

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۹ کی رُو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۔ نئی دفعات ۱۱ الف تا ۱۱خ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۸ کی رو سے شامل کی گئیں۔

۳۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (۱۳ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۴ کی رُو سے دوبارہ نمبر دیا گیا، شامل کیا گیا اور اضافہ کیا گیا۔

[1][۱۱ب۔ **تنظیموں پر ممانعت۔** (۱) وفاقی حکومت، سرکاری جریدے میں حکم کے ذریعے، جدول اوّل میں کسی بھی تنظیم کو یک طرفہ بنیاد پر بطور ممنوعہ تنظیم درج فہرست کر سکتی ہے، اگر یہ باور کرنے کی معقول وجہ رکھتی ہو تو کہ۔

(الف) دہشت گردی سے وابستہ ہے؛ اور

(ب) اس ایکٹ کے تحت ممنوعہ کسی بھی فرد یا تنظیم کے بلواسطہ یا بلاواسطہ، کنٹرول یا ملکیت میں ہے۔

(ج) اس ایکٹ کے تحت ممنوعہ کسی فرد یا تنظیم کی ہدایت پر اُس کی جانب سے کارروائیاں کر رہی ہے۔

وضاحت:۔ معقول وجوہات سے متعلق رائے کی نسبت مصدقہ ذرائع سے وصول شدہ معلومات خواہ مقامی ہوں یا غیر ملکی کی بنیاد پر یہ یقین کیا جا سکتا ہو ہے کہ جس میں حکومتی اور انضباطی اتھارٹیز، قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں، مالیاتی، انٹیلیجنس یونٹس، بینک اور غیر بینکار کمپنیاں اور بین الاقوامی ادارے شامل ہیں۔

(۲) ممنوعہ تنظیم کو ممانعت کا حکم جاری ہونے کے تین ایام کے اندر وجوہات سے آگاہ کر دیا جائے گا۔

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ ۲۰۱۴ء (نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء) کی دفعہ ۳ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

۱۱ج۔ نظر ثانی کا حق۔ [1][(۱) اگر کسی ممنوعہ تنظیم کو دفعہ ۱۱ب کے تحت جاری کردہ وفاقی حکومت کے کسی حکم پر اعتراض ہو، تو وہ، مذکورہ حکم نامہ جاری ہونے کے بعد ۳۰ دنوں کے اندر، وفاقی حکومت کو نظر ثانی کی درخواست دائر کر سکتی ہے، جس میں درخواست دائر کرنے کی وجوہات بیان کی گئی ہوں، وفاقی حکومت معاملے کا جائزہ لینے کے، بعد نوے ایام کے اندر معاملے پر فیصلہ کرے گی۔

(۲) اگر کسی تنظیم کی نظر ثانی کی درخواست ذیلی دفعہ (۱) کے تحت مسترد کر دی گئی ہو تو وہ نظر ثانی کی درخواست مسترد ہونے کے تیس دن کے اندر عدالت عالیہ میں نظر ثانی اپیل دائر کر سکے گی۔

[1][☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆]

[1][۱۱ج ج۔ ممانعت پر نظر ثانی کمیٹی۔ وفاقی حکومت، ممانعت پر نظر ثانی کے لئے کمیٹی تشکیل دے گی، جو تین حکومتی افسران، جس میں نمائندہ وزارت قانون وانصاف، کمیٹی کے چیئرمین کے ساتھ جو وفاقی حکومت کے جوائنٹ سیکرٹری کے عہدے سے کم نہ ہوگا، پر مشتمل ہوگی کہ وہ دفعات ۱۱ج اور ۱۱ہ کے تحت دائر شدہ درخواستوں پر، تیس ایام کے اندر، فیصلہ کرے۔]

۱۱د۔ نگرانی کرنے کا حکم۔ (۱) جب وفاقی حکومت کو [1][معقول وجوہات] کی بناء پر یقین ہو جائے کہ کوئی تنظیم دہشت گردی کی سرگرمیوں میں ملوث ہے؛ تو اس تنظیم کو حسب ذیل وجوہات کی بناء پر زیر نگرانی رکھا جا سکتا ہے،: اگر

(الف) وفاقی حکومت کے حکم سے اس کا نام جدول دوم میں شامل کیا گیا ہو؛ یا

(ب) یہ اسی نام سے سرگرم عمل ہو جس نام سے یہ جدول دوم میں بطور تنظیم مندرج ہو۔

(۲) اگر کسی تنظیم یا شخص کو ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جاری شدہ نگرانی کے حکم پر اعتراض ہو تو، وہ وفاقی حکومت کو نظر ثانی کی درخواست دے سکتا ہے، جو، درخواست دہندہ کو سننے کے بعد ۶۰ ایام کے اندر درخواست پر فیصلہ کرے گی۔

(۳) جب کوئی تنظیم زیر نگرانی ہو تو، وفاقی حکومت متعلقہ تنظیم کو وضاحت پیش کرنے کا موقع دینے کے بعد ہی نگرانی کی میعاد میں مزید توسیع کر سکے گی۔

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ ۲۰۱۴ء (نمبر ۲ بابت ۲۰۱۴ء)، کی دفعات ۴ اور ۶ کی رُو سے تبدیل اور حذف اور شامل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

(۴) ہر ایک زیر نگرانی رکھے جانے کا عرصہ چھ ماہ ہو گا، اور متعلقہ تنظیم کو وضاحت کا موقع پیش کرنے کے بعد وفاقی حکومت اس میں توسیع کر سکے گی۔

۱۱ہ۔ ممنوعہ تنظیم کے خلاف اقدام۔ (۱) جبکہ کسی تنظیم پر پابندی عائد کیے جانے کی صورت میں وفاقی حکومت کی طرف سے اٹھائے گئے دیگر اقدامات کے علاوہ ۔

(الف) اس کے دفاتر، اگر کوئی ہوں، سربمہر کر دیئے جائیں گے؛

(ب) [1] [☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆]؛

(ج) تمام لٹریچر، اشتہارات، بینرز، یا طبع شدہ ، الیکٹرانک، ڈیجیٹل یا دیگر مواد ضبط کر لیا جائے گا؛ اور

(د) ممنوعہ تنظیم کی جانب سے یا اس کی حمایت میں، کسی طرح کے اخباری بیانات کی اشاعت، طباعت، یا تشہیر، پریس کانفرنسیں یا جلسوں کی ممانعت ہو گی؛

[2][(۱الف) تنظیم کی ممانعت پر، اگر مذکورہ تنظیم کے عہدہ داران، سرگرم عمل یا ارکان یا اُن کے شریک کار ممنوعہ تنظیم کی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے پائے جائیں، اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے تحت کسی دیگر کارروائی کے علاوہ ازیں وہ حسب ذیل کے بھی مستوجب ہوں گے،۔۔

(الف) اُن کو کوئی پاسپورٹ جاری نہیں کیا جائے گا یا اُن کو باہر جانے کی اجازت نہ ہو گی؛

(ب) کوئی بینک یا مالیاتی ادارہ یا کوئی دیگر ادارہ جو مالیاتی معاونت فراہم کرتا ہے مذکورہ شخص کو کوئی قرض کی سہولت یا مالیاتی معاونت یا مذکورہ شخص کو کریڈٹ کارڈ کا اجراء نہ کر سکیں گے؛ اور

(ج) اسلحہ لائسنس ، اگر پہلے سے جاری ہو چکا ہو، کینسل متصور ہو گا اور متعلقہ ہتھیار فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن میں جمع کروائے گا۔ اور ناکامی کی صورت میں اسلحہ کا حامل پاکستان آرمز آرڈیننس ۱۹۶۵ء (مغربی پاکستان ۲۰ مجریہ ۱۹۶۵ء) میں فراہم کردہ سزا کا مستوجب ہو گا۔ مذکورہ شخص کو، کسی بھی نوع کا، نیا لائسنس جاری نہ کیا جائے گا۔]

(۲) ممنوعہ تنظیم ، اپنی آمدنی یا سیاسی و سماجی سرگرمیوں پر کیے گئے اخراجات کے تمام حسابات وفاقی حکومت کی جانب سے مقرر کردہ حاکم مجاز کو پیش کرے گی اور فنڈز حاصل کرنے کے تمام ذرائع ظاہر کرے گی۔

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ کی دفعہ ۷ تا ۸ کی رُو سے حذف اور تبدیل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۵، کے رو سے شامل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

[1][۱۱ہ۔ **شخص کی ممانعت۔**]:۔ [1][(۱) وفاقی حکومت، سرکاری جریدے میں حکم کی اشاعت کے ذریعے، یک طرفہ بنیاد پر شخص کو بطور ممنوعہ شخص درج فہرست کر سکتی ہے، اگر یہ باور کرنے کی معقول وجہ ہو کہ مذکورہ شخص۔۔۔۔

(الف) دہشت گردی سے منسلک ہے۔

(ب) اس ایکٹ کی دفعہ ۱۱د کے تحت زیرنگرانی رکھا گیا یا دفعہ ۱۱ب کے تحت ممنوعہ تنظیم کا ایک سرگرم عمل، عہدہ دار، شریک کار ہے۔

(ج) کسی بھی طرح مذکورہ تنظیم منسلکہ ہے یا متعلقہ ہے یا متعلقہ ہونے کا شبہ ہے یا دہشت گردی یا فرقہ پرستی سے وابستہ کسی بھی گروہ یا تنظیم کے ساتھ وابستہ ہے یا ملوث ہونے کا شبہ ہے یا اس ایکٹ کے تحت ممنوعہ کسی تنظیم یا شخص کی جانب سے یا اُس کی ہدایت پر کارروائی کرتا ہے۔

وضاحت۔ معقول وجوہات سے متعلقہ رائے کی نسبت مصدقہ ذرائع سے وصول شدہ معلومات خواہ مقامی ہوں یا غیر ملکی کی بنیاد پر یہ یقین کیا جا سکتا ہو کہ، جس میں حکومتی اور انضباطی اتھارٹیز، قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں، مالیاتی، انٹیلیجنس رپوٹس، بینک اور بینکار کمپنیاں اور بین الاقوامی ادارے شامل ہیں۔]

THE PAKISTAN CODE

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعات ۷ تا ۸ کی رُو سے حذف اور تبدیل کیا گیا۔

[1] [(1الف) ممنوعہ شخص کو ممانعت کا حکم جاری ہونے کے تین ایام کے اندر وجوہات سے آگاہ کر دیا جائے گا۔]

(۲) جب کسی شخص کا نام جدول چہارم میں درج ہو تو، وفاقی حکومت یا[1] [☆☆☆]، جیسی بھی صورت ہو، کسی دوسرے عمل کو مضرت پہنچائے بغیر جو اس ایکٹ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون کے تحت مذکورہ شخص کے خلاف قابل پیش رفت ہو تو، حسب ذیل اقدام کرے گی اور حسب ذیل اختیارات استعمال کرے گی، یعنی:۔

(الف) مذکورہ شخص سے ایک یا زائد ضمانتوں کے ہمراہ اس علاقے کے ڈسٹرکٹ پولیس افسر کے اطمینان کے موافق جس میں مذکورہ شخص عموماً رہائش رکھتا ہو، یا کاروبار کرتا ہو، نیک چال چلن اور دہشت گردی کے کسی بھی فعل میں ملوث نہ ہونے اور کسی بھی طرح ذیلی دفعہ (۱) میں محولہ تنظیم کے مقاصد کو فروغ دینے میں ملوث نہ ہونے کا ایک بانڈ طلب کرے گی جو اتنی مدت کے لئے جو تین سال سے زائد نہ ہو اور اتنی رقم کا ہو جو مقرر کی گئی ہو:

مگر شرط یہ ہے کہ جب وہ بانڈ کی تعمیل میں ناکام رہے یا ڈسٹرکٹ پولیس افسر کے اطمینان کی حد تک ضمانت یا ضمانتیں فراہم نہ سکے تو اسے حراست میں لینے اور چوبیس گھنٹوں کے اندر کسی عدالت کے رُو برُو پیش کرنے کا حکم دے گا جو اُسے اُس وقت تک قید میں رکھنے کا حکم دے گی جب تک وہ بانڈ کی تعمیل نہیں کرتا یا تسلی بخش ضمانت یا ضمانتیں اگر مطلوب ہوں، بہم نہیں پہنچاتا، یا شق (الف) کے تحت حکم کی میعاد ختم ہونے پر ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر وہ نابالغ ہو تو، صرف ضمانت یا ضمانتوں کے ذریعے تعمیل شدہ بانڈ قابل قبول ہوگا؛

(ب) کسی ایسے شخص سے جو کچھ عرصے کے لئے اپنی مستقل رہائش گاہ چھوڑ کر کہیں چلا جائے تو اسے جانے سے قبل متعلقہ علاقے کے پولیس اسٹیشن کے افسر انچارج سے پیشگی اجازت لینے اور آمدورفت کے مقامات سے متعلق اور دوران قیام ملاقات کرنے والے اشخاص کے بارے میں مطلع رکھنے کا حکم دے گی؛

(ج) یہ حکم دے گی؛

(اوّل) کہ اس کی نقل و حرکت کسی مقام یا علاقے تک محدود رہے جو حکم میں مصرحہ ہے؛

(دوم) کہ وہ اپنے آپ کو ایسے اوقات اور مقامات اور ایسے طریقے پر پیش کرے جو حکم میں مصرحہ ہو؛

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۸ کے تحت حذف، شامل کر دیا گیا۔

(سوم) کہ وہ دونوں طرح کی ہدایات کی تعمیل کرے؛[ا] [☆]

(چہارم) کہ وہ حکم میں مصرحہ علاقوں میں رہائش نہیں رکھے گا۔

ا [پنجم۔کوئی بھی بینک یا مالیاتی ادارہ یا کوئی بھی دیگر ہیئت جو مالی مدد فراہم کرتی ہے ممنوعہ اشخاص کو کسی طرح کی قرض کی سہولت یا مالیاتی یا کریڈٹ کارڈز کا اجراء نہیں کریں گے؛ اور

(ششم) اسلحہ لائسنسز، اگر پہلے سے جاری شدہ ہوں، منسوخ شدہ متصور ہوں گے اور اسلحہ فی الفور قریبی پولیس اسٹیشن میں جمع کیا جائے گا، جس میں ناکامی پر مذکورہ اسلحہ ضبط کرلیا جائے گا اور مذکورہ لائسنس کا حامل پاکستان اسلحہ آرڈیننس، ۱۹۶۵ء (مغربی پاکستان آرڈیننس ۲۰ مجریہ ۱۹۶۵ء) کے تحت فراہم کردہ سزا کا مستوجب ہوگا۔ مذکورہ شخص کو کسی بھی قسم کے ہتھیار کے لیے نیا لائسنس جاری نہیں کیا جائے گا؛]

(د) ہدایت دے کہ وہ حکم میں مصرحہ گردونواح بشمول مندرجہ ذیل مقامات میں سے کسی علاقے کا اس پولیس اسٹیشن کے افسر انچارج کی تحریری اجازت کے بغیر جس کی حدود میں مذکورہ مقام واقع ہو، نہ تو معائنہ کرے گا یا نہ ہی وہاں جائے گا، یعنی:۔

(اوّل) اسکول، کالج اور دیگر ادارے جہاں اکیس سال سے کم عمر کے اشخاص یا خواتین کو تعلیم یا دیگر تربیت دی جاتی ہو یا مستقلاً یا عارضی طور پر رہائش رکھتے ہوں؛

(دوم) تھیٹر، سینما گھر، میلے، تفریحی پارک، ہوٹل، کلب، ریسٹورنٹ، چائے خانہ اور عوامی تفریح یا تفریح کا کوئی دوسرا مقام؛

(سوم) ائیر پورٹ، ریلوے اسٹیشن، بس اسٹینڈ، ٹیلی فون ایکسچینج، ٹیلی ویژن اسٹیشن، ریڈیو اسٹیشن اور ایسے دیگر مقامات؛

(چہارم) پبلک یا پرائیویٹ پارک اور باغات اور پبلک یا پرائیویٹ کھیل کے میدان؛ اور

(پنجم) کسی پبلک میٹنگ یا جلوس کا منظر دیکھنا یا جلسہ دیکھنا خواہ وہ کسی بند جگہ پر یا بصورت دیگر کسی عوامی اہمیت کے فیسٹیول یا دیگر تقریبات کے سلسلے میں منعقد ہو۔

ا انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۲۰ء (۲۳ بابت ۲۰۲۰ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے حذف اور اضافہ کیا گیا۔

(ہ) مذکورہ اشخاص یا ان کے قریبی اہل خانہ مثلاً والدین، زوجین، اور بچوں کے اثاثہ جات، پولیس یا حکومت کی کسی دوسری ایجنسی کے ذریعے چیک کرنا اور ان کی چھان بین کرنا جو تحقیق کی اغراض کے لئے متعلقہ قانون کے تحت اسے حاصل اختیارات استعمال کرتے ہوئے یہ یقین کرے گی کہ آیا اثاثہ جات اور آمدنی کے وسائل قانونی ہیں اور جائز مقاصد کے لیے خرچ کیے گئے ہیں:

مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ بالا شق (د) یا (ہ) کے تحت تین سال کی مدت سے زائد کے لئے کوئی فعال حکم وضع نہیں کیا جائے گا؛ اور

(و) مذکورہ شخص کی سرگرمیوں کو پولیس یا حکومت کی کسی دوسری ایجنسی کے ذریعے یا اس مقصد کے لئے نامزد کردہ کسی شخص یا اتھارٹی کے ذریعے مانیٹر کیا جائے گا اور نگرانی کی جائے گی۔

[1][(۳) کوئی شخص وفاق کی طرف سے جاری ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وضع کردہ کسی حکم کی رُو سے متاثرہ ہو تو وہ مذکورہ حکم کے تیس ایام کے اندر، تحریری طور پر، وفاقی حکومت کو وجوہات جس پر وہ وضع کی گئی بیان کرتے ہوئے نظر ثانی کی اپیل دائر کر سکے گا اور اس شخص کو سماعت کا موقع فراہم کرنے کے بعد معقول وجوہات کی بناء پر معاملہ کا نوے ایام کے اندر فیصلہ کرے گی۔

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۲ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۸ کی رُو سے حذف، شامل اور تبدیل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

[۱][(۳الف) شخص جس کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت نظر ثانی کی درخواست مسترد ہو چکی ہو، نظر ثانی شدہ درخواست کے مسترد ہونے جانے کے تیس ایام کے اندر عدالت عالیہ کو اپیل کر سکے گا۔]

(۴) کوئی شخص جو وفاق [۱][☆☆☆] کی کسی ہدایت یا حکم یا ذیلی دفعہ (۲) میں محولہ بانڈ کی شرائط کی خلاف ورزی کرے تو وہ ، تین سال تک کی سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔'']

[۲][۱۱ہ ہ۔ مشتبہ اشخاص کو گرفتار کرنے اور حراست میں رکھنے کا اختیار۔ (۱) حکومت اگر مطمئن ہو کہ دفعہ ۱۱ ہ ہ میں محولہ فہرست میں شامل کسی شخص کے نام کے تدارک کے پیش نظر، ایسا کرنا ضروری ہو تو، تحریری حکم کے ذریعے، گرفتار کرنے اور حراست میں رکھنے کی ہدایت دے سکتی ہے مذکورہ تحویل میں جیسا کہ قابل اطمینان ہو، مذکورہ شخص اتنی مدت جتنی کہ حکم میں مصرحہ، اور حکومت اگر مطمئن ہو، کہ مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر ایسا کرنا ضروری ہے، تو مذکورہ حراست کی مدت کو وقتاً فوقتاً بڑھا کر اس مدت تک کر سکے گی جو بارہ ماہ کی مجموعی مدت سے زائد نہ ہو۔

(۲) اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے آرٹیکل ۱۰ کے احکام بعض تبدیلیوں کے ساتھ ذیلی دفعہ (۱) کے تحت دیئے گئے حکم کے مطابق کسی گرفتاری اور حراست میں لینے پر نافذ ہوں گے۔]

THE PAKISTAN CODE

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۸ کی رُو سے حذف، شامل اور تبدیل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس نمبر ۱۲ مجریہ ۲۰۰۲ء کی دفعہ ۳ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

[1][۱۱ہ ہ ہ ہ۔ **تفتیش کے لیے امتناعی نظر بندی:۔** [2][(۱) حکومت یا، جہاں دفعہ ۴ کے احکامات پر، مسلح افواج یا سول مسلح افواج سے، جیسی بھی صورت ہو، حکومت کے خصوصی یا عمومی حکم کے تابع اس کی نسبت یہ التجا کرے کہ کوئی شخص جو اس ایکٹ کے تحت کسی جرم میں ملوث ہے، اس کی وجوہات قلم بند کرنے کے بعد اور تین ماہ کی مدت کے لیے امتناعی نظر بندی کا حکم جاری کر سکے گی جو پاکستان یا اس کے کسی حصے کی سلامتی یا دفاع، یا امن عامہ میں ٹارگٹ کلنگ، اغواء برائے تاوان، اور جبری وصولی /بھتہ، یا اس کی سپلائی کو بحال کرنے یا خدمات دینے سے متعلق ہو، یا جس کے خلاف معقول شکایت کی گئی ہوں یا مصدقہ معلومات وصول ہوئی ہوں یا معقول شبہ موجود ہو کہ اس کا ان کے ساتھ تعلق ہے تو اس غرض کے لئے تفتیش کی جائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ شخص کی نظر بندی میں بشمول تین ماہ کے بعد مزید مدت کے لئے نظر بندی، دستور کے آرٹیکل ۱۰ کے احکامات کے تابع ہوگی۔]

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت تفتیش کی انجام دہی پولیس افسر کر سکے گا جو کہ انسپکٹر کے عہدہ سے کم تر درجہ پر نہ ہوگا یا مشترکہ تفتیشی جماعت (JIT) جس کا اعلان حکومت کرے گی، جو پولیس افسر پر جو کہ انسپکٹر کے عہدہ سے کم تر درجہ پر نہ ہو اور دوسرے تفتیشی اداروں کے افسران پر مشتمل ہوگی اور تفتیشی افسر کے اختیارات وفاقی تحقیقاتی ادارہ ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۸ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۵ کے مطابق تفویض کیے جائیں گی۔[2][:]

[2][مگر شرط یہ ہے کہ جہاں نظر بندی کا حکم ذیلی دفعہ (۱) کے تحت مسلح افواج یا سول مسلح افواج کی جانب سے جاری کیا گیا ہو تو، تفتیش مشترکہ تفتیشی جماعت (JIT) کی جانب سے انجام دی جائے گی جو مسلح افواج یا سول مسلح افواج، جیسی بھی صورت ہو، خفیہ اداروں اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں، بشمول پولیس افسر جو پولیس سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ سے کم تر درجہ پر نہ ہو کے ارا کین پر مشتمل ہوگی۔]

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) دفعہ ۶ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ ۲۰۱۴ء، (ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء) کی دفعہ ۳ کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

ا[(۲الف)　ذیلی دفعات (۱) اور (۲) کے احکامات ایسی مدت کے لئے نافذ رہیں گی جیسا کہ حکومت وقتاً فوقتاً صراحت کرے:

مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ مدت انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ ۲۰۱۴ء (نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء) کے نفاذ پر دو سال سے زائد نہ ہوگی۔]

(۳)　نظر بند شخص کو اس کی نظر بندی کے چوبیس گھنٹوں کے اندر، عدالت کے صدارتی افسر کے روبرو بند کمرہ میں یا اس کی عدم موجودگی میں ڈسٹرکٹ وسیشن جج یا شریعہ نظام عدل ضوابط، ۲۰۰۹ء کے تحت تقرر کردہ مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا، اور جب اور جیسے نظر بندی کی مدت میں کسی بھی توسیع کے لیے درخواست کی گئی ہو تو عدالت کے صدارتی افسر کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

(۴)　تفتیش کے دوران متعلقہ پولیس افسر جو کہ انسپکٹر کے عہدہ سے کم تر درجہ پر نہ ہوگا یا قانون نافذ کرنے والے اداروں کا ہم پلہ افسر یا مشترکہ تفتیشی جماعت (JIT) کے اراکین، جیسی بھی صورت ہو، کسی شخص کی تلاشی حراست اور املاک کی قرقی کی نسبت اس کو تمام اختیارات حاصل ہوں گے، اور دوسرا متعلقہ مواد جو کہ جرم کے ارتکاب سے منسلک ہو اور اس کے پاس اختیارات ہوں گے جو کہ اس مجموعہ کے تحت یا فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون کے تحت جرم کی تفتیش کی نسبت کسی پولیس افسر کو حاصل ہو سکتے ہیں:

مگر شرط یہ ہے کہ نظر بند شخص کو نظر بندی مرکز میں رکھا جائے گا جیسا کہ حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہو اور عدالت کا افسر صدارت جس کا حوالہ ذیلی دفعہ (۳) میں دیا گیا ہے مجاز ہوگا کہ وہ نظر بندی مرکز کا معائنہ کرے تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ تحویل فی الوقت نافذ العمل قانون کی مطابقت میں ہے۔

ا[(۵)　اس دفعہ کے تحت کوئی شخص نظر بند کیا گیا ہو تو اسے طبی معائنہ کی سہولت فراہم کی جائے گی جیسا کہ قواعد کے ذریعے سے مقررہ ہو۔]

ا۔　انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۳ کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

۱۱ہ ہ ہ ہ ہ۔ **املاک کے تصفیہ کی ممانعت۔** (۱) اگر تفتیش یا تحقیق کے دوران، پولیس افسر جو کہ انسپکٹر کے عہدہ سے کم تر درجہ کا نہ ہو یا مشترکہ تفتیشی جماعت، جیسی بھی صورت ہو، کو اس بات پر یقین کرنے کے کافی شواہد موجود ہوں کہ کوئی بھی املاک جو کہ تفتیش یا تحقیق کی شے متنازعہ ہے، موزوں اتھارٹی سے اس کی فروخت کا حکم حاصل کرنے سے قبل اسے ہٹا یا منتقل یا علاوہ ازیں فروخت کیا جا رہا ہے، تو مذکورہ افسر یا جماعت تحریری حکم کے ذریعے، ہدایت کر سکتی ہے کسی مالک کو یا کسی بھی شخص کو جس کے قبضے میں فی الوقت ہے کہ وہ مذکورہ جائیداد کو نہ ہٹائے، نہ منتقل کرے یا نہ ہی فروخت کرے کسی بھی طریقہ کار پر ماسوائے مذکورہ افسر یا جماعت کی پیشگی منظوری کے، جیسی بھی صورت ہے، اور مذکورہ حکم عدالت کے کسی بھی حکم کے تابع ہو گا جس کو اس معاملے میں اختیار سماعت ہے۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وضع کردہ حکم کی کسی بھی خلاف ورزی کے لیے دو سال تک قید با مشقت یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا۔]

۱۱و **ممنوعہ تنظیم کی رکنیت، اعانت اور ملاقاتیں۔** (۱) کوئی شخص اگر وہ ممنوعہ تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتا ہو یا وہ اس سے وابستگی کا دعوی کرے، تو وہ ملزم گردانا جائے گا۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی جرم کے مرتکب شخص کو جرم ثابت ہونے پر کم از کم چھ ماہ کی سزا دی جائے گی۔

(۳) کسی شخص کو مجرم قرار دیا جائے گا اگر وہ:۔

THE PAKISTAN CODE

(الف) کسی ممنوعہ تنظیم کے لئے اعانت حاصل کرے یا طلب کرے اور اعانت پیسے یا دیگر جائیداد کی فراہمی یا اس تک محدود نہیں ہے؛ یا

(ب) کسی جلسہ کا اہتمام، انتظام یا انتظام کرنے میں معاونت، یا خطاب کرے جو کہ وہ جانتا ہو کہ:۔

(اوّل) ممنوعہ تنظیم کی حمایت میں ہے؛

(دوم) ممنوعہ تنظیم کی سرگرمیوں میں اضافہ کا باعث بنتا ہے؛ یا

(سوم) وہ جانتا ہو کہ یہاں کوئی ایسا شخص خطاب کرے گا جو ممنوعہ تنظیم سے وابستہ ہے یا اس سے تعلق کا دعویٰ کرتا ہے۔

(۴) ہر وہ شخص مجرم شمار کیا جائے گا اگر وہ کسی جلسے سے خطاب کرے، کسی مذہبی اجتماع میں وعظ کرے اور اس کا خطاب اور واعظ خواہ زبانی، تحریری، الیکٹرانک، ڈیجیٹل یا بصورت دیگر ہو اور اس کے خطاب اور وعظ کا مقصد کسی ممنوعہ تنظیم کے لئے حمایت حاصل کرنا یا اس کی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہو۔

(۵) ہر وہ شخص مجرم شمار کیا جائے گا جو کسی ممنوعہ تنظیم کے لئے چندہ مانگے[1] [رقم یا دیگر املاک] کی تجارت کرے، اکٹھا کرے یا اس میں اضافہ کرے۔

(۶) ذیلی دفعہ (۳)(۴) اور (۵) کی رُو سے مجرم قرار دیئے جانے والے کسی شخص کو جرم ثابت ہونے پر کم سے کم ایک سال اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

THE PAKISTAN CODE

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ٦ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۱۱ز۔ وردی (۱) ہر وہ شخص مجرم شمار کیا جائے گا، اگر وہ:۔۔۔

(الف) کوئی ایسا کپڑا پہنے یا کوئی ایسی چیز، علامت، اشتہار یا کوئی جھنڈا یا بینر اٹھائے یا اس کی نمائش کرے جس سے کسی ممنوعہ تنظیم سے تعلق یا وابستگی ظاہر ہوتی ہو؛ یا

(ب) کوئی ایسی وردی یا کپڑے پہنے یا کسی لباس کی نمائش کرے یا اُن کی ایسے انداز میں نمائش کرے یا ان کو ایسی کیفیات میں پیش کرے جنہیں دیکھ کر شک پیدا ہو کہ وہ کسی ممنوعہ تنظیم کا رکن ہے یا اس کا حامی ہے۔

[۱](۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جرم کا ارتکاب کرنے والا کوئی شخص ایسی میعاد کے لئے پانچ سال تک کی قید محض یا جرمانے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔]

۱۱ح۔ فنڈز جمع کرنا۔ (۱) وہ شخص مجرم شمار کیا جائے گا اگر وہ:۔

(الف) کسی دوسرے شخص سے رقم یا دیگر جائیداد فراہم کرنے کی درخواست کرے؛ اور

(ب) یہ ارادہ کرے کہ یہ دہشت گردی کی غرض کے لیے [۲][یا دہشت گرد یا دہشت گردی سے متعلق تنظیم کی طرف سے] استعمال کی جائیں گی، یا یہ شک کرنے کی معقول وجہ ہو کہ استعمال ہو سکیں گی۔

(۲) وہ شخص مجرم شمار کیا جائے گا اگر:۔

(الف) وہ رقم یا دیگر جائیداد وصول کرے؛ اور

(ب) یہ ارادہ کرے کہ یہ دہشت گردی کی غرض کے لئے[۲][یا دہشت گرد یا دہشت گردی سے متعلق تنظیم کی طرف سے] استعمال کی جائے گی، یا یہ شک کرنے کی معقول وجہ ہو کہ استعمال ہو سکیں گی۔

(۳) ایک شخص جرم کا ارتکاب کرے گا اگر وہ:۔

(الف) رقم یا دیگر جائیداد فراہم کرے؛ اور

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ ۲۰۰۴ء (ایکٹ نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے تبدیل کر دیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۷ کی رو سے، شامل کر دیا گیا۔

(ب) جسے معلوم ہو یا یہ شک پیدا ہونے کا معقول جواز ظاہر ہو کہ یہ دہشت گردی کے مقصد کے لیے [1][یا دہشت گرد یا دہشت گردی سے متعلق تنظیم کی طرف سے]

استعمال کی جائیں گی۔

(۴) اس دفعہ میں متذکرہ رقم یا دیگر جائیداد فراہم کیے جانے سے انہیں دیئے جانے، ادھار دینے یا بصورت دیگر دستیاب کیے جانے کا حوالہ دینا ہے، قطع نظر اس کے کہ وہ زیر غور ہے یا نہیں۔

۱۱ط۔ قبضہ اور استعمال۔ وہ شخص مجرم شمار کیا جائے گا اگر:۔

(۱) وہ رقم یا دیگر جائیداد دہشت گردی کی اغراض کے لیے استعمال کرے؛ یا

(۲) وہ:۔

(الف) رقم یا دیگر جائیداد اپنے قبضے میں رکھے؛ اور

(ب) یہ ارادہ ہو کہ یہ دہشت گردی کے اغراض کے لیے، استعمال کی جائیں گی، یا یہ شک کرنے کی کا معقول وجہ ہو کہ یہ استعمال ہو سکے گی۔

۱۱ی۔ فنڈز کا اہتمام کرنا۔ [2](۱) وہ شخص مجرم شمار کیا جائے گا اگر وہ۔

(الف) کسی ایسی سرگرمی میں شامل ہو جائے یا اس سے وابستہ ہو جائے جس کے نتیجے میں کسی دوسرے کے لیے رقم یا دیگر جائیداد کا جمع کیا جانا یا اس کا فراہم کیا جانا یقینی ہو؛ اور

(ب) یہ شک کرنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ یہ رقم یا دیگر جائیداد دہشت گردی کی اغراض کے لیے استعمال کی جائے گی یا کی جا سکے گی؛

[2][(۲) پاکستان میں یا پاکستان سے باہر پاکستانی قومیت رکھنے والا کوئی بھی شخص اس ایکٹ کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا اگر وہ کالعدم تنظیم یا ممنوع شخص کے فائدہ کے لیے، بلا واسطہ یا بلواسطہ طور پر، کلی یا مشترکہ طور پر، قصداً یا ارادتاً رقم یا دیگر املاک بناتا ہے یا خدمات دستیاب کرتا ہے۔]

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء کی، دفعہ ۷ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۹ کی رُو سے، دوبارہ نمبر دیا گیا اور اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ا[(۳) ایک شخص جرم کا مرتکب ہوگا اگر وہ جانتے ہوئے یا جان بوجھ کر ادائیگی کرتا ہے یا رقم فراہم کرتا ہے یا دیگر جائیداد یا سہولت کسی بھی طریقہ کار میں ایک شخص کو جو دہشت گردی کے افعال کے ارتکاب کرنے، اس میں شریک ہونے، اس میں مدد کرنے یا اس کی تیاری کرنے کے لیے یا دہشت گردی سے متعلقہ سرگرمیوں کی تربیت فراہم کرنے یا حاصل کرنے کے لیے کہیں کا بھی سفر کرتا ہے۔]

ا[(۴) ذیلی دفعہ (۲) کے احکامات حسب ذیل پر لاگو ہوں گے۔

(الف) ادارے، بلواسطہ یا بلاواسطہ، ممنوعہ تنظیم یا ممنوعہ شخص کی ملکیت یا کنٹرول میں ہوں؛ اور

(ب) اشخاص یا ادارے ممنوعہ تنظیم یا ممنوعہ اشخاص کی طرف سے یا اس کی ہدایت پر کام کرتے ہوں۔]

۱۱ک۔ تطہیر زر۔ (۱) وہ شخص مجرم شمار کیا جائے گا جو کسی ایسے معاملے میں شریک ہو یا اس سے وابستہ ہو جس کے نتیجے میں دہشت گردی کی جائیداد حسب ذیل طریقوں سے اس کے قبضہ یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے اس کے کنٹرول میں آ جائے:۔

(الف) چوری کے ذریعے؛

(ب) قانونی حدود سے خارج ہونے کی بدولت؛ یا

(ج) کسی نامزد شخص سے منتقلی کے ذریعے؛

(د) کسی بھی دوسرے طریقے سے۔

THE PAKISTAN CODE

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی رُو سے مجرم قرار دیئے جانے والا شخص اپنے دفاع میں یہ امر ثابت کر سکتا ہے کہ وہ یہ نہیں جانتا تھا اور یہ شک کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں تھی کہ اس طے کردہ شئے کا تعلق دہشت گردی کی املاک سے ہے۔

۱۱ل۔ معلومات کا انکشاف کرنا۔ (۱) جب کسی شخص کو:۔

(الف) یقین ہو یا وہ شک کرے کہ کسی دوسرے شخص نے ایکٹ ہذا کی رُو سے جرم کا ارتکاب کیا ہے؛ اور

(ب) اس کا شک یا یقین ایسی اطلاعات پر مبنی ہو جو اسے اپنی تجارت، پیشے، کاروبار یا ملازمت کے دوران حاصل ہوئی ہوں تو وہ شخص مجرم شمار ہوگا بشرطیکہ وہ ایسی معلومات جس پر اس کے شک یا یقین کی بنیاد ہو جس قدر جلد ممکن ہو سکے معقول انداز میں کسی پولیس افسر تک نہ پہنچائے۔

ا۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم)، ایکٹ، ۲۰۲۰ء (۲۳ بابت ۲۰۲۰ء) کی دفعہ ۴ کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی رُو سے مجرم قرار دیا جانے والا کوئی شخص اپنے دفاع میں یہ ثبوت پیش کر سکتا ہے کہ اس نے کسی معقول وجہ کی بناء پر معلومات پولیس افسر کو نہیں پہنچائیں:

مگر شرط یہ ہے کہ ذیلی دفعہ ہذا کے تحت کسی پیشہ وَر قانونی ماہر کی طرف سے کوئی ایسی معلومات منکشف کرنا ضروری نہیں جو اس نے حاصل شُدہ مراعات کے تحت حاصل کی ہوں۔

(۳) کوئی شخص پولیس افسر پر:

(الف) یہ شک یا یقین ظاہر کر سکتا ہے کہ کوئی مخصوص رقم یا دیگر جائیداد دہشت گرد کی جائیداد یا ملکیت ہے یا دہشت گردی سے ملنے والی جائیداد سے حاصل کردہ ہے؛ یا

(ب) ایسا مواد یا جو شک پر مبنی ہو۔

(۴) ذیلی دفعہ ۳ اس صورت میں بھی قابل اطلاق ہوگی اگر فی الوقت کسی دوسرے قانون کے تحت معلومات کے انکشاف پر پابندی عائد ہو۔

۱۱م۔ <u>پولیس کے ساتھ تعاون۔</u> (۱) دفعات ۱۱ح تا ۱۱ک کے تحت سرگرمیوں میں شریک کوئی شخص مجرم قرار نہیں دیا جائے گا اگر وہ کسی ایسے پولیس افسر کی واضح رضامندی سے کام کر رہا ہو جس کا عہدہ ڈپٹی سپرانٹنڈنٹ سے کم نہ ہو۔

(۲) اس دفعہ کی ذیلی دفعات (۳) اور (۴) کے تابع کوئی شخص، رقم یا دوسری املاک سے متعلقہ کارروائی یا انتظام میں شمولیت کی بناء پر، دفعات ۱۱ح تا ۱۱ک کے تحت کسی جرم میں ملوث نہیں سمجھا جائے گا، اگر وہ پولیس افسر پر یہ ظاہر کر دے کہ:۔

(الف) اس کے شک یا یقین کے مطابق رقم یا جائیداد دہشت گردی سے حاصل ہونے والی رقم یا جائیداد ہے؛ اور

(ب) جو معلومات وہ فراہم کرتا ہے وہ اس کے شک یا یقین کی اساس ہیں۔

(۳) اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (۲) کا اطلاق صرف اسی صورت میں ہوگا اگر کوئی شخص حسبِ ذیل معلومات کا اس وقت انکشاف کرے جب۔۔۔

(الف) وہ متعلقہ لین دین میں شریک ہو جائے؛

(ب) اس نے یہ اقدام اپنے آپ کیا ہو؛ اور

(ج) جس قدر جلد قابل عمل ہو۔

(۴) اس دفعہ کے تحت ذیلی دفعہ (۲) کا اطلاق کسی ایسے شخص پر نہیں ہوگا اگر ......

(الف) جسے انکشاف سے متعلقہ لین دین یا اہتمام میں شرکت کرنے یا اپنا عمل جاری رکھنے کے

THE PAKISTAN CODE

بارے میں پولیس افسر منع کر دے؛اور

(ب) جو اپنی شرکت کا سلسلہ جاری رکھے۔

(۵) دفعات ۱۱ح تا ۱۱ی کی رُو سے مجرم قرار دیا جانے والا کوئی شخص اپنے دفاع میں حسبِ ذیل ثبوت پیش کر سکتا ہے۔

(الف) وہ اطلاعات کا انکشاف کرنا چاہتا تھا؛اور

(ب) ایسا نہ کرنے کا معقول جواز موجود ہے۔

۱۱ن۔ دفعات ۱۱ح تا ۱۱ک کے تحت سزا۔ [1][(۱) جو کوئی شخص دفعات ۱۱ح تا ۱۱ک تک جرم کا ارتکاب کرتا ہے،تو جرم ثابت ہونے پر کم از کم [2][پانچ سال] اور زیادہ سے زیادہ [2][دس سال] قید کی سزا اور جرمانہ جو [1][پچیس ملین روپے] سے زائد نہ ہو کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

[1][(۲) اگر ایک شخص قانونی ۱۱ح تا ۱۱ک کے تحت جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو مذکورہ شخص سزایابی پر پچاس ملین روپے تک جرمانے کا مستوجب ہوگا۔

(۳) مذکورہ شخص قانونی کا ہر ایک ڈائریکٹر،افسر یا ملازم سزایابی پر پانچ سال تک سزائے قید مگر دس سال سے زائد نہ ہوگی اور مع جرمانہ کے جو پچیس ملین روپے تک ہو سکتا ہے کا مستوجب ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ ڈائریکٹر،افسر یا ملازم کی سزا اس کے کردار کی نسبت سے مؤثر ہوگی۔]

[3][۱۱س۔ ضبطی،منجمد و تحویل۔ (۱) دفعہ ۱۱ب کے یا جیسی بھی صورت ہو، دفعہ ۱۱ہ کے تحت کالعدم قرار دینے پر،۔

(الف) رقم یا دیگر جائیداد جو کالعدم تنظیم یا ممنوع شخص کے کلی یا [1][مشترکہ] طور پر، بلاواسطہ یا بلواسطہ ملکیت یا اختیار میں ہو [1][کسی بھی پیشگی اطلاع اور بلاتاخیر] منجمد یا ضبط،جیسی بھی صورت ہو، کر لی جائے گی؛

THE PAKISTAN CODE

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ،۲۰۲۰ء (۲۳ بابت ۲۰۲۰ء) کی دفعات ۵ تا ۶ کی رُو سے دوبارہ نمبر لگایا گیا،شامل کیا گیا،اضافہ کیا گیا اور حذف کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ،۲۰۰۴ء (۲ بابت ۲۰۰۵ء) کی دفعہ ۵ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۱۰ کی رو سے شامل کیا گیا۔

(ب) رقم یا دیگر جائیداد جو کسی بھی دوسری جائیداد جس کا حوالہ شق (الف) میں دیا گیا ہے سے حاصل یا پیدا کی گئی ہو[1][کسی بھی پیشگی اطلاع اور بلا تاخیر] منجمد یا ضبط، جیسی بھی صورت ہو، کر لی جائے گی ؛

(ج) کوئی بھی شخص مذکورہ رقم یا دیگر جائیداد ممنوع قرار دینے[1] [☆] سے استعمال، انتقال، تبادلہ، فروخت یا منتقل نہیں کرے گا ؛ اور

[1][(د) کسی بھی انجماد یا ضبطی کے اڑتالیس گھنٹوں کے اندر، منجمد یا ضبط کرنے والا شخص یا شق (ج) کے تحت کوئی بھی کارروائی ان اقدامات کو بیان کرے گی جو اس کو یقینی بنانے کے لیے اُٹھائے گے کہ کوئی رقم، جائیداد یا خدمات، بلواسطہ یا بلاواسطہ، کلی یا مشترکہ طور پر ممنوعہ تنظیم یا شخص کے فائدے کے لیے دستیاب نہ ہوں اور املاک اور اشخاص جو منجمد کرنے یا ضبطی سے متاثر ہوئے کی تفصیلی رپورٹ وفاقی حکومت کے مذکورہ دفتر کو پیش کرے گا جیسا کہ سرکاری جریدے میں مشتہر کیا گیا ہے؛ اور

(ہ) بغیر پیشگی اطلاع اور بلا تاخیر کسی بھی شخص جو ممنوعہ اشخاص یا تنظیموں کی طرف سے یا ان کی ہدایت پر کام کرتا ہے کی رقم یا دیگر جائیداد منجمد یا ضبط کر لی جائے گی جیسی بھی صورت ہو؛

[2][(۲)] کوئی بھی شخص حقیقی جو شخص قانونی ہیئت جسدیہ سے رابطے میں نہ ہو، جس نے ذیلی دفعہ (۱) کے حکم کی خلاف ورزی کی ہو، سزایابی پر دس سال تک سزائے قید یا پچیس ملین روپے تک جرمانہ یا دونوں کا مستوجب ہوگا۔]

(۲) کوئی بھی شخص جو ذیلی دفعہ (۱) کے کسی بھی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ ایک کروڑ روپے تک جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

(۳) اگر کوئی قانونی شخص ذیلی دفعہ (۱) کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو، مذکورہ شخص کو[2] سزایابی پر پچاس ملین روپے تک جرمانے کی سزا ہوگی اور مذکورہ شخص کا ہر ڈائریکٹر افسر یا ملازم جو خلاف ورزی کے ارتکاب میں قصوروار پایا گیا تو سزایابی پر دس سال تک قید یا جرمانہ جو پچیس ملین روپے سے زائد نہ ہو یا دونوں کا مستوجب ہوگا:۔]

[2][۳ الف) ذیلی دفعہ (۲) میں شامل کسی امر کے باوجود، اگر کوئی سرکاری ملازم ذیلی دفعہ (۱) کے حکم کی تعمیل میں لاپرواہ پایا گیا تو مذکورہ سرکاری ملازم کے خلاف انتظامی کارروائی کے لیے متعلقہ ملازمت کے قواعد کے تحت کارروائی ہوگی۔]

1۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۲۰ء (۲۳ بابت ۲۰۲۰ء) کی دفعات ۵ تا ۸ کی رُو سے دوبارہ نمبر لگایا گیا، شامل کیا گیا، اضافہ کیا گیا اور حذف کیا گیا۔

2۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰ بابت ۲۰۲۰ء کی دفعہ ۳ کی رُو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

(۴) متاثرہ شخص کی جانب سے دی گئی درخواست پر، وفاقی حکومت کسی بھی رقم یا دیگر جائیداد جو منجمد یا ضبط کر لی گئی ہو کی ملکیت و اختیار کے بارے میں تحقیقات کرے گی اور، اگر اس کو اطمینان ہو کہ رقم یا دیگر جائیداد [۱][غلطی] سے منجمد یا ضبط کی گئی ہے تو وہ، مذکورہ کو فوری طور پر واگزار کرنے کا حکم دے گی۔

(۵) ذیلی دفعہ (۱) کی مطابقت میں اثاثے منجمد یا ضبطی کرنے کے لیے حکومت، یا کسی بھی دوسرے شخص کے خلاف نیک نیتی سے کیے گئے کسی امر کی بابت جس کی وہ تعمیل کر رہا ہو یا تعمیل کرنے کا ارادہ ہو کوئی استغاثہ، مقدمہ، یا دیگر قانونی کارروائیاں نہیں کی جائیں گی۔]

[۲][۱۱س س۔ <u>خدمات، رقم یا دیگر جائیداد تک رسائی۔</u> (۱) وفاقی حکومت کس بھی شخص کو اجازت دے سکے گی کہ وہ کسی کالعدم تنظیم یا ممنوع شخص کو ایسی خدمات، رقم یا دیگر جائیداد جیسا کہ مقررہ ہوں فراہم کرے اور بشمول مذکورہ رقم جیسا کہ [۱][بنیادی اخراجات، جس میں خوراک، کرایہ یا رہن، ادویات اور علاج معالجہ، ٹیکس، انشورنس، پریمیم، سرکاری یوٹیلیٹی چارجز یا خاص طور پر معقول پیشہ وارانہ فیس کی ادائیگی اور کیے گئے اخراجات کی باز ادائیگی جو کہ قانونی خدمات کی فراہمی سے منسلک ہو یا روزمرہ مملوکات یا منجمد فنڈز یا دیگر مالیاتی اثاثہ جات یا اقتصادی ذرائع یا ایسی رقم جو غیر معمولی اخرجات کو پورا کرنے کے لیے مطلوب ہو کے لیے فیس یا سروس چارجز] اور مذکورہ شخص مقررہ خدمات، رقم یا دیگر املاک کی فراہمی پر اس ایکٹ کے تحت کسی بھی جرم کا مستوجب نہیں ہوگا۔

(۲) کالعدم تنظیم یا ممنوعہ شخص کی جانب سے دی گئی درخواست پر، وفاقی حکومت مذکورہ تنظیم یا شخص کو مجاز کر سکے گی کہ وہ مذکورہ رقم یا جائیداد تک رسائی، یا ایسی خدمات حاصل کرے، جیسا کہ مقررہ ہوں۔]

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۳ بابت ۲۰۲۰ء کی دفعات ۶ اور ۸ کی رُو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۱۱ کی رو سے شامل کیا گیا۔

[1][۱۱س س س۔ سلامتی کونسل کی قرارداد کی خلاف ورزی (۱) ایک شخص جرم کا قصوروار ہوگا، اگر کسی بھی طرح سے، اقوام متحدہ (سلامتی کونسل) ایکٹ، ۱۹۴۸ء (۱۴ بابت ۱۹۴۸ء) کی دفعہ ۲ کے تحت وفاقی حکومت کے احکامات کی تعمیل کرنے سے انکار کرتا ہے یا ناکام ہو جاتا ہے۔

(۲) ایک شخص ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جرم کا قصوروار ہے، تو سزایابی پر دس سال تک سزائے قید یا جرمانہ جو پچیس ملین روپے تک ہو یا دونوں کا مستوجب ہوگا۔

(۳) اگر کوئی شخص قانونی یا ہیئت جسدیہ، ذیلی دفعہ (۱) کے تحت جرم کا ارتکاب کرتی ہے، تو مذکورہ شخص یا ہیئت جسدیہ سزایابی پر پچاس ملین روپے تک جرمانے کی مستوجب ہوگی اور مذکورہ شخص قانونی کا ہر ایک ڈائریکٹر، افسر یا ملازم یا ہیئت جسدیہ جو خلاف ورزی کے قصوروار پائے جائیں سزایابی پر دس سال تک سزائے قید یا مع جرمانہ جو پچیس ملین روپے تک ہو یا دونوں کا مستوجب ہوگا۔

(۴) دفعہ ۱۱س س س کی ذیلی دفعہ (۲) میں شامل کسی امر کے باوصف، اگر کوئی بھی سرکاری ملازم ذیلی دفعہ (۱) کے احکامات کی تعمیل میں لاپرواہ پایا گیا، تو مذکورہ سرکاری ملازم کے خلاف انتظامی کارروائی کے لیے متعلقہ قواعد ہائے ملازمت کے تحت کارروائی ہوگی۔]

[2][۱۱ع۔ تفتیشی افسر کی جانب سے عدالت کو درخواست (۱) اس دفعہ کے تحت تفتیشی افسر کسی دہشت گردی کی جائیداد کی ضبطی کے لئے عدالت کو درخواست دے سکے گا۔

(۲) اس دفعہ کے تحت،۔

(الف) حکم نامے میں مصرحہ کردہ مدت کے لیے دہشت گردی کی جائیداد کی قرقی یا زیر تجویز تحقیقات کی تکمیل کے لیے حکم دے گی؛ اور

(ب) اس شخص کو جس کی مذکورہ جائیداد کو قرقی کیا گیا اور کسی بھی دوسرے شخص کو جو اس حکم نامے سے متاثر ہو اور جس کی صراحت حکم میں کی گئی ہے کو مطلع کرنے کا حکم دے گی۔

(۳) اس دفعہ کے تحت منسلک کوئی بھی نقدی، نفع ونقصان کی کھاتے میں رکھی جائے گی اور اس طرح کمایا گیا نفع ونقصان اس کے اجراء یا ضبطی پر اس میں شامل کیا جائے گا۔]

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۲۰ء (۲۰ بابت ۲۰۲۰ء) کی دفعہ ۴ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۱۲ کی رو سے، تبدیل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

۱۱ف ضبطی۔ (۱) عدالت دفعات ۱۱ح تا ۱۱م میں کسی ایک کے تحت کسی شخص کو جرم ثابت ہونے پر سزا دے تو وہ اس دفعہ کی شرط کی مطابقت میں ضبطی کا حکم بھی جاری کرے گی ۔

(۲) جبکہ کسی شخص کو دفعہ ۱۱ح (۱) یا (۲) کے تحت یا دفعہ ۱۱ط کے تحت سزا دی جائے تو عدالت اس کا پیسہ یا دیگر جائیداد بمطابق حسب ذیل ضبط کرنے کا حکم جاری کرے گی :

(الف) ایسی رقم یا جائیداد جو جرم کے ارتکاب کے وقت اس کے پاس یا قبضے میں تھی ؛اور

(ب) جسے وہ اس وقت ، دہشت گردی کے مقاصد کے لیے استعمال کرنا چاہتا تھا یا اسکے بایں طور استعمال ہونے کا واضح امکان موجود تھا ۔

(۳) جبکہ کسی شخص پر دفعہ ۱۱ح (۳) کے تحت جرم ثابت ہو جائے تو عدالت اس کی کسی بھی رقم یا دیگر جائیداد ضبط کرنے کا حکم جاری کرسکتی ہے :۔

(الف) ایسی رقم یا جائیداد جو جرم کے ارتکاب کے وقت اس کے پاس یا قبضے میں تھی ؛اور

(ب) ایسی رقم یا جائیداد جس کے بارے میں جرم کے ارتکاب کے موقع پر پختہ یقین یا شک تھا کہ وہ اسے دہشت گردی کے مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا یا کیا جاسکے گا۔

(۴) جب کسی شخص پر دفعہ ۱۱ی کی رو سے جرم ثابت ہو جائے تو عدالت رقم یا دیگر جائیداد ضبط کرنے کا حکم جاری کرے گی :۔

(الف) ایسی رقم یا جائیداد جس کا زیر تفتیش معاملے سے تعلق ہو؛اور

(ب) ایسی رقم یا جائیداد جس کے بارے میں جرم کے ارتکاب کے موقع پر اسے پختہ یقین یا شک تھا کہ وہ اسے دہشت گردی کے مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا یا کیا جاسکے گا ۔

(۵) جب دفعہ ۱۱ک کے تحت کسی شخص پر جرم ثابت ہو جائے تو عدالت ایسی رقم یا جائیداد ضبط کرنے کا حکم جاری کرسکتی ہے جس کا زیر تفتیش معاملے سے تعلق ہو ۔

(۶) جب شقات ۱۱ح تا ۱۱ک کے تحت کسی شخص پر جرم ثابت ہو جائے تو عدالت اس کی ایسی رقم یا جائیداد ضبط کرنے کا حکم جاری کرسکتی ہے، جو مجرم نے جرم کرنے کے معاوضے یا صلے کے طور پر کُلی یا جُزوی طور پر، اور کسی بھی شخص سے بالواسطہ یا بلاواسطہ وصول کی ہو۔[۱][:]

---

[۱] ۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم)، ایکٹ، ۲۰۲۰ء (۲۳ بابت ۲۰۲۰ء) کی دفعات ۷ اور ۹ کی رُو سے تبدیل کیا گیا، اضافہ کیا گیا اور شامل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

[1][مگر شرط یہ ہے کہ مشترکہ ملکیتی جائیداد، مذکورہ جائیداد میں اس شخص کا حصّہ جو کہ سزا یافتہ نہیں ہے، مذکورہ ضبطی کے حکم کے تابع نہ ہوگا۔]

[1][(۶ الف) جہاں عدالت کو یہ اطمینان ہو کہ اس دفعہ کے تحت ضبطی کے تابع جائیداد ضبط نہ ہوئی ہو، وہ ملزم کی اس جائیداد کے بدلے میں کسی بھی مساوی مالیت کی دیگر جائیداد کی ضبطی کا حکم دے سکتی ہے جو شناخت کردہ سمجھی جائے گی یا کسی دوسرے اختیار سماعت میں واقع ہو۔]

[2][(۷) ملزم کے علاوہ ایک شخص، جو کسی املاک یا اثاثہ جات میں مفاد رکھتا ہو یا اس کی ملکیت کا دعویدار ہو، جس کا بطور دہشت گرد املاک ہونے کا شبہ ہو، اکاؤنٹ کے منجمد کرنے یا قبضے میں لینے یا مذکورہ املاک یا اثاثہ جات کو کنٹرول کرنے کے پندرہ یوم کے اندر، جیسی بھی صورت ہو، یا ایسی توسیعی مدت میں جیسا کہ عدالت، واقعات کو ریکارڈ کرتے ہوئے، اس کے دعویٰ کو عدالت کے رُوبرو دائر کرنے کی اجازت دے۔ عدالت پراسیکیوشن کو نوٹس دینے کے بعد اور فریقین کو سننے کے بعد، دعویٰ کا فیصلہ کرے گی۔]

[3][۱۱ ص۔ ضبطی کے لیے شہادتی معیار۔ (۱) عدالت دفعہ ۱۱ف کے تحت ضبطی کے لیے حکم جاری کر سکے گی سزایابی پر اور اگر صرف توازن امکانات پر مطمئن ہو کہ زر یا دیگر املاک دہشت گرد کی املاک ہے تو وہ ایسا کرنے سے قبل کسی بھی شخص کو شنوائی کا موقع ضرور فراہم کرے گی۔

(الف) جو کارروائی کے لئے ایک فریق نہیں ہے؛ اور

(ب) جو مالک ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا بصورت دیگر کسی بھی زر یا دیگر املاک میں دلچسپی لیتا ہو، جس سے اس دفعہ کے تحت ضبط کیا جا سکتا ہے۔

(۲) دفعہ ۱۱ف کے تحت ایک حکم وضع کیا جا سکے گا، خواہ تمام اشخاص کے خلاف جرم جس کے ساتھ زر یا دیگر املاک منسلک ہوں کارروائیاں عمل میں لائی جائیں یا نہیں۔]

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم)، ایکٹ، ۲۰۲۰ء (۲۳ بابت ۲۰۲۰ء) کی دفعات ۷ اور ۹ کی رُو سے تبدیل کیا گیا، اضافہ کیا گیا اور شامل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۸ رو سے، اضافہ کر دیا گیا۔

۳۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ ۲۰۱۴ء (نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء) کی، دفعات ۱۳، ۱۴، ۱۵ کی رو سے تبدیل اور حذف کر دیا گیا ہے۔

۱۱ ق۔ [1]☆☆☆ ضبطی کے حکم کے خلاف اپیل ۔ (۱) [1][دفعہ ۱۱ الف] کے تحت ضبطی کے حکم سے متاثرہ کوئی فریق ایسے حکم کے خلاف عدالتِ عالیہ میں اپیل [2]** کر سکے گا۔

(۲) ضبطی کے حکم کے خلاف کوئی اپیل حکم جاری ہونے کی تاریخ سے ۳۰ دن کے اندر ضرور دائر کی جانی چاہیے ۔

۱۱ ر۔ [1][رقم یا دیگر املاک] کا فنڈ میں جمع کیا جانا ۔ (۱) دفعات ۱۱ ص اور ۱۱ ق کے تحت جاری ہونے والے ضبطی کے حکم کے دائرہ میں آنے والی کوئی [1][رقم یا دیگر املاک] بمع [1][کوئی اضافہ، واپسی ،] نفع ونقصان کسی ایسے مخصوص فنڈ میں جمع کی جائے گی جسکا وفاقی حکومت کی جانب سے اعلان کیا گیا ہوتا ہم یہ رقم۔

(الف) ضبطی کے حکم کے خلاف دفعہ ۱۱۵ (۲) کے تحت دائر کی جانے والی اپیل کی مقررہ میعاد ختم ہو جانے کے بعد مخصوص فنڈ میں جمع کرائی جائے گی ؛ یا

(ب) جبکہ دفعہ ۱۱ ق کے تحت دائر کردہ اپیل کا تصفیہ کر دیا گیا ہو تو فنڈ میں جمع کرائی جائے گی۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے قائم کردہ ایسا کوئی فنڈ دہشت گردی کے واقعات سے متاثر ہونے والے لوگوں یا متاثرہ افراد کی ہلاکت کی صورت میں ، ان کے وارثوں کو معاوضہ دینے پر بھی خرچ کیا جا سکے گا ۔

THE PAKISTAN CODE

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعات ۱۱ اور ۱۲ کی رو سے حذف، شامل، تبدیل اور اضافہ کر دیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعات ۱۳، ۱۴، ۱۵ کی رو سے، تبدیل اور حذف کر دیا گیا۔

[1][(۳) وفاقی حکومت، اس ایکٹ کے تحت وضع کردہ قواعد کی رو سے، اس ایکٹ کے تحت ضبط شدہ فنڈ کا انتظام اور رقم یا جائیداد کا انصرام یا تصفیہ کا طریقہ کار مقرر کرے گی۔]

[2][۱۱ ش۔ اختتام ممانعت۔ (۱) وفاقی حکومت، سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے، کسی بھی وقت، کسی بھی شخص یا تنظیم کو جدول چہارم یا جدول اوّل سے ہٹا سکے گی، جیسی بھی صورت ہو، اس بنیاد پر کہ ممانعت کی کوئی بھی معقول وجہ موجود نہیں ہے۔

(۲) اپیل کے تصفیہ کے تین سال بعد، اگر کوئی ہو، یا جہاں کوئی بھی اپیل ممانعت کے حکم کی تاریخ سے یا اختتام ممانعت کے لیے درخواست کے کسی انکار کی تاریخ سے داخل نہ کی گئی ہو تو،۔

(الف) وفاقی حکومت ممانعتوں پر نظر ثانی کا اہتمام کرے گی یہ معلوم کرنے کے لیے آیا کوئی بھی ممانعت ذیلی دفعہ (۱) کے تحت فراہم کردہ بنیادوں پر منسوخ کی جا سکتی ہے؛ اور

(ب) تاوقتیکہ ممانعت منسوخ نہ ہو جائے، ممانعت کے سبب منجمد یا قبضے میں لی گئی رقم یا املاک منجمد یا قبضے میں رہے گی، جیسی بھی صورت ہو۔

(۳) اس ایکٹ کے تحت ممانعت کی منسوخی پر، کوئی بھی رقم یا دیگر املاک جسے منجمد کیا گیا ہو یا قبضے میں لیا گیا ہو موزوں طریقے میں اجراء کیا جائے گا۔]

۱۱ ت۔ دہشت گردی کی وارداتوں کی ہدایات دینا۔ (۱) کوئی شخص مجرم قرار دیا جائے گا، اگر ......

(الف) وہ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران یا بیرون ملک رہتے ہوئے کسی بھی سطح سے کسی ایسی تنظیم کو تخریبی کارروائیاں کرانے کی ہدایت جاری کرے جو دہشت گردی کی وارداتوں کی تیاری، ارتکاب یا ان پر لوگوں کو آمادہ کرنے کی سرگرمیوں سے متعلق ہو ؛ یا

(ب) وہ ملک کے اندر یا بیرون ملک رہتے ہوئے کسی فرد کو تخریبی واردات کرنے کی ہدایت کرے جو دہشت گردی کے اہتمام، ارتکاب یا اس پر لوگوں کو آمادہ کرنے کے متعلق ہو۔

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ ۲۰۱۳ (نمبر ۱۳ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعات ۱۱، ۱۲ کی رو سے حذف، شامل، تبدیل اور اضافہ کر دیا گیا ہے۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ ۲۰۱۴ (نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء) دفعات ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ کی رو سے، تبدیل اور حذف کر دیا گیا۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے مجرم قرار دیئے جانے والے شخص کو جرم ثابت ہونے پر [۱][عمر قید] کی سزا دی جائے گی اور پاکستان کے اندر یا باہر اس کے اثاثہ جات ضبط یا قرق کر لئے جائیں گے ۔

۱۱ ث۔ دہشت گردی میں ملوث کسی فرد یا زیر نگرانی رکھی جانے والی کسی تنظیم یا کسی ممنوعہ تنظیم یا دہشت گردی کے جرم میں سزا یافتہ کسی فرد کی تشہیر کرنا یا نفرت انگیز مواد کی اشاعت، طباعت یا ترسیل کرنا۔ (۱) اگر کوئی شخص زیر نگرانی رکھی جانے والی کسی تنظیم، یا ممنوعہ تنظیم یا دہشت گردی میں ملوث کسی شخص یا تنظیم یا دہشت گردی کے جرم میں سزا یافتہ کسی شخص کی تشہیر کرتا ہو یا آڈیو وڈیو کیسٹوں [۲][یا ڈیٹا کی کسی بھی شکل میں، اسٹوریج ڈیوائس، ایف ایم ریڈیو اسٹیشن یا کسی بھی ظاہری سگنل کے ذریعے] یا تحریری طور پر یا تصویری نمائش یا الیکٹرانک اور ڈیجیٹل طریقوں سے یا دیواروں پر اشتہار لگانے یا کسی بھی دیگر طریقے سے [۲][اطلاعات کے ذرائع سے] جو کہ [۲][دہشت گرد یا دہشت گردانہ سرگرمیوں کو نمایاں کر رہے ہوں] مذہبی و نسلی منافرت کو فروغ دینے والے کسی مواد کی طباعت یا اشاعت کرتا ہو یا اس کی لوگوں میں پذیرائی کرتا ہو مجرم تصور کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ نیک نیتی سے کی گئی کسی حقیقی خبر کی رپورٹ کو اس دفعہ کے مقاصد کے حوالے سے "تشہیر" کا وسیلہ تصور نہیں کیا جائے گا ۔

[۱][(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی رُو سے مجرم قرار دیئے جانے والے کسی شخص کو سرسری سماعت کے ذریعے یا جرم ثابت ہونے پر زیادہ سے زیادہ پانچ سال کی قید اور جرمانے کا مستوجب ہوگا۔

[۳][۱۱ ث ث۔ غیر قانونی ہلاکت:۔ (۱) جب بھی کوئی افراد، منظّم گروپ یا ہجوم قانون اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کسی جرم کے ملزم یا مشتبہ شخص کو ضرر پہنچا کر یا اس کی موت کا سبب بنتے ہوئے سزا دے تو، ہر مذکورہ فرد یا ایسے گروپ کا رکن یا ہجوم کو غیر قانونی ہلاکت کا مرتکب کہا جاتا ہے۔

(۲) جو بھی، ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ہلاکی کا ارتکاب کرتا ہے تو تین سال کی مدت کے لیے سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کے علاوہ کسی بھی دیگر سزا کا مستوجب ہوگا جس میں وہ فی الوقت نافذ العمل کسی بھی دیگر قانون کے تحت مستوجب ہو سکتا ہے۔]

۱۱ خ۔ معاشرے میں بے چینی پیدا کرنے کی ذمہ داری۔ (۱) وہ شخص مجرم تصور کیا جائے گا جو دُوکانیں بند کرنے کا مطالبہ کرنے یا دھمکی یا طاقت کے ذریعے کوئی نقصان پہنچائے یا جائیداد سبوتاژ کرے یا کسی شخص کو زخمی کرے یا شہریوں کو جائز طور سے کاروبار اور روزمرہ کی سرگرمیاں جاری رکھنے سے منع کرے یا ان کو خوف زدہ کرے۔

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۰۴ (نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء کی دفعات ۶ اور ۷ کی رو سے تبدیل کر دیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳، (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ 9 کی رو سے شامل کیا گیا ہے۔

۳۔ فوجداری قوانین (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۷ء (نمبر ۴ بابت ۲۰۱۷ء) کی، دفعہ ۶ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے جرم کا ارتکاب کرنے والے کسی شخص کو مجرم ثابت ہونے پر کم از کم[1] [پانچ سال] اور زیادہ سے زیادہ[1] [دس سال] قید کی سزا دی جائے گی اور وہ عدالت کی طرف سے مقرر کردہ ہرجانہ بھی ادا کرے گا یہ ہرجانہ اس کی سرپرستی کرنے والی تنظیم کے فنڈ یا اس کے ذاتی وسائل یا اثاثوں سے وضع کر کے ایسے نقصان کے معاوضے کے طور پر ادا کیا جائے گا جو ذیلی دفعہ (۱) کے تحت تخریبی کارروائی کے نتیجے میں واقع ہوا ہو۔

(۳) وہ شخص مجرم تصور کیا جائے گا جو تفرقے بازی یا مذہبی اور نسلی منافرت پھلانے کے لئے تقریر، تحریر، الیکٹرک ڈیجیٹل ذرائع یا کسی بھی دیگر طریقے سے کسی جلسۂ عام یا مذہبی اجتماع سے خطاب کرے اور اسے جرم ثابت ہونے پر کم از کم[1] [پانچ سال] اور زیادہ سے زیادہ[1] [دس سال] قید یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

۱۲۔ [2] [انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کا اختیارِ سماعت۔ (۱) مجموعۂ قانون یا کسی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوجود جدولی جرم صوبے میں[3] [دارالخلافہ اسلام آباد کے علاقے میں] واقع علاقے میں سرزد ہوا ہو تو وہ صرف اس[2] [انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے ذریعے قابلِ سماعت ہوگا جو مذکورہ علاقے سے متعلق علاقائی اختیارِ سماعت رکھتی ہوگی۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) میں شامل کسی امر کے باوجود، اگر، کسی مقدمے کی نسبت جس میں جدولی جرم آتا ہو کسی علاقے میں سرزد ہوا ہو تو، حکومت کو، مقدمے کے حقائق اور واقعات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اطمینان ہو کہ یقینی اور شفاف سماعت کے لئے، یا گواہوں کے تحفظ اور بچاؤ کے لئے مذکورہ جرم کی سماعت[2] [انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کرے گی جو کسی دوسرے علاقے میں تشکیل دی گئی ہو، حکومت اس ضمن میں اعلان جاری کرے گی۔

تشریح:۔ جہاں دو یا زیادہ علاقوں کے سلسلے میں[2] [انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] قائم کی گئی ہو، تو مذکورہ[2] [انسدادِ دہشت گردی کی عدالت]، اس ذیلی دفعہ کی غرض سے مذکورہ علاقوں میں سے ہر ایک کے لئے قائم متصور ہوگی۔

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۰۴ء (نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء) کی دفعہ ۸ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۱۰ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

(۳) جہاں کسی صوبے [۱][یا دارالخلافہ اسلام آباد کے علاقے] میں کسی علاقے میں ارتکاب شُدہ کسی جرم کے سلسلے میں کوئی اعلان وضع کیا گیا ہو، تو جرم کے سلسلے میں کوئی استغاثہ مذکورہ علاقے کے سلسلے میں قائم شُدہ صرف [۲][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] میں دائر کیا جائے گا، اور، اگر مذکورہ جرم کے سلسلے میں کوئی استغاثہ کسی دیگر عدالت میں مذکورہ اعلان سے عین قبل زیرِ سماعت ہو، تو وہ مذکورہ [۲][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] میں منتقل ہو جائے گا اور مذکورہ [۲][انسداد دہشت گردی کی عدالت] مذکورہ مقدمے پر اسی مرحلے سے جس پر یہ اس وقت زیرِ سماعت تھا، گواہوں کو دوبارہ طلب کرنے کے اقتضاء کے بغیر کارروائی کرے گی۔

[۳][۱۳۔ **انسدادِ دہشت گردی کی عدالت کا قیام۔** (۱) [۴][اس ایکٹ کے تحت] اور جدولی جرائم کی فوری سماعت کی غرض سے وفاقی حکومت یا اگر حکومت کی جانب سے اُس طرح ہدایت کی گئی ہو تو صوبائی حکومت اعلان کے ذریعے ایک یا ایک سے زیادہ انسدادِ دہشت گردی کی عدالتیں [۵][متعلقہ عدالتِ عالیہ کی جانب سے صراحت کردہ ہر ایک علاقائی رقبے میں] قائم کر سکے گی۔

(۲) جہاں کسی بھی علاقے میں ایک یا زیادہ انسدادِ دہشت گردی کی عدالتیں قائم کی گئی ہوں، تو حکومت عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کے مشورے سے [۶][کسی بھی مذکورہ عدالت کے جج کو انتظامی جج مقرر کرے گی] اور اس کے تحت قابلِ سماعت تمام مقدمات جو مذکورہ علاقے سے متعلق ہیں مذکورہ عدالت کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور [۵][مذکورہ عدالت اور مذکورہ جج یا تو خود مقدمات کی سماعت کرے گا] یا کوئی مقدمہ یا مقدمات سماعت کے لئے کسی دوسری انسدادِ دہشت گردی کی عدالت کو الزامات عائد ہونے سے قبل کسی بھی وقت تفویض کر سکے گا، عدالت کو ایک وقت میں ایک مقدمہ تفویض کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اس بات کی یقین دہانی کے لئے کہ عدالت کا وقت ضائع نہ ہو اگر کسی بناء پر بھیجے گئے مقدمہ پر کارروائی نہیں ہوئی تو اسے کسی بھی وقت یا وقتاً فوقتاً ایک سے زیادہ مقدمات تفویض کئے جائیں گے۔

(۳) ذیلی دفعہ (۲) کے تحت ایک عدالت کو تفویض کئے گئے کسی مقدمے کی بابت منتقلی سے قبل کی گئی تمام کارروائیاں یا وضع کردہ تمام حکم اس عدالت کی جانب سے وضع کردہ یا لئے گئے سمجھے جایں گے جس کو مقدمہ تفویض کیا گیا ہے۔

THE PAKISTAN CODE

---

۱ انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۱۰ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

۲ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۳ انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس ۲۰۰۲ (نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۴ انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۱۱ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۵ انسداد دہشت گردی (ترمیم سوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے نئی ذیلی دفعات (۴) اور (۵) کا اضافہ کیا گیا۔

۶ انسداددہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۲۰۰۲ (نمبر ۱۳۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۳ کی رُو سے تبدیل کیا گیا اور ہمیشہ سے اسی طرح تبدیل شدہ متصور ہوگا۔

[1][(۴) ذیلی دفعہ (۲) اور ذیلی دفعہ (۳) میں شامل کسی امر کے باوجود، وفاقی حکومت یا اگر حکومت کی جانب سے بایں طور ہدایت کی جائے تو صوبائی حکومت، موجود [2][انسدادِ دہشت گردی کی عدالتوں] کے علاوہ یا ایسی دیگر [2][انسدادِ دہشت گردی کی عدالتوں] کے جو اس علاقہ میں قائم کی جاسکیں گی، اس ایکٹ کے تحت، [2][ہر ایک عدالت عالیہ] کے صدر مقام پر ایک ایسی ہی اضافی [2][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] قائم کرے گی، اور متعلقہ عدالتِ عالیہ چیف جسٹس کے مشورہ سے مذکورہ عدالتِ عالیہ کے جج کا [2][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے جج کے طور پر تقرر کرے گی اور جہاں کسی عدالتِ عالیہ کے جج کا اس ایکٹ کے تحت کسی علاقہ کے جج کے طور پر تقرر کیا جائے تو وہ اس علاقہ کے لئے انتظامی جج ہوگا اور مذکورہ انتظامی جج، اس ایکٹ کے تحت قابلِ استعمال اختیارات کے علاوہ، چاہے از خود یا کسی فریق کی درخواست پر، کارروائیوں کے کسی مرحلہ پر چاہے الزام تشکیل پانے سے پیشتر یا بعد میں، کسی معقول وجہ کی بنا پر بشمول اس کے جو دفعہ ۲۸ کی ذیلی دفعہ (۱) میں مذکور ہے، اس علاقہ میں کسی دوسری خصوصی عدالت میں زیرِ غور کسی مقدمہ کو منتقل یا واپس لے سکے گا یا دوبارہ طلب کر سکے گا اور مقدمہ کی بذاتِ خود سماعت کر سکے گا یا اس علاقہ میں کسی دوسری [2][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] میں سماعت کے لئے بھیج سکے گا۔

(۵) [2][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] جس کو ذیلی دفعہ (۴) کے تحت سماعت کے لئے مقدمہ منتقل کیا جائے یا طلب کیا گیا، مقدمہ پر اس مرحلہ سے کارروائی شروع کرے گی جس پر وہ مذکورہ منتقلی یا دوبارہ طلبی سے فوراً پیشتر زیرِ غور تھا اور وہ اس امر کا پابند نہیں ہوگا کہ کسی گواہ کو جو گواہی دے چکا ہو دوبارہ طلب کرے یا اس کی دوبارہ سماعت کرے اور وہ پہلے سے قلمبند کی گئی گواہی پر کارروائی کر سکے گا۔]

[3][۱۴۔ <u>انسدادِ دہشت گردی کی عدالتوں کے پریزائڈنگ افسروں کی تشکیل اور تقرر۔</u> (۱) انسدادِ دہشت گردی کی عدالت ایک جج پر مشتمل ہوگی، جو ایسا شخص ہو جو۔۔۔۔۔

۱۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیم سوم) آرڈیننس ۱۹۹۹ء (نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے نئی دفعات ۴ اور ۵ کا اضافہ کیا گیا۔

۲۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس ۲۰۰۲ (نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۱۳۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۳ کی رُو سے تبدیل کیا گیا اور ہمیشہ سے بایں طور پر تبدیل کیا گیا سمجھا جائے گا۔

(اوّل) عدالتِ عالیہ کا جج ہو، یا سیشن جج یا ایڈیشنل سیشن جج ہو یا رہ چکا ہو؛ یا

(دوم) درجہ اوّل جوڈیشل مجسٹریٹ ہو جسے مجموعۂ قانون کی دفعہ ۳۰ کے تحت اختیارات تفویض کیے گئے ہوں؛ یا

(سوم) کم از کم دس سال تک عدالت عالیہ کا ایڈووکیٹ رہا ہو۔

(۲) وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت، اگر اس ایکٹ کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے عدالت کے قیام کی ہدایت کی گئی ہو تو، عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس سے مشورے کے بعد، ہر ایک عدالت کے لئے جج مقرر کرے گی۔

(۳) جج ڈھائی سال کی مدت تک اس عہدے پر فائز رہے گا لیکن اتنی مزید مدت یا اس مدت میں سے کچھ عرصے کے لئے اس کا تقرر کیا جا سکے گا جیسا کہ جج کا تقرر کرنے والی حکومت متعین کرے۔

(۴) جج کو عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کے مشورے سے اس مدت کی تکمیل سے قبل برطرف کیا جا سکے گا جس کے لئے اس کا تقرر کیا گیا تھا۔

(۵) ایسی صورت میں جب کہ جج چھٹی پر ہو، یا کسی دیگر بناء پر اپنے فرائضِ منصبی انجام دینے سے عارضی طور پر قاصر ہو تو، مذکورہ جج کا تقرر کرنے والی حکومت، عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کے مشورے کے بعد، انسدادِ دہشت گردی کی عدالت کے صدر مقام پر سماعت کا اختیار رکھنے والے سیشن جج کو جو، ضروری نوعیت کی کارروائیوں پر اس وقت تک کام کرنے کا اختیار دے گی جب تک کہ مذکورہ جج اپنے فرائض ادا کرنے سے قاصر ہو۔

(۶) انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۲۰۰۲ء کے آغاز نفاذ سے عین قبل موجود انسدادِ دہشت گردی کی عدالتیں، اور مذکورہ عدالتوں کے لئے مقرر کردہ جج، اس ایکٹ کے احکام کے تابع، جیسا کہ ترمیم کی گئی، اپنے فرائض منصبی کی انجام دہی اور اس ایکٹ کے تحت جرائم کی سماعت جاری رکھیں گے۔]

THE PAKISTAN CODE

۱۵۔ مقام اجلاس۔ (۱) ذیلی دفعہ (۲) اور (۳) کے تابع، [1][انسداد دہشت گردی کی عدالت] عمومی طور پر ایسی جگہ یا مقام پر اجلاس کرے گی [2][بشمول چھاؤنی کا علاقہ یا جیل کا احاطہ]، جیسا کہ حکومت بذریعہ حکم، اس ضمن میں صراحت کرے۔

(۲) حکومت یہ ہدایت دے سکتی ہے کہ کسی خصوصی مقدمے کی سماعت کے لئے عدالت ایسی جگہ پر اجلاس کرے بشمول کسی جرم کے وقوع پذیر ہونے کے مقام کے جیسا کہ یہ صراحت کرے۔

(۳) ماسوائے ایسی صورت کے جہاں مقامِ اجلاس کی جگہ کی صراحت ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کردی گئی ہو، [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] اگر از خود پر یا پیروکار سرکار کی درخواست پر ایسا کرنا قرینِ مصلحت سمجھے یا مناسب خیال کرے تو، اپنی نشست کے معمول کے مقام کے علاوہ، مقدمے کی سماعت کرنے کے لئے کسی جگہ بشمول کسی مسجد کے کسی عام جگہ پر اجلاس کرسکے گی۔

۱۶۔ [1][انسداد دہشت گردی کی عدالتوں] کی طرف سے حلف۔ [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کا کوئی [3][جج]، اس ایکٹ کے تحت کارروائی کے آغاز پر مسلمان ہونے کی صورت میں قرآنِ پاک میں حلف اُٹھائے گا کہ وہ مقدمے کا فیصلہ ایمانداری، وفاداری اور اپنے آپ کو اللہ قادرِ مطلق کے سامنے جواب دہ سمجھ کر کرے گا مسلم ہونے کی صورت میں [1][دستور، قانون اور اپنے ضمیر] کی مطابقت میں کرے گا۔

THE PAKISTAN CODE

۱۷۔ دیگر جرائم کے سلسلے میں [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالتوں] کے اختیارات۔ [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کسی جدولی جرم کی سماعت کرتے ہوئے، جدولی جرم کے علاوہ بھی کسی ایسے جرم کی سماعت کرسکتی ہے جس کا ملزم پر اسی مقدمے کی سماعت میں مجموعۂ قوانین کے تحت الزام ہو۔

---

[1] انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعات ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

[2] انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے شامل کیا گیا۔

[3] انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس ۲۰۰۲ء (نمبر ۱۳۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۴ کی رو سے تبدیل کیا گیا اور ہمیشہ سے بایں طور پر تبدیل شُدہ سمجھا جائے گا۔

۱۸۔ پیروکاران سرکار۔ [۱][(۱) [۲][☆] حکومت، ہر ایک انسدادِ دہشت گردی کی عدالت، عدالتِ عالیہ اور عدالتِ عظمیٰ پاکستان کی نسبت ماہر، مستعد اور پیشہ وارانہ مہارت کے حامل سرکاری وکیل یا افسران قانون کا تقرر کرے گی اور ایک یا زائد اضافی وکلاء یا افسران قانون کا بھی تقرر کر سکے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ حکومت، کسی مقدمے یا مقدمات کی قسم کے لئے کوئی خصوصی وکیل بھی مقرر کر سکتی ہے۔]

(۲) ہر ایک شخص جو بطور پیروکار سرکار یا کوئی ایڈیشنل پیروکار سرکار یا کوئی خصوصی پیروکار سرکار مقرر ہوا ہو مجموعۂ قوانین کی دفعہ ۴۹۲ کے مفہوم میں پیروکار سرکار متصور ہوگا اور مجموعۂ قوانین کی شرائط بحسبہٖ مؤثر ہوں گی۔

۱۹۔ [۳][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کا طریقۂ کار اور اختیارات۔ [۴][(۱) اس ایکٹ کے تحت ایک تفتیشی افسر ایک افسر ہوگا یا پولیس افسر جو انسپکٹر کے عہدہ سے کم نہیں ہوگا یا مساوی ہوگا یا اگر حکومت ضروری سمجھے تو حکومت مشترکہ تحقیقاتی ٹیم تشکیل دے گی جس کی سربراہی پولیس کا ایک تفتیشی افسر کرے گا جو پولیس سپرنٹنڈنٹ (بی ایس۔۱۸) سے کم نہیں ہوگا اور جے آئی ٹی کے دیگر افسران بشمول انٹیلی جنس ایجنسی مسلح افواج سول مسلح افواج کے مساوی عہدیداران شامل کئے جائیں گے جے آئی ٹی پانچ اراکین پر مشتمل ہوگی اور اجلاس کے اغراض کے لئے کورم تین اراکین پر مشتمل ہوگا۔

[۵][مشترکہ تحقیقاتی ٹیم کسی بھی وفاقی یا صوبائی ادارے یا محکمے سے جیسا کہ وہ تحقیقات کے لیے مناسب سمجھے کسی بھی اضافی شخص کو شریک کر سکے گی۔]

۱۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس،۲۰۰۲ء (نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی، دفعہ ۶ رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ ۲۰۱۴ء (نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء) کی دفعہ ۴ اور ۵ کی رو سے حذف اور تبدیل کیا گیا۔

۳۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ بابت ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۲ رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۴۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ ۲۰۱۴ء (نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء) کی دفعات ۴ اور ۵ کی رُو سے حذف اور تبدیل کیا گیا۔

۵۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۲۰ء (نمبر ۲۳ بابت ۲۰۲۰ء) کی، دفعہ ۱۰ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

جے آئی ٹی کا کوئی تحقیقاتی افسر جیسی بھی صورت ہو عدالت کے ذریعے قابلِ سماعت مقدمات کی تحقیقات تیس ایام کار کے اندر مکمل کرے گا قانون کی دفعہ ۱۷۳ کے تحت رپورٹ پر دستخط کرے گا اور پولیس کے تحقیقاتی افسر کے ذریعے عدالت کو [1][پیروکار سرکار کے ذریعے] بلاواسطہ ارسال کی جائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ جہاں دفعات ۴ اور ۵ کے احکامات کی استدعا کی گئی ہو تو تحقیقات جے آئی ٹی کے ذریعے کی جائیں جو مسلح افواج یا سول مسلح افواج یا جیسی بھی صورت ہو انٹیلی جنس ایجنسیاں اور دیگر قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے اراکین پر مشتمل ہوں گی بشمول پولیس کا ایک تحقیقاتی افسر جو انسپکٹر کے عہدے سے کم نہ ہوگا جو قانون کی دفعہ ۱۷۳ کے تحت رپورٹ پر دستخط کرے گا اور اس سے عدالت کو ارسال کرے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں، قانون کی دفعہ ۱۵۴ کے تحت ابتدائی معلوماتی رپورٹ کی ریکارڈنگ کی تاریخ سے تیس دنوں کے اندر تحقیقات مکمل نہ کی گئی ہوں تو جے آئی ٹی کا تحقیقاتی افسر مذکورہ میعاد کے اختتام کے بعد تین دنوں کے اندر قانون کی دفعہ ۱۷۳ کے تحت پیروکار سرکار کے ذریعے ایک عبوری رپورٹ عدالت کو ارسال کرے گا جو اَب تک کی تحقیقات کا نتیجہ بیان کرے گی اور عدالت مذکورہ عبوری رپورٹ کی بنیاد پر مقدمہ کی سماعت کا آغاز کرے گی۔ تاوقتیکہ وجوہات قلمبند نہ کر لی جائیں عدالت فیصلہ کرے گی کہ سماعت مقدمہ کا بایں طور پر آغاز نہیں ہوسکتا عبوری رپورٹ پر پولیس کا تحقیقاتی افسر دستخط کرے گا۔

[2][(۱ الف) فی الوقت نافذ العمل دیگر کسی قانون میں شامل کسی امر کے باوصف، وفاقی حکومت، کسی بھی مقدمے کی بابت جو پولیس یا دیگر کسی تحقیقاتی ایجنسی یا اتھارٹی کی زیرِ تفتیش ہو یا درج کرایا ہو تحریری حکم کے ذریعے انکوائری یا مذکورہ تفتیش ایسی ایجنسی یا اتھارٹی کو سونپ سکے گی جیسا کہ یہ موزوں سمجھے اور اس کے نتیجے میں پولیس یا کوئی بھی دیگر تحقیقاتی ایجنسی یا اتھارٹی مقدمے کا ریکارڈ مذکورہ ایجنسی یا اتھارٹی کو منتقل کرے گی۔]

[3][(۱ ب) جہاں کسی بھی شخص کو مسلح افواج یا سول مسلح افواج نے دفعہ ۵ کے تحت گرفتار کیا ہو تو اس سے پولیس اسٹیشن کے تحقیقاتی افسر کے حوالہ کیا جائے گا جس سے اس غرض سے صوبائی حکومت نے ہر ایک ضلع میں مامور کیا ہے۔]

۱۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۲۰ء (نمبر ۲۳ بابت ۲۰۲۰ء) کی، دفعہ ۱۰ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی، دفعہ ۱۲ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۳۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۴ء (نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء) کی، دفعہ ۵ کی رو سے شامل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

(۲) پولیس اسٹیشن کے افسر انچارج یا دیگر کسی شخص کی طرف سے جو قانون کی رُو سے تفتیش کے سلسلے میں کوئی فرائض انجام دینے کے لئے مطلوب ہو جو ذیلی دفعہ (۱) کے تحت رپورٹ جمع کرانے یا تحقیقات میں تاخیر کا نتیجہ بنے یا اثر رکھتا تو وہ [۱][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے احکامات کی ارادتاً نافرمانی کا متصور ہوگا اور کوتاہی کا ارتکاب کرنے والا شخص توہینِ عدالت کا مرتکب ہونے پر سزا کا مستوجب ہوگا۔

(۳) [۱][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] مذکورہ عدالت کی طرف سے کسی قابلِ سماعت مقدمے کی سماعت کا اختیار مجموعۂ قانون کی دفعہ ۱۹۰ کے تحت اسے مقدمے بھیجے بغیر براہ راست کرسکتی ہے۔

(۴) [۲][☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆]

(۵) جہاں، [۱][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کی طرف سے قابلِ سماعت مقدمے میں کوئی ملزم مجموعۂ قوانین کی دفعہ ۱۶۹ کے تحت پولیس کی تحویل سے [۳][یا تفتیش میں شریک کسی دیگر تفتیشی ایجنسی کی تحویل سے] رہا کردیا گیا ہو ریمانڈ کے لئے عدالتی تحویل میں واپس کردیا گیا ہو تو [۱][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] جو پیروکار سرکار یا حکومت کے قانونی افسر کی طرف سے پیش کئے گئے مناسب عذر پر زیرِ تحریر لائی جانے والی معقول وجوہ کی بناء پر مقدمے میں مزید تفتیش کی غرض سے پولیس کی تحویل میں [۳][یا تفتیش میں شریک دیگر ایجنسی کی تحویل میں] رکھے یا مقدمے کی مزید تحقیقات کی غرض کے لئے حکم دے سکے گی۔

THE PAKISTAN CODE

(۶) [۱][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] [۱][ذیلی دفعہ] (۵) کی غرض سے مجسٹریٹ متصور ہوگی۔

[۴][(۷) عدالت، کسی مقدمے کا اختیارِ سماعت استعمال کرتے ہوئے، روزانہ سماعت کرے گی اور سات یوم کے اندر، مقدمے کا فیصلہ کرے گی، ناکامی کی صورت میں معاملے کو متعلقہ عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کے علم میں مقدمے کے حالات اور حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب ہدایات دینے کے لئے لایا جائے گا]۔

---

۱ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

۲ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس ۲۰۰۱ (نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۹ کی رو سے حذف کیا گیا۔

۳ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے شامل کیا گیا۔

۴ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۴ء (نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء) کی دفعہ ۵ کی رُو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔

[1][(۸) انسدادِ دہشت گردی کی عدالت دو سے زیادہ التواء نہیں دے گی[2][مقدمے کی سماعت کے دوران التواء اور وہ بھی مثالی اخراجات کا اطلاق] اگر وکیل صفائی دو متواتر التواء میں پیش نہیں ہوتا ہے تو عدالت حکومت سے مشاورت سے ملزم کے دفاع کے لئے عدالت کی جانب سے اس غرض کے لئے مرتب کردہ وکیلوں کے پینل سے وکیلِ صفائی کا تقرر کرے گی جس کی فوجداری امور میں کم سے کم سات سال کی ملازمت ہو۔اور مقدمے کی کارروائی کا آغاز کرے گی۔]

[1](۸الف) ذیلی دفعہ [2][(۷) یا] (۸) کے احکامات کی عدم تعمیل کے باعث صدارتی افسر عدالت کو متعلقہ عدالتِ عالیہ کی طرف سے تادیبی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(۸ب) آتش گیر مادہ ایکٹ ۱۹۰۸ء (نمبر ۶ بابت ۱۹۰۸ء) کی دفعہ ۷ یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے باوصف اگر متعلقہ حاکمِ مجاز کی مرضی یا منظوری جہاں مطلوب ہو، عدالت میں چالان جمع کرنے سے تیس دنوں کے اندر موصول نہیں ہوتی ہے تو یہ دی گئی یا عطاء کی گئی متصور ہو گی اور عدالت مقدمے کی سماعت کا آغاز کرے گی۔]

(۹) [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت]، محض اپنی تشکیل میں تبدیلی کی وجہ سے یا دفعہ ۱۲ کی ذیلی دفعہ (۳) کے تحت مقدمے کی منتقلی کی وجہ سے، کسی ایسے گواہ کو دوبارہ طلب کرنے اور دوبارہ سماعت کرنے کی پابند نہیں ہوگی جس نے شہادت دے دی ہو اور پہلے سے قلمبند شُدہ شہادت پر عمل کر سکے گی۔

[3][(۱۰) کسی ملزم شخص پر اِس کی غیر حاضری میں مقدمہ چلایا جا سکتا ہے اگر [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت]، ایسی تحقیقات کے بعد جیسا کہ وہ مناسب خیال کرے، مطمئن ہو کہ مذکورہ غیر حاضری دانستہ ہے اور انصاف کی راہ میں مانع ہونے کے پیشِ نظر کی گئی:

مگر شرط یہ ہے کہ ملزم شخص پر اس ذیلی دفعہ کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جائے گا تاوقتیکہ کم از کم [4][ایک قومی روزناموں میں جن میں سے ایک سندھی زبان میں ہو] اس سے متعلق اشتہار شائع کیا گیا ہو کہ سات یوم کے اندر مصرحہ جگہ پر حاضر ہو اور قاصر رہنے کی صورت میں مجموعۂ قانون کی دفعہ ۸۸ کے تحت اِس کے خلاف کارروائی بھی ہو گی:

---

1. انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۰۴ء (نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء) کی دفعہ ۹ کی رُو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔
2. انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۴ء (نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء) کی دفعہ ۵ کی رو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔
3. انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعات ۲ اور ۳ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔
4. انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعات ۱۲ اور ۱۳ کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

مزید شرط یہ ہے کہ عدالت سرکار کے خرچ پر اِس ملزم شخص کے دفاع کے لئے جو عدالت کے رُوبرُو موجود نہ ہو، وکیل کے تقرر کے لئے ضروری اقدام کرنے کے بعد مقدمے کی کارروائی کرے گی۔

تشریح:۔ کوئی ملزم جس پر اس کی غیر حاضری میں اس ذیلی دفعہ کے تحت سماعت کی گئی ہو یہ متصور ہوگا کہ اس نے کسی ایسے اقبال جرم کا ارتکاب نہیں کیا جس کے لئے اس پر الزام لگایا گیا ہے۔]

(۱۱) ذیلی دفعہ (۱۰) کے دوسرے فقرہ شرطیہ کے تحت مقرر شُدہ وکیل ایسا شخص ہوگا جس کا انتخاب [۱][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کی طرف سے کیا گیا ہو اور وہ حکومت کے خرچ پر کام کرے گا۔

[۱][(۱۱ الف) ذیلی دفعہ (۱۰) یا ذیلی دفعہ (۱۱) میں شامل کسی امر کے باوجود یہ تعبیر نہیں کیا جائے گا کہ ملزم کو مشورہ کرنے یا اپنی مرضی کے وکالت پیشہ شخص کے ذریعے اپنا دفاع کرنے کے حق سے انکار کیا گیا ہے۔

(۱۲) اگر، وہ سزا دہی کی تاریخ سے ساٹھ یوم کے اندر، ایسا کوئی بھی شخص جس پر ذیلی دفعہ (۱۰) کے تحت مقدمہ چلایا جا رہا ہو رضا کارانہ طور پر پیش ہو جاتا ہے، یا اسے گرفتار کر لیا جاتا ہے، اور [۱][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، اور وہ اس کو مطمئن کرتے ہوئے ثابت کر دیتا ہے کہ اس نے اپنے خلاف ہونے والی قانونی کارروائی کی بناء پر اپنے آپ کو روپوش یا چھپایا نہیں، تو [۱][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] اس کی سزا کو منسوخ کر دے گی اور اس جرم کے لئے قانون کے مطابق کارروائی کا آغاز کرے گی جس کا اس پر الزام لگایا گیا ہے:

مگر شرط ہے کہ [۱][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] اِس ذیلی دفعہ کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال اِس صورت میں کرے گی جب کہ مذکورہ بالا شخص مذکورہ مدت ختم ہونے کے بعد اِس کے سامنے پیش ہو اور اسے مطمئن کر دیتا ہے کہ وہ ان حالات کے سبب جو اِس کے قابو سے باہر تھے مذکورہ مدت کے اندر حاضر نہیں ہو سکا۔

(۱۳) [۲][☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆]

(۱۴) اِس ایکٹ کے دیگر احکام کے تابع [۱][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کو کسی جرم کی سماعت کی غرض سے، سیشن عدالت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے اور مذکورہ جرم کی سماعت جہاں تک ممکن ہو اس طرح کرے گی جیسا کہ وہ سیشن عدالت ہو اِس طریقہ کار کے مطابق جو مجموعۂ قوانین میں سیشن عدالت کے سامنے سماعت کے لئے مقررہ ہو۔

---

۱ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۱۲ اور ۱۳ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۹ کی رو سے حذف کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

[1][۱۹الف۔ **تلاشیوں اور گرفتاری کا طریقہ کار۔** قانون کے احکامات ماسوائے دفعہ ۱۰۳ کے پولیس افسر اور اس ایکٹ کے تحت مقرر کردہ پولیس افسر اور قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے مساوی عہدے کا افسر کے ذریعے تمام گرفتاریوں اور تلاشیوں پر مناسب تبدیلیوں کے ساتھ لاگو ہوں گے۔]

[2][۱۹اب۔ **قبل از سماعت مقدمہ کی چھان بین۔** سماعت مقدمہ کے آغاز سے قبل پیروکار سرکار مقدمے کی فائل کی چھان بین کرے گا یہ یقین کرنے کے لئے قبل از مقدمہ سماعت کے تمام ضابطے پورے کئے گئے ہیں تا کہ مقدمہ سماعت کی اصلی کارروائی روزانہ کی بنیاد پر بلا تعطل ہو۔]

[3][۱۹اج۔ **تفتیشی تکنیکس کا اطلاق:۔** (۱) تفتیشی افسر عدالت کی اجازت سے، ایسی اجازت کے ساٹھ دنوں کے اندر، نافذ العمل قانون کے تحت دہشت گردی کی مالی معاونت کی تحقیقات کے لیے تکنیکس استعمال کر سکے گا اس میں خفیہ آپریشن، مواصلات کو روکنا، کمپیوٹر سسٹم تک رسائی اور منضبط حوالگی شامل ہے۔ مذکورہ بالا ساٹھ دنوں کی مدت میں عدالت کی جانب سے اس کو تحریری درخواست دیئے جانے پر مزید ساٹھ دنوں کی مدت تک توسیع دی جا سکے گی۔ عدالت اگر مطمئن ہو تو، تحریری درخواست میں دی گئی صورت حال یا وجوہات کی بنیاد پر، توسیع دے سکے گی۔ اس ذیلی دفعہ کے احکامات فی الوقت نافذ العمل کسی بھی دیگر قانون کے علاوہ ہوں گے اور اس کی تخفیف میں نہ ہوں گے۔

(۲) وفاقی حکومت اس دفعہ کی غرض سے ضابطے کو منضبط کرنے اور احکامات کی تعمیل کرنے کے لیے قواعد وضع کر سکے گی۔]

۲۰۔ **سزا:۔** [4][☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆]

[5][۲۱۔ **ججوں [6][*] وکیلوں، پیروکار سرکار، گواہوں اور عدالت کی کارروائی سے متعلقہ افراد کا تحفظ۔** (۱) عدالت دستیاب وسائل کے تابع اور ایکٹ ہذا کے تحت کسی جرم کے لئے کارروائی سے متعلقہ گواہوں، جج [5][*] پیروکار سرکار، وکیل اور دیگر اشخاص کی حفاظت کے لئے دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے ایسے ضروری احکامات وضع کر سکے گی یا ایسے اقدام کر سکے گی جو یہ مناسب سمجھے اور ان اقدامات میں حسبِ ذیل اقدام بھی شامل ہوں گے۔

(الف) جج [5][*] گواہوں یا متاثرہ شخص کے خاندان کے افراد کو تحفظ دینے کے لئے یا اشخاص کو ہجوم سے روکنے کے لئے یا جج [6][*] کو خوفزدہ کرنے کے لئے عدالت پر حملے سے روکنے یا خوف وہراس کا ماحول پیدا کرنے سے روکنے کے لئے کارروائی بند کمرے میں یا آمد و رفت کے لئے ممنوعہ جگہ پر منعقد کی جا سکے گی؛

(ب) مقدمے کی سماعت کرنے والے ججوں [6][*] وکیل، پیروکار سرکار، گواہوں اور دیگر افراد کے نام جو عدالتی کارروائی سے متعلق ہوں، شائع نہیں کئے جائیں گے؛ اور

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعات ۱۲ اور ۱۳ کی رُو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔

[2] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۴ء (نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء) کی دفعات ۶ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

[3] انسداد دہشت گردی (ترمیم سوم) ایکٹ، ۲۰۲۰ء (نمبر ۳۲ بابت ۲۰۲۰ء) کی، دفعہ ۲ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

[4] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی، دفعہ ۱۰ کی رُو سے حذف کیا گیا، جو کہ آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲ کی رُو سے سابقہ طور پر ترمیم کی گئی۔

[5] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۱۱ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

[6] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۱۳۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۵ کی رُو سے حذف کیا گیا۔

(ج) کسی تفتیش، تحقیق یا عدالتی کارروائی کے دوران جب ملزم کی شناخت کرنے کا موقع آئے تو ملزم کی شناخت کرنے والے گواہ کی جان و مال کا پورا تحفظ کیا جائے گا تا کہ گواہ شناخت ہونے پر ملزم کے حملے سے محفوظ رہے۔

(۲) ججوں [۱][*] ملزموں، گواہوں، پراسیکیوٹروں اور وکیل صفائی اور عدالتی کارروائی سے متعلق کوئی کسی شخص کے تحفظ کی غرض سے، حکومت ایسے دیگر اقدام اختیار کر سکے گی جو مناسب ہوں یا مقرر کئے جا سکیں [۲][اور مسلح افواج بھی ججوں [۱][*] ملزموں، گواہوں، پرسیکیوٹروں چھان بین کرنے والوں، وکیل صفائی اور عدالتی کارروائی سے متعلق دیگر تمام لوگوں کو بھی جامع تحفظ کریں گی]۔

[۳][ان اقدامات میں حسبِ ذیل بھی شامل ہوں گے، یعنی:۔

(الف) گواہوں ججوں اور پیرو کار سرکار کو عام لوگوں کی نظروں سے بچانے کے لئے سکرین استعمال کئے جائیں گے؛

(ب) سماعت جیل کے احاطوں یا وڈیو لنک کے ذریعے کی جائے گی؛

(ج) حکومت قانون یا قواعد کے ذریعے گواہوں کے تحفظ کے لئے پروگرام تشکیل دے گی۔

صوبائی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ضروری اقدامات کرے گی کہ جیل میں قیدیوں کو موبائل فون تک رسائی حاصل نہ ہو۔]

(۳) ایکٹ ہذا کے تحت کسی تخریبی کارروائی کی تفتیش اور سماعت کے دوران اور اگر ضروری ہو تو اس کے بعد بھی حکومت متعلقہ جج [۱][*] وکیل، پیرو کار سرکار اور گواہوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے مناسب اقدامات کرے گی۔]

[۳][(۴) اس دفعہ کے احکامات کا اثر باوصف فی الوقت نافذ العمل دیگر کسی قانون بشمول قانون شہادت ۱۹۴۸ (صدارتی فرمان نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۸۴ء) میں شامل کسی بھی شے پر ہوگا۔]

[۴][۲۱۔ الف۔ <u>دہشت گردی کی تفتیش پر پولیس پہرہ۔</u> (۱) اس دفعہ کے تحت دہشت گردی کے واقعات کی تفتیش کے لئے اگر ضروری ہو تو دفعہ ہذا کی رُو سے کسی علاقے پر پولیس پہرہ لگایا جا سکتا ہے۔

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۲، (نمبر ۱۳۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۵ کی رُو سے حذف کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی، دفعہ ۸ کی، رُو سے اضافہ کیا گیا۔

۳۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۴ء (نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء) کی، دفعہ ۷ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

۴۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی، دفعہ ۱۲ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

(۲) اگر دہشت گردی کے واقعات کی تفتیش کے لئے ضروری ہو تو کسی علاقے پر پولیس پہرہ صرف وہ پولیس افسر لگا سکتا ہے جس کا عہدہ[1] [ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس یا مشترکہ تفتیشی ٹیم کے رکن] سے کم نہ ہو۔

(۳) اگر پہرہ لگانے کا حکم زبانی طور پر دیا گیا ہو تو متعلقہ پولیس افسر جس قدر جلد ممکن ہو، اس کی تحریری توثیق کرے گا۔

(۴) پہرہ لگانے کا حکم دینے والا پولیس افسر جس قدر جلد ممکن ہو پہرہ کے زیرِ اثر آنے والے علاقے کی حد بندی کرے گا۔

(۵) کسی علاقے کو زیادہ سے زیادہ ۱۴ دنوں تک پولیس پہرے کے زیرِ اثر رکھا جا سکتا ہے تاہم وقتاً فوقتاً اس میں توسیع کی جا سکتی ہے لیکن ہر بار اضافی مدت کا تعین کرنا ضروری ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ آغاز کے دن سے لیکر ۲۸ یوم کی میعاد کے بعد پولیس پہرے کا حکم کالعدم ہو جائے گا۔

(۶) جب کہ کسی شخص کو علم ہو یا معقول گمان رکھتا ہو کہ دہشت گردی کی سرگرمیوں کے سلسلے میں تفتیش کی جا رہی ہے یا اس کا امکان ہے، اس صورت میں کوئی شخص جرم کا ارتکاب کرتا ہے اگر وہ۔۔۔

(الف) کسی دوسرے شخص یا اشخاص پر کوئی راز فاش کردے جس سے تفتیش کو نقصان پہنچانے امکان ہو؛ یا

(ب) تفتیش سے متعلق مواد میں بے جا مداخلت کرے۔

(۷) جو کوئی ذیلی دفعہ (۶) کے تحت جرم کا ارتکاب کرتا ہے جرم ثابت ہونے پر وہ کم سے کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دو سال قید اور جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

(۸) ذیلی دفعہ (۶) کی رُو سے مجرم قرار دیئے جانے والا کوئی شخص اپنے دفاع میں حسبِ ذیل ثبوت پیش کر سکتا ہے۔۔۔۔

(الف) کہ وہ یہ نہیں جانتا اور اس بارے میں شک کرنے کا کوئی معقول جواز بھی موجود نہ تھا کہ اطلاعات کا انکشاف یا اس ضمن میں کوئی دخل اندازی دہشت گردی کے سلسلے میں کی جانے والی تفتیش پر اثر انداز ہو سکتی ہے؛ یا

(ب) اس کے پاس دخل اندازی کرنے یا اطلاعات کا انکشاف کرنے کا معقول جواز موجود تھا؛

(۹) دفعہ ہذا کی اغراض کے لئے۔۔۔۔

(الف) دہشت گردی کی تفتیش کے سلسلے میں دیئے جانے والے کسی حوالے سے مراد تفتیش کے مراحل میں عملی طور پر شریک ہونا یا امداد فراہم کرنا ہے؛ اور

(ب) اگر کوئی شخص تفتیش سے متعلق مواد میں مداخلت کرے، اس سلسلے میں کوئی سہل انگیزی پیدا کرے، چوری کرے یا اسے ضائع کرے یا کسی دوسرے شخص کو ایسا کرنے کی اجازت دے تو اس کی ایسی سرگرمی بے جا مداخلت شمار کی جائے گی۔]

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۹ کی رو سے شامل کیا گیا۔

[1][۲۱الف الف۔ججوں، پراسیکیوٹرز، گواہوں اور عدالت کی کارروائی سے متعلقہ افراد کا تحفظ:۔ (۱) ججوں، پراسیکیوٹرز، گواہوں اور عدالت کی کارروائی سے متعلقہ افراد کو تحفظ دینے کی اغراض سے، عدالت ایسے ضروری احکامات وضع کر سکے گی یا ایسے اقدامات اٹھا سکے گی، جیسا کہ وہ مناسب سمجھے، اس میں حسب ذیل شامل ہوں گے:۔

(الف) جج اور ر یا پراسیکیوٹر کو خوفزدہ کرنے یا دھمکی آمیز ماحول پیدا کرنے کے لیے عدالت میں لوگوں کا ہجوم کرنے یا دھاوا بولنے سے روکنے کے لیے جو کہ سماعت میں رکاوٹ بن سکتی ہے، جہاں ضروری ہو، کارروائی بند کمرے میں، یا محدود داخلے کے تحت منعقد کی جا سکے گی؛

(ب) عدالت کی جانب سے گواہ کا نام نہ ظاہر کرنے کا حکم صادر کیا جا سکے گا کہ کارروائی میں گواہ کے سلسلے میں اُٹھائے جانے والے ایسے مصرحہ اقدامات کا تقاضا کیا گیا ہو، جیسا کہ عدالت اس امر کو یقینی بنانے کے لیے مناسب سمجھے کہ گواہ کی شناخت کو کارروائی میں یا اس کے سلسلے میں ظاہر نہ کیا جائے۔ کسی گواہ کے سلسلے میں جن اقسام کے اقدامات کا تقاضا کیا جا سکے گا ان میں حسب ذیل ایک یا زائد کو محفوظ بنانے کے لیے اقدامات شامل ہو سکیں گے۔

(اوّل) کہ گواہ کا نام اور شناخت کرنے والی دیگر تفصیلات کو کارروائی میں کسی بھی فریق کے افشاء کردہ مواد سے روکا یا ہٹا دیا جائے گا؛

(دوم) گواہ تخلص استعمال کرے گا؛

(سوم) کہ گواہ سے کوئی بھی مخصوص نوعیت کے سوالات نہ پوچھے جائیں گے جو کہ گواہ کی شناخت کا باعث بن سکتے ہوں؛

(چہارم) کہ گواہ کی جانچ کی جائے گی تا کہ اس کی شناخت کو روکا جا سکے؛ اور

(پنجم) کہ گواہ کی آواز کسی بھی مصرحہ حد تک تعدیل کے تابع ہو گی:

(ج) لائیو لنک جو ایک لائیو ٹیلی ویژن لنک یا دیگر انتظامات کا حوالہ دیتا ہے جس کے ذریعے ایک گواہ، کمرہ عدالت سے غیر حاضر لیکن مقررہ جگہ پر موجود ہونے کی صورت میں گواہی دے سکے گا جج کی جانب سے اسے سنا اور دیکھا جا سکے گا۔ جہاں لائیو لنک کے لیے ہدایت دی گئی ہو وہاں لائیو لنک کے ذریعے جرح کی جانی چاہیے۔ عدالت انصاف کے مفاد میں گواہ کی تصویر اور آواز کی صرفیائی کا حکم دے سکے گی تا کہ اس کی شناخت کو تحفظ دیا جا سکے؛ اور

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۸ء (نمبر ۱۵ بابت ۲۰۱۸ء) کی دفعہ ۲، کی رُو سے شامل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

(د) شناختی پریڈ گواہوں کی اسکریننگ کے ذریعے سے کی جائے گی جو کہ اسکرینوں، پردوں یا دو طرفہ شیشوں کے استعمال سے ہوگی تاکہ گواہوں اور ان کی شناخت کو ملزم سے اور عوام اور میڈیا سے کسی بھی امکانی دھمکی اور آمنے سامنے تصادم کو کم کرنے کے ذریعے سے بچایا جا سکے۔

(۲) عدالت ایسا حکم صرف اس صورت میں وضع سکے گی اگر وہ مطمئن ہو کہ حسب ذیل شرائط پوری کی گئی ہیں، یعنی:۔

(الف) مجوزہ حکم ضروری ہے،۔

(اوّل) گواہ یا کسی دوسرے شخص کی حفاظت کو تحفظ دینے یا املاک کو کسی بھی سنگین نقصان سے بچانے کے لیے ہو؛ یا

(دوم) مفاد عامہ کو حقیقی نقصان سے بچانے کے لیے ہو؛ یا

(سوم) فوری سماعت کو یقینی بنانے کے لیے ہو؛ اور

(ب) تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، مجوزہ حکم کا اثر مدعا الیہ جسے منصفانہ سماعت مل رہی ہے سے مطابق ہونا چاہیے۔]

۲۱۔ب۔ تفتیش بابت دہشت گردی:۔ (۱) پولیس کا کوئی باوردی اہلکار [1][یا مشترکہ تفتیشی ٹیم کا کوئی رکن]:۔۔

(الف) کسی شخص کو پولیس پہرے کے تحت آنے والے علاقے سے فوراً نکل جانے کا حکم دے سکتا ہے؛

(ب) کسی شخص کو پہرے کے تحت آنے والے علاقے کے قریب واقع یا اس سے کلی یا جزوی طور پر ملحقہ عمارت سے فوراً نکل جانے کا حکم دے سکتا ہے؛

(ج) ڈرائیور یا گاڑی والے کسی شخص کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ پہرے میں آنے والے علاقے سے گاڑی فوراً لے جائے؛

(د) پہرے کے تحت آنے والے علاقے سے گاڑی ہٹانے کا فوری اہتمام کر سکتا ہے؛

(ہ) پولیس پہرے کے تحت آنے والے علاقے کے اندر گاڑی چلانے کا اہتمام کر سکتا ہے؛

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۱۰ کی رو سے شامل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

(و) پولیس پہرے کے تحت آنے والے علاقے کی طرف راہگیروں یا گاڑیوں کی آمدورفت بند کرسکتی ہے؛

(ز) پولیس پہرے کے زیرِ اثر علاقے میں واقع کسی عمارت میں داخل ہوسکتی ہے اور اس کی تلاشی لے سکتی ہے بشرطیکہ اسے یہ شک ہو کہ دہشت گردی میں ملوث کوئی شخص یہاں روپوش ہے؛

(ح) اگر اسے شک ہو کہ کوئی شخص دہشت گردی میں ملوث ہے تو وہ اسے تلاش اور گرفتار کرسکتی ہے؛
مگر شرط یہ ہے کہ کسی شخص کی کوئی بھی تلاشی اُسی جنس کے پولیس شخص کی جانب سے لی جائے گی؛ یا

(ط) پولیس پہرے کے علاقے میں واقع کسی جائیداد کو اپنی تحویل میں لے سکتی ہے بشرطیکہ اسے شک ہو کہ اسے دہشت گردی کی اغراض کے لئے استعمال کیا جائے گا۔]

۲۱۔ج۔ تربیت دینا۔ ہتھیاروں کی تربیت دینا: (۱) کوئی شخص مجرم قرار دیا جائے گا اگر وہ مجاز حکام کی طرف سے قانونی اجازت کے بغیر حسبِ ذیل ہتھیاروں کو چلانے کے سلسلے میں کوئی ہدایت دے یا کوئی تربیت فراہم کرے۔۔۔

(الف) آتشیں اسلحہ؛

(ب) دھماکہ خیز ہتھیار؛ یا

(ج) کیمیائی، بیالوجیکل اور دیگر ہتھیار۔

(۲) وہ شخص مجرم شمار کیا جائے گا جو مجاز حاکم کی طرف سے قانونی اجازت کے بغیر ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی بچے کو ہتھیار چلانے کی تربیت دے یا ہدایت دے اور جرم ثابت ہونے پر ایسے شخص کو کم از کم دس سال قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

(۳) وہ شخص مجرم شمار کیا جائے گا جو مجاز حاکم کی قانونی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شخص سے حسبِ ذیل ہتھیار چلانے کے لئے کوئی ہدایت یا تربیت حاصل کرے، یا کسی دوسرے شخص کو ایسی ہدایت یا تربیت دے یا بالخصوص یا بالعموم کسی دوسرے شخص کو اس قسم کی غیر قانونی تربیت یا ہدایت حاصل کرنے کی دعوت دے یا حسبِ ذیل ہتھیار چلانے کی ترغیب دے۔۔۔

(الف) آتشیں اسلحہ؛

(ب) دھماکہ خیز ہتھیار؛ یا

(ج) کیمیائی، بیالوجیکل اور دیگر ہتھیار۔

(۴) وہ بچہ مجرم تصور کیا جائے گا جو مجاز حاکم کی قانونی اجازت کے بغیر حسبِ ذیل ہتھیار چلانے کے ضمن میں کوئی تربیت یا ہدایت فراہم کرے، یا وہ کسی دوسرے شخص سے ایسی غیر قانونی تربیت یا ہدایت حاصل کرے یا بالخصوص یا

THE PAKISTAN CODE

بالعموم ایسی غیر قانونی تربیت یا ہدایت حاصل کرنے کی دعوت دے یا حسبِ ذیل ہتھیار چلانے کی ترغیب دے۔۔۔

(الف) آتشیں اسلحہ؛

(ب) دھماکہ خیز ہتھیار؛ یا

(ج) کیمیائی یا بیالوجیکل اور دیگر ہتھیار؛

(۵) ذیلی دفعہ (۴) کے تحت جرم کا ارتکاب کرنے والا کوئی بچہ جرم ثابت ہونے پر کم از کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال قید کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

(۶) ذیلی دفعہ (۱) اور (۳) کے تحت جرم کا ارتکاب کرنے والا کوئی شخص جرم ثابت ہونے پر زیادہ سے زیادہ دس سال قید، یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

(۷) دہشت گردی کی تربیت۔۔

(الف) وہ شخص مجرم شمار کیا جائے گا اگر وہ بالخصوص یا بالعموم دہشت گردی کے ضمن میں کوئی ہدایت دے یا کسی کو تربیت فراہم کرے۔

(ب) وہ شخص مجرم شمار کیا جائے گا اگر وہ دہشت گردی کرنے کے ضمن میں کوئی ہدایت یا تربیت حاصل کرے، بالخصوص یا بالعموم کسی دوسرے شخص کو ایسی تربیت یا ہدایت حاصل کرنے کی دعوت دے۔

(ج) ذیلی دفعہ (الف) اور (ب) کے تحت جرم کا ارتکاب کرنے والا کوئی شخص جرم ثابت ہونے پر کم از کم ایک سال اور زیادہ سے زیادہ دس سال بمعہ جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

(د) کسی بچے کو دہشت گردی کی تربیت یا ہدایت دینے کا ارتکاب کرنے والا شخص جرم ثابت ہونے پر کم از کم ایک سال اور زیادہ سے زیادہ دس سال قید اور جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

(ہ) اگر کوئی بچہ بالخصوص یا بالعموم دہشت گردی کرنے کی تربیت یا ہدایت دے تو جرم ثابت ہونے پر کم از کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال قید کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

(و) اگر کوئی بچہ بالخصوص یا بالعموم دہشت گردی کی تربیت یا ہدایت حاصل کرے تو جرم ثابت ہونے پر کم از کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال کی قید کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

(۸) اس دفعہ کے تحت کسی مجرم کو سزا سنانے والی عدالت اس کی کوئی چیز یا جائیداد ضبط کرنے کا حکم دے سکتی ہے جس کے بارے میں عدالت کو یقین ہو کہ وہ جرم سے متعلقہ وارداتوں میں استعمال کی گئی ہے، تاہم یہ سزا عدالت مجرم شخص کے سوا جائیداد یا چیز کا مالک ہونے کا دعویٰ کرنے والے یا بصورتِ دیگر اسے حاصل کرنے میں دلچسپی ظاہر کرنے

THE PAKISTAN CODE

والے کسی شخص کو سماعت کا موقع دینے کے بعد دے گی۔

۲۱۔د۔ ضمانت:۔ (۱) ضابطہ فوجداری کی دفعات ۴۳۹، ۴۹۱، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۸ الف اور ۵۶۱ میں شامل کسی امر کے باوجود عدالتِ عظمٰی پاکستان، عدالتِ عالیہ، یا انسدادِ دہشت گردی کی عدالت کے سوا کسی دوسری عدالت کو انسدادِ دہشت گردی کی عدالت میں زیرِ سماعت کسی مقدمے میں ملوث شخص کو رہا کرنے یا بصورتِ دیگر اس کی ضمانت قبول کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوگا۔

(۲) اس ایکٹ کے تحت ایسے تمام جرائم جن پر سزائے موت یا تین سال کی قید کی سزا[۱] [*] دی جاسکتی ہونا قابلِ ضمانت ہوں گے:

مگر شرط یہ ہے کہ نا قابلِ ضمانت جرائم کے تحت زیرِ تعزیر آنے والے کسی شخص کے بارے میں اگر یہ پختہ یقین ہو جائے کہ اس نے کسی ایسے جرم کا بھی ارتکاب کیا ہے جس کی سزا عمر قید یا سزائے موت یا کم از کم ۱۰ سال قید کی سزا مقرر کی گئی ہے تو ایسے شخص کو ضمانت پر رہا نہیں کیا جائے گا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۲) کے تابع، عدالت کسی ایسے شخص کو ضمانت پر رہا کر سکتی ہے تاوقتیکہ یہ یقین کرنے کی حقیقی وجوہ موجود ہوں کہ مذکورہ شخص، ضمانت پر رہائی (مشروط یا غیر مشروط) کی صورت میں۔۔۔

(الف) اپنے آپ کو حوالۂ پولیس کر دے؛

(ب) دورانِ ضمانت، جرم کا ارتکاب نہیں کرے گا؛

(ج) بذات خود یا کسی دوسرے شخص کے حوالے سے عدالتی کارروائی میں مداخلت نہیں کرے گا اور شہادت میں مداخلت یا بصورتِ دیگر سماعت میں رخنہ اندازی نہیں کرے گا؛ یا

(د) رہائی کی شرائط (اگر کوئی ہوں) کی پابندی کرنے میں ناکام ہوجائے؛

(۴) ایکٹ ہذا کے تحت ضمانت حاصل کرنے والے کسی شخص کے ضمن میں اپنے اختیارات استعمال کرنے سے پیشتر عدالت حسبِ ذیل (یا دیگر جنہیں یہ متعلقہ سمجھے) امور پر غور کرے گی۔۔۔

(الف) ملزم پر عائد جرم کی نوعیت اور سنگینی کیا ہے؛

(ب) ملزم کا کردار، حالات ماقبل، میل جول اور کمیونٹی میں تعلقات کیسے ہیں؛

(ج) ملزم نے پہلے کتنا عرصہ حوالات میں گزارا ہے اور ضمانت منظور نہ ہونے کی صورت میں مزید کتنا عرصہ جیل میں گزارے گا؛ اور

(د) اس کے جرم کے ارتکاب کے حق میں گواہوں کی تعداد کتنی ہے۔

(۵) ضمانت قبول کرنے کے لئے شرائط عائد کرنے کے دیگر اختیارات پر اثر انداز ہوئے بغیر عدالت کسی

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۱۱ کی رو سے حذف کیا گیا ہے اور ہمیشہ سے بایں طور پر ایسا ہی سمجھا جائے گا۔

ملزم کی اس دفعہ کے تحت ضمانت قبول کرنے کے ضمن میں حسبِ ذیل مزید شرائط عائد کرسکتی ہے؛

(الف) طلبی کی صورت میں مقررہ وقت اور جگہ پر [1][بشمول بہت اعلیٰ ضمانتی یقین دھانیوں کے]؛ یا

(ب) انصاف کے مفاد میں جرم کے تدارک کے لئے ضروری ہوں [1][بشمول ضمانت دی گئی اشخاص کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے کڑی نگرانی کرنا اور اس کو صراحت کردہ وقفوں پر جیسا کہ عدالت متعین کرے متعلقہ پولیس اسٹیشنوں پر رپورٹ کرنے کے لئے درکار ہوں]۔

(۶) ضمانت کی شرئط کے مطابق ملزم کو پولیس یا فوجی حکام کی حفاظتی تحویل میں رکھنا قانون کے مطابق ہوگا۔

(۷) دفعہ ہذا کے تحت حکومت یا عدالت کسی وقت بھی ایکٹ ہذا کی رُو سے مجرم قرار دیئے جانے والے شخص کے بارے میں اگر ضروری ہو تو کوئی خاص یا عام حکم جاری کرسکتی ہے اور جس جگہ ملزم کو زیرِ حراست رکھنا مقصود ہو اس کے بارے میں خصوصی انتظامات کرنے کی ہدایت دے سکتی ہے:۔

(الف) وہ فرار نہ ہوجائے؛ یا

(ب) اس کی اور دیگر افراد کی حفاظت کو یقینی بنایا جاسکے۔

۲۱۔ہ۔ ریمانڈ۔ (۱) جب کسی شخص کو تفتیش کے لئے حراست میں لیا جائے تو تفتیشی افسر گرفتاری کے ۲۴ گھنٹے کے اندر اس میں گرفتاری کے مقام سے لے کر عدالت تک جانے کے سفر کا وقت شامل نہیں۔ ملزم کو عدالت میں پیش کرے گا اور اس کو پولیس کی حراست میں رکھنے کی درخواست دائر کرے گا [2][یا کسی دوسری تفتیشی ایجنسی کی تحویل میں جو تفتیش میں شامل ہو] جس کے لئے زیادہ سے زیادہ پندرہ یوم کی اجازت ہوگی [1][پندرہ دن اور زیادہ نہیں ہوں گے] ایک ہی وقت میں تیس دنوں کی اجازت نہیں ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر ملزم کو ۲۴ گھنٹوں کے اندر عدالت میں پیش نہیں کیا جاسکتا تو پولیس حراست [1][یا تحقیقات میں شامل دیگر کسی تحقیقاتی ایجنسی کی حراست] کے لئے نزدیک ترین مجسٹریٹ کی عدالت سے ملزم کو ۲۴ گھنٹے تک زیرِ حراست رکھنے کا عبوری حکم حاصل کیا جاسکتا ہے تاکہ مقررہ رعرصے کے دوران ملزم کو عدالت میں پیش کیا جاسکے۔

(۲) پولیس [1][یا کسی دوسری تفتیشی ایجنسی کی تحویل میں جو تفتیش میں شامل ہو] کے زیرِ حراست ملزم کے ریمانڈ میں اس وقت تک کوئی توسیع نہیں کی جاسکتی جب تک تفتیشی افسر عدالت کو یقین نہ دلا دے کہ مزید گواہی پیش کی جائے گی اور ملزم کو کسی قسم کا جسمانی گزند نہیں پہنچایا گیا اور نہ ہی اسے زدکوب کیا جائے گا:

۱۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳) کی دفعہ ۱۴ اور ۱۵ کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس ۲۰۰۲ء (نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے شامل کیا گیا۔

مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ ریمانڈ کی مجموعی مدت[۱][نوے] یوم سے زائد نہیں ہوگی۔

(۳) ذیلی دفعہ (۱) کی اغراض کے لئے عدالت ایک مجسٹریٹ متصور ہوگی[۱][:]

[۱][مگر شرط ہے کہ کہ شریعہ نظامِ عدل ضابطہ ۲۰۰۹ء کے تحت تقرر کردہ مجسٹریٹ کے پاس بھی دہی اختیارات ہوں گے جیسا کہ اس ایکٹ کے تحت ایک عدالت کو دے گئے ہوں۔]

THE PAKISTAN CODE

۱۔ انسدادِ دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳) کی دفعہ ۱۴ اور ۱۵ کی رو سے تبدیل اور شامل کیا گیا۔

[1][۲۱ہ ہ۔ **معلومات وغیرہ طلب کرنے کا اختیار۔** (۱) تفتیش کے دوران پولیس سپرانٹینڈنٹ یا سیکیورٹی فورسز کا مساوی افسر جو دفعہ ۴ اور ۵ کے تحت سول انتظامیہ کی مدد سے کام کررہا ہو، مشترکہ تحقیقاتی ٹیم کی درخواست پر، ایک تحریراً حکم کے ذریعے،۔۔۔

(الف) کسی بھی شخص سے کوئی معلومات طلب کرسکے گا اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے غرض سے کہ آیا اس ایکٹ کی شرائط یا اس کے تحت وضع کردہ کسی ضابطے یا حکم کی شرائط میں سے کسی کی خلاف ورزی تو نہیں ہوئی ہے؛

(ب) کسی بھی شخص سے مطالبہ کرسکے گا کہ وہ کوئی بھی دستاویز یا چیز جو کہ تحقیق یا تفتیش کے لئے فائدہ مند یا متعلق ہے فراہم کرے یا بھیجے؛

(ج) کسی بھی ایسے شخص سے تفتیش کرسکے گا جو کہ مقدمے کہ حقائق اور حالات سے آگاہ ہو؛

(د) کسی بھی بینک یا مالیاتی ادارے سے مطالبہ کرسکے گا، فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون میں شامل کسی امر کے باوصف، کہ وہ کسی بھی شخص کے متعلق کوئی معلومات فراہم کرے، بشمول بینک یا مالیاتی ادارے کی کتابوں میں درج شدہ اندراج کے نقول کے، بشمول معاملات کی معلومات کے جو کہ الیکٹرانک یا ڈیجیٹل کی صورت میں محفوظ ہوں، اور جن سے یہ یقین کیا جاسکے کہ اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کے ارتکاب سے متعلق ہیں، اور مذکورہ کتابیں یا ریکارڈ رکھنے والا اس قانون کے مطابق ان نقول کی تصدیق کرنے کا پابند ہوگا؛ اور

(ہ) کسی بھی سروس فراہم کرنے والی کمپنی یا شعبے سے معلومات کا مطالبہ یا ٹیلی فون اور موبائل فون ڈیٹا، ای میل، ایم ایم ایس، اور کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ یا ایسی دوسری معلومات حاصل کرے گا جس پر کسی بھی طریقہ سے اس ایکٹ کے تحت جرم کے ارتکاب سے متعلق ہونے کا شک پایا جاتا ہو۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی شق (د) اور (ہ) کی پیروی میں حاصل کی گئی نقول، وصول شدہ معلومات یا جمع کردہ شہادت خفیہ رکھی جائیں گی اور کسی بھی غیر مجاز شخص کے سامنے ظاہر نہیں کی جائیں گی یا اس ایکٹ کے تحت قانونی کارروائی کے ماسوائے کسی بھی دوسری غرض کے لئے استعمال نہیں کی جائیں گی۔

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی رُو سے دفعات ۱۴ اور ۱۵ کی رو سے شامل اور تبدیل کیا گیا۔

(۳) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت وضع کردہ کسی بھی حکم کی خلاف ورزی کی صورت میں سزائے قید جو[۱] [تین سال تک ہوسکے گی یا جرمانے جو کسی فرد کسی صورت میں ایک ملین روپے تک اور قانونی شخص کی صورت میں دس ملین روپے تک یا دونوں کا مستوجب ہوگا۔]

۲۱و۔ سزا میں چھوٹ۔ فی الوقت نافذ العمل کسی قانون یا ضابطہ جیل میں شامل کسی امر کے باوجود، کسی بھی شخص [۲] [☆☆☆☆☆] کو سزا میں رعایت نہیں دی جائے گی جو سزا یافتہ ہو اور جسے اِس ایکٹ[۲] [☆☆☆☆☆][:] کے تحت کسی جرم کے لئے سزا دی گئی۔

[۲] [مگر شرط یہ ہے کہ کوئی بچہ جو اس ایکٹ کے تحت سزایاب اور سزایافتہ ہو کو حکومت کے اطمینان پر، چھوٹ عطاء کی جائے گی، جیسا کہ مناسب متصور ہو۔]

۲۱ز۔ جرائم کی سماعت۔ اس ایکٹ کے تحت تمام جرائم کی سماعت ایکٹ ہذا کے تحت قائم کردہ انسداد دہشت گردی کی عدالت کی جانب سے [۳] [خصوصی طور پر] کی جائے گی[۲] [:]

[۲] [مگر شرط یہ ہے کہ شریعہ نظام عدل ضوابط، ۲۰۰۹ کے تحت قائم شدہ ضلعی قاضی یا اضافی ضلعی قاضی عدالتیں وہ عدالت متصور ہوں گی اور دفعہ ۱۳ کی ذیلی دفعہ (۲) یا ذیلی دفعہ (۴) کے تحت نامزد کردہ انتظامی جج کی جانب سے بایں طور پر سپرد کردہ تمام مقدمات کی سماعت کریں گی، جیسی بھی صورت ہو۔]

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۲۰ء (نمبر ۲۳ بابت ۲۰۲۰ء) کی دفعہ ۱۱ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳) کی دفعات ۱۷ اور ۱۸ کی رُو سے حذف، تبدیل، شامل اور اضافہ کیا گیا۔

۳۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۰۴ (نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء) کی دفعہ ۱۰ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

۲۱۔ح۔ اعتراف جرم کی مشروط قبولیت ۔ قانون شہادت مجریہ ۱۹۸۴ء (فرمان صدر نمبر۱۰ مجریہ ۱۹۸۴ء) یا فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون میں شامل کسی امر کے باوجود جب کہ ایکٹ ہذا کے تحت کسی عدالت میں مقدمے کی سماعت ہو رہی ہو تو اس کے دوران اگر ایسی گواہی (جس میں واقعاتی و دیگر شہادت شامل ہو) پیش آجائے اور جس کی وضاحت کے مطابق مجرم کی طرف سے جرم کے ارتکاب کا قوی امکان سامنے آتا ہو، تو اس سلسلے میں ضلعی سپرا ٹینڈنٹ کے عہدے کے برابر پولیس افسر کے روبرو مجرم کی طرف سے جرم کے بلاجبر اعتراف کو اگر عدالت ضروری خیال کرے تو مجرم کے خلاف قابل ادخال گواہی تسلیم کی جاسکے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ ایسی شہادت ریکارڈ کرنے سے قبل ضلعی سپرا ٹینڈنٹ آف پولیس ملزم کے سامنے اس امر کی وضاحت کرے گا کہ اسے جرم کا اعتراف کرنے پر مجبور نہیں کیا جارہا اور اگر وہ اعتراف جرم کرے گا تو یہ اس کے خلاف ایک شہادت تصور ہوگی اس ضمن میں کوئی ضلعی سپرا ٹینڈنٹ آف پولیس ملزم کا اعتراف اس وقت تک ریکارڈ نہیں کرے گا جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ اعتراف رضا کارانہ ہو، اور جب وہ ملزم کا اعترافِ جرم قلمبند کرے تو زیر حاشیہ حسبِ ذیل میمورنڈم بھی ریکارڈ کرے گا۔

میں نے ملزم (نام.........) پر واضح کر دیا ہے کہ اسے اعتراف جرم کرنے پر مجبور نہیں کیا جارہا اور یہ کہ اگر وہ اعتراف جرم کرے گا تو اسے اس کے خلاف شہادت کے طور پر پیش کیا جائے گا اور، مجھے یقین ہے کہ اعتراف جرم رضا کارانہ ہے۔ یہ میرے سامنے تحریر کیا گیا اور پھر ملزم کو پڑھ کر سنایا گیا جس نے اس کو دُرست تسلیم کیا ہے اس میں ملزم کے بیان کا مکمل اور حقیقی متن شامل ہے۔

(دستخط)

ضلعی سپرا ٹینڈنٹ آف پولیس۔

۲۱۔ط۔ جرم کے ارتکاب میں اعانت یا مدد کرنا ۔ جو شخص ایکٹ ہذا کے تحت کسی جرم کے ارتکاب میں اعانت یا مدد کرے اسے اس جرم کی پاداش میں مقررہ سزائے قید یا اسے اس جرم پر مقررہ جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

۲۱۔ی۔ مجرم کو پناہ دینا ۔ (۱) ایکٹ ہذا کی رو سے جرم کا ارتکاب کرنے والے کسی شخص کو پناہ دینے والا شخص بھی مجرم شمار کیا جائے گا۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی رو سے جرم کرنے کے مرتکب فرد کو جرم ثابت ہونے پر مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۱۶ اور ۲۱۶ الف میں مقررکردہ سزا دی جائے گی۔

THE PAKISTAN CODE

۲۱۔ک۔ سرسری سماعت کے ذریعے قابل سماعت جرائم۔ اس ایکٹ کے تحت تمام جرائم جن کی زیادہ سے زیادہ سزا چھ ماہ کی قید بمعہ یا بلا جرمانہ مقرر کی گئی ہے ان کی سرسری سماعت ہوگی۔

۲۱۔ل۔ مفرور کے لئے سزا۔ کوئی شخص جسے ایکٹ ہذا کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہو اور وہ فرار ہو جائے یا گرفتاری دینے سے گریز کرے یا کسی انکوائری، تفتیش یا عدالت کی کارروائی میں پیش نہ ہو یا اپنے آپ کو روپوش رکھے اور انصاف کی راہ میں رخنہ انداز ہو تو وہ کم سے کم[1] [پانچ سال] اور زیادہ سے زیادہ[1] [۱۰ سال] تک قید بمعہ جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

۲۱۔م۔ مشترکہ سماعت ۔ (۱) ایکٹ ہذا کے تحت کسی جرم کی سماعت کے دوران عدالت کسی ایسے دوسرے جرم کی بھی سماعت اسی سماعت مقدمہ میں کر سکتی ہے جس کے بارے میں کسی شخص پر مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ کے تحت الزام عائد کیا گیا ہو، بشرطیکہ دونوں قسموں کے جرائم کی نوعیت ایک جیسی ہو۔

(۲) اگر، ایکٹ ہذا کے تحت کسی دوسرے جرم کی سماعت کے دوران یہ معلوم ہو جائے کہ ملزم نے ایکٹ ہذا یا فی الوقت نافذ کسی دوسرے قانون کی رو سے بھی کسی جرم کا ارتکاب کیا ہے تو عدالت ملزم پر دوسرے جرم کی پاداش میں تعزیر عائد کر سکتی ہے اور ایکٹ ہذا، جیسی بھی صورت ہو، کسی دوسرے متعلقہ قانون کے تحت ملزم کو سزا سنا سکتی ہے۔

۲۲۔ حکم سزا کی تعمیل کا طریقہ کار اور مقام۔ حکومت اس ایکٹ کے تحت دی گئی کسی بھی سزا کی تعمیل کے طریق کار، شکل اور مقام کی صراحت ان تمام اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے کرے گی جو اس کی تعمیل میں مانع ہوں۔

۲۳۔ مقدمات کو باقاعدہ عدالتوں میں منتقل کرنے کا اختیار ۔ جب کہ، کسی جرم کی سماعت کے بعد،[2] [انسداد دہشت گردی کی عدالت] کی رائے میں یہ جرم جدولی جرم نہیں ہے، تو بلا لحاظ اس مذکورہ کی سماعت کا اختیار نہیں رکھتی، مذکورہ جرم کی سماعت کے لئے مقدمہ کو کسی ایسی عدالت میں منتقل کر دے گی جو مجموعہ قوانین کے تحت اس کا اختیار سماعت رکھتی ہو، اور عدالت جس میں مقدمہ منتقل کیا گیا ہو جرم کی سماعت کی کارروائی ایسے ہی کرے گی جیسا کہ اسے جرم کا اختیار سماعت حاصل ہے۔

---

۱ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۰۴ء (نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵) کی دفعہ ۱۱ کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

۲ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۲ اور ۱۴ کی رو سے تبدیل اور حذف کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

۲۴۔ مرافعہ ٹربیونل:۔ [۱][☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆]

۲۵۔ اپیل۔ (۱) [۱][انسدادِدہشت گردی کی عدالت] کے حتمی فیصلے کے خلاف اپیل [۱][عدالت عالیہ] میں کی جائے گی۔

(۲) [۱][انسدادِدہشت گردی کی عدالت] فیصلے کی نقول ملزم اور سرکاری وکیل کو بلا معاوضہ فیصلہ سنانے کے دن مہیا کردی جائیں گی اور مقدمہ کا ریکارڈ فیصلہ سنائے جانے کے تین دن کے اندر [۱][عدالت عالیہ] کو ارسال کردیا جائے گا۔

(۳) ذیلی دفعہ(۱) کے تحت اپیل اس شخص کی جانب سے سزا سنائے جانے کے [۲][پندرہ یوم] کے اندر [۱][عدالت عالیہ] کو کی جائے گی جسے [۱][انسدادِدہشت گردی کی عدالت] کی جانب سے سزا سنائی گئی ہو۔

(۴) اٹارنی جنرل [۳][ڈپٹی اٹارنی جنرل، اسٹینڈنگ کونسل] یا کوئی ایڈووکیٹ جنرل [۳][یا عدالت عالیہ یا عدالت عظمیٰ پاکستان کا کوئی ایڈووکیٹ جنرل یا ایڈووکیٹ جس کی پاکستان کا پبلک پراسیکیوٹر، ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر یا سپیشل پراسیکیوٹر کے تقرری کی گئی ہو] وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی ہدایت پر، [۱][انسدادِدہشت گردی کی عدالت] کی طرف سے بریت کے حکم یا دی گئی سزا کے خلاف مذکورہ حکم کے [۲][تیس ایام] کے اندر اپیل دائر کر سکے گا۔

[۴][(۴الف) کوئی بھی شخص جو نشانہ بنا ہو یا اُس کے قانونی وارث جو انسداد دہشت گردی عدالت کی بریت کے حکم سے متاثر ہوئے ہوں، تین ایام کے اندر مذکورہ حکم کے خلاف عدالت عالیہ کو اپیل دائر کر سکیں گے۔

(۴ب) اگر بریت کا حکم انسداد دہشت گردی عدالت کی طرف سے نالش پر صادر کیا جائے اور عدالت عالیہ، اس سلسلے میں اُس کو استغاثہ کی جانب سے دائر کردہ نالش پر، بریت کے حکم کے خلاف اپیل کرنے کی خصوصی اجازت عطاء کرے گی تو، درخواست گزار عدالت عالیہ کو مذکورہ اپیل تیس ایام کے اندر دائر کر سکے گا۔]

(۵) اس دفعہ کے تحت کی جانے والی اپیل کی سماعت اور فیصلہ [۱][عدالت عالیہ] سات ایام کار کے اندر کرے گی۔

۱۔ انسداددہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعات ۲ اور ۱۴ کی رُو سے تبدیل اور حذف کیا گیا۔

۲۔ انسداددہشت گردی ایکٹ (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۱۹ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ انسداددہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۰ء (نمبر ۱۹ مجریہ ۲۰۰۰ء) کی دفعہ ۳ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۴۔ انسداددہشت گردی ایکٹ (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۰۴ء (نمبر ۱ بابت ۲۰۰۴ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے ذیلی دفعات (۴ الف) اور (۴ب) کو شامل کیا گیا۔

[۱][☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆]

(۸) اپیل کو [۲][عدالت عالیہ] کی جانب سے زیر تجویز کرتے ہوئے ملزم کو ضمانت پر رہا نہیں کرے گی۔

[۳][(۹) اِس دفعہ کے تحت اپیلوں کی سماعت کی اغراض کے لیے ہر عدالت عالیہ کم از کم دو ججوں پر مشتمل بینچ یا بینچوں کی تشکیل کرے گی۔

(۱۰) کسی اپیل کی سماعت کرتے ہوئے، بینچ مسلسل دو دفعہ سے زیادہ التواء نہیں دے گی۔]

۲۶۔ پولیس کے سامنے کیئے جانے والے اقبال جرم کی سماعت پذیری۔

[۴][☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆]

۲۷۔ ناقص تفتیش کے لئے سزا [۵][اور کامیاب تحقیقات کے لئے انعام] [۵][(۱)] اگر [۲][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت) یا [۲][عدالت عالیہ] کارروائی کے دوران یا مقدمہ کے آخر میں اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ تفتیشی افسر یا دوسرا متعلقہ افسر صحیح طور پر یا تندہی سے تفتیش کرنے میں ناکام رہا ہے یا صحیح طور پر مقدمہ کی پیروی کرنے میں ناکام رہا ہے اور اپنے فرائض میں غفلت برتی ہے، تو یہ مذکورہ عدالت یا جیسی بھی صورت ہو [۲][عدالت عالیہ] کے لئے جائز ہوگا کہ وہ کوتاہی کرنے والے افسران کو دو سال تک کی مدت کے لئے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں سرسری کارروائی کرتے ہوئے دے۔

[۵][(۲) تفتیشی افسر جو کامیاب تفتیش کا انعقاد کریں کو انعامات دینے کے لیے صوبائی حکومتوں کی جانب سے ترغیب دہ نظام متعارف کروایا جائے گا]۔

[۶][۲۷ الف۔ ملزم کے خلاف ثبوت کا قیاس:۔ کوئی بھی شخص جس کے قبضے میں، بغیر قانونی عذر کے کوئی بھی دھماکہ خیز مواد دھماکہ کرنے والے آلات کے ساتھ یا اس کے بغیر موجود ہے بغیر کسی معقول وجہ کے یا مذکورہ دھماکہ خیز مواد یا آلات سے اس کا تعلق ہے تو یہ قیاس کیا جائے گا، تاوقتیکہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو کہ دھماکہ خیز مواد دہشت گردی کے مقصد کے لئے تھا۔]

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۱۵ کی رُو سے ذیلی دفعات (۶) اور (۷) کو حذف کر دیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۰۴ء (نمبر ۲ بابت 2005ء) کی دفعہ ۱۲ کی رُو سے ذیلی دفعات (۹) اور (۱۰) کا اضافہ کیا گیا۔

۴۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعہ ۱۶ کی رُو سے حذف کیا گیا۔

۵۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۴ء نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء کی دفعہ ۸ کی رُو سے اضافہ کیا گیا، دوبارہ نمبر دیا گیا اور شامل کیا گیا۔

۶۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲۰ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

[1][۲۷الف الف۔ غلط ملوث کرنے کے لئے سزا۔ جہاں کوئی تفتیشی افسر کسی شخص کو بد دیانتی اور غلط طور پر ملوث کرے، پھنسائے یا حراست میں لے کر اُس سے کسی جدولی جرم کے ارتکاب کے لئے پیش کرے تو وہ دو سال تک سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ اُس تفتیشی افسر کے خلاف کوئی بھی قدم حکومت کی پیشگی منظوری کے بغیر نہیں اُٹھایا جائے گا۔

''۲۷ب۔ محض الیکٹرانک یا فرانزک شہادت وغیرہ کی بنیاد پر سزایابی:۔ اس ایکٹ یا قانون شہادت،۱۹۸۴، (صدارتی فرمان نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۸۴ء) میں یا فی الوقت نافذ العمل کسی بھی دوسرے قانون میں شامل کسی امر کے باوصف، اس ایکٹ کے تحت کسی بھی جرم کے لیے ملزم کی سزایابی یا محض الیکٹرانک یا فرانزک شہادت کی بنیاد پر یا مذکورہ دیگر شہادت جو جدید آلات یا تکنیک کی وجہ سے دستیاب ہو جس کا حوالہ قانون شہادت ۱۹۸۴ (صدارتی فرمان نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۸۴ء) کے آرٹیکل ۱۶۴ میں دیا گیا ہے، جسبِ قانون ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت کو اطمینان ہو کہ مذکورہ ثبوت بالکل مستند ہے]۔

۲۸۔ مقدمات کی منتقلی ۔ (۱) اس ایکٹ میں شامل کسی امر کے باوجود [2][متعلقہ عدالت عالیہ کا چیف جسٹس] [3][کسی فریق مقدمہ کی درخواست پر یا وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کی درخواست پر] اگر وہ انصاف کے حصول کے لئے، یا جب کہ گواہوں کے تحفظ میں سہولت یا ملزم کی حفاظت کی ضرورت کے لئے یہ قرین مصلحت سمجھتا ہو کہ، تو کسی بھی مقدمہ کو ایک [4][انسداد دہشت گردی] سے کسی دوسری [4][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] میں علاقے کے اندر یا باہر منتقل کر سکے گا۔

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۴ء (نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء) کی دفعہ ۹ کی رُو سے دفعات ۲۷ الف الف اور ۲۷ب شامل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۶ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی دفعہ ۱۳ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء کی دفعہ ۲۱ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

۴۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعات ۱۲ اور ۱۷ کی رُو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

[1][(الف) جبکہ حکومت کو یہ معلوم ہو کہ یہ جج صاحبان، گواہان یا پراسیکیوٹرز کے تحفظ اور حفاظت کے لیے قرین مصلحت ہے یا انصاف کے مفاد میں ہے تو وہ متعلقہ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کو درخواست کر سکے گی کہ مقدمہ ایک انسداد دہشت گردی کی عدالت سے جو اس کی اختیار سماعت میں آتا ہو پاکستان میں کسی بھی دوسری جگہ میں انسداد دہشت گردی کی عدالت میں منتقل کیا جائے، اور اس غرض کے لیے متعلقہ عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی اتفاق رائے بھی طلب کی جائے گی۔]

(۲) [2][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] جس کو ذیلی دفعہ (۱) کے تحت مقدمہ منتقل کیا گیا ہو مقدمہ پر کارروائی اس مرحلے سے شروع کرے گی جس پر یہ مذکورہ منتقلی سے فوراً قبل زیر سماعت تھا اور کسی بھی گواہ کو دوبارہ کرنے یا دوبارہ سننے کی پابند نہیں ہوگی جو کہ گواہی دے چکا ہے اور پہلے سے قلمبند شہادت کے مطابق عمل کرے گی [2][:]

[2][مگر شرط یہ ہے کہ اس میں شامل کوئی امر انسداد دہشت گردی کی عدالت کے افسر صدارت کنندہ قانون کے تحت ممکن الحصول گواہ کو طلب کرنے کے اختیارات کو متاثر نہیں کرے گا۔]

[1][(۳) وفاق حکومت انصاف کے مفاد میں اور گواہان اور تفتیش کاروں کے تحفظ اور حفاظت کے لیے، کسی بھی مقدمہ کی تفتیش کو پاکستان میں ایک جگہ سے کسی بھی دوسری جگہ پر منتقل کر سکے گی۔]

[1][(۴) تفتیشی افسر یا ایجنسی جس کو ذیلی دفعہ (۳) کے تحت مقدمہ منتقل کیا گیا ہو، تحقیق یا تفتیش کے مرحلہ سے چھوڑی گئی کارروائی کا آغاز کر سکے گا یا مقدمہ کی کارروائی کا آغاز اس طرح کر سکے گا گویا کہ ابتدائی طور پر اسے یا ایجنسی کو تفویض کیا گیا ہو، جیسی بھی صورت ہو۔

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۴ء (نمبر ۶ بابت ۲۰۱۴ء) کی، دفعہ ۱۰ کی رُو سے شامل اور اضافہ کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹) کی دفعات ۲ اور ۱۷ کی رُو سے تبدیل اور اضافہ کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

(۵) تفتیش کی تکمیل پر اور مجموعہ کی دفعہ ۱۷۳ کے تحت رپورٹ پیش کرنے سے قبل، وفاقی حکومت جج صاحبان، پبلک پراسیکیوٹر یا گواہان کی حفاظت اور تحفظ کے لیے یا عوامی مفاد میں مخصوص انسداد دہشت گردی کی عدالت کے اختیار سماعت میں آنے والے مقدمہ کو پاکستان میں کسی بھی دوسری جگہ دہشت گردی کی عدالت میں سماعت کرنے کے لیے بھیجنے کی ہدایت کر سکے گی، جیسا کہ وفاقی حکومت نے اس سلسلے میں صراحت کی ہو۔]

[1][۲۸الف۔ اِس ایکٹ کے تحت چارج شیٹ کردہ شخص کے پاسپورٹ کی ضبطی۔ فی الوقت نافذ العمل کسی دوسرے قانون میں شامل کسی امر کے باوجود، اِس شخص کا پاسپورٹ، جس پر اِس ایکٹ کے تحت کسی جُرم کے اِرتکاب کا اِلزام لگایا گیا ہو، اتنی مُدت کے لئے ضبط کیا گیا متصور ہوگا جیسا کہ عدالت مناسب سمجھے۔]

۲۹۔ [2][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے سامنے سماعت مقدمہ کو فوقیت حاصل ہوگی ۔اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کے لیے [2][انسداد دہشت گردی کی عدالت] کے ذریعے سماعت مقدمہ، اوراس کے سامنے ملزم کے حاضر ہونے کو کسی بھی ایسے دوسرے مقدمہ کی سماعت پر جو ملزم کے خلاف کسی دوسری عدالت میں ماسوائے عدالت عالیہ کے اپنے صیغہ ابتدائی کے فوقیت حاصل ہوگی۔

۳۰۔ مجموعہ قانون کے بعض احکام کا ترمیم شُدہ اطلاق ۔ (۱) مجموعہ قانون میں یا کسی بھی دوسرے قانون میں شامل کسی امر کے باوجود، ہر جدولی جرم مجموعہ قوانین کی دفعہ ۴ کی شق (و) کے معنوں میں قابلِ دست اندازی متصور ہوگا اور الفاظ ''دست اندازی مقدمہ'' کی تعریف اس شق میں بحسبہٖ سمجھی جائے گی۔

(۲) مجموعہ قوانین کی دفعات ۳۷۴ تا ۳۷۹ کا اطلاق مقدمہ کی نسبت جو جدولی جرم میں ملوث ہونے کی نسبت ہو ترمیم کے مطابق ''سیشن عدالت'' اور ''عدالت عالیہ'' کے حوالہ جات جہاں کہیں بھی آئیں کو [2][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] اور [2][عدالت عالیہ] کے حوالہ جات سے تعبیر کیا جائے گا ۔

۳۱۔ فیصلہ کی قطعیت۔ اس ایکٹ کے تحت کسی اپیل کے نتیجہ میں، [2][انسداد دہشتگردی کی عدالت] کی جانب سے صادر کیا گیا کوئی فیصلہ یا حکم یا سزا کا حکم قطعی ہوگا اور کسی عدالت میں زیرِ بحث نہیں آئے گا۔

۱۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۰۴ء (نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء) کی، دفعہ ۱۳ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

۲۔ انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی، دفعہ ۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

۳۲۔ ایکٹ کا غالب ہونا۔ (۱) مجموعہ قوانین یا کسی دوسرے قانون میں، شامل کسی امر کے باوجود، اس ایکٹ کے احکام مؤثر ہوں گے، لیکن اس سے مستثنٰی ہوں گے جیسا کہ اس ایکٹ میں صریحاً وضع کیا گیا ہے، مجموعہ قانون کے احکام کا، جہاں تک کہ وہ اس ایکٹ سے متضاد نہ ہوں، [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے رُوبرُو ہونے والی کارروائیوں پر اطلاق ہوگا جو سیشن عدالت متصور ہوگی ۔

(۲) بالخصوص اور ذیلی دفعہ (۱) میں شامل احکام کی عمومیت کو متاثر کئے بغیر، مجموعہ قانون کی دفعہ ۳۵۰ کے احکام کا جہاں تک ہو سکے گا، [1][انسدادِ دہشت گردی کی عدالت] کے رُوبرُو ہونے والی کارروائیوں پر اطلاق ہوگا، اور اس غرض کے لئے ان احکام میں کسی مجسٹریٹ کے حوالہ کو [1][انسداد دہشت گردی کی عدالت] کے حوالہ سے تعبیر کیا جائے گا ۔

۳۳۔ تفویض اختیار ۔ حکومت، اعلان کے ذریعہ ، ایسی شرائط کے تابع جیسی کہ اس میں مصرحہ ہوں، تمام یا کوئی سے اختیارات تفویض کر سکے گی جو اس ایکٹ کے تحت اس کی جانب سے قابلِ استعمال ہوں گے ۔

۳۴۔ جدول میں ترمیم کرنے کا اختیار ۔ حکومت، اعلان کے ذریعہ [2][جدولوں] میں ترمیم کر سکے گی، تا کہ اس کے کسی اندراج میں اضافہ کر سکے یا اس کے کسی اندراج میں تبدیلی یا اسے حذف کر سکے ۔

[3][**۳۵۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار۔** کوئی عدالت عالیہ، چیف جسٹس آف پاکستان کی منظوری سے سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے، اس ایکٹ کے اغراض کی بجا آوری کے لئے قواعد وضع کر سکے گی۔]

THE PAKISTAN CODE

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعات ۱۲ اور ۱۸ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

[2] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۴ء (نمبر ۷ بابت ۲۰۱۴ء) کی دفعہ ۱۶ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

[3] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۲۰ بابت ۲۰۱۳ء) کی دفعہ ۲۲ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

۳۶۔ استثناء۔ (۱) اس ایکٹ میں شامل کوئی امر، اس اختیار سماعت یا اس طریقہ کار کو متاثر نہیں کرے گا جو بحری، بری یا فضائی افواج یا حکومت کی کسی دوسری مسلح فوج سے متعلق کسی قانون کے تحت کسی عدالت یا کسی دوسری اتھارٹی کی جانب سے قابل استعمال یا قابل اطلاق ہو۔

(۲) کسی بھی شک وشبہ دور کرنے کی غرض سے، بذریعہ ہذا اس امر کا اعلان کیا جاتا ہے، کہ ایسے کسی قانون کی اغراض کے لئے جس کا ذیلی دفعہ (۱) میں حوالہ دیا گیا ہے، [1][انسداد دہشت گردی کی عدالت] عمومی فوجداری اختیار سماعت کی عدالت تصور کی جائے گی۔

[1][**۳۷۔ توہین عدالت۔** انسداد دہشت گردی کی عدالت کو کسی ایسے شخص کو چھ ماہ تک کی سزائے قید اور جرمانے کی سزا دینے کا اختیار ہوگا جو،۔۔۔

(الف) کسی بھی طریقے سے عدالت کی کارروائی کو بُرا بھلا کہے، دخل اندازی کرے، یا اس میں رکاوٹ ڈالے یا عدالت کے کسی حکم یا ہدایت کی نافرمانی کرے؛

(ب) عدالت کو بدنام کرے یا بصورت دیگر ایسا کوئی فعل انجام دے جس سے عدالت یا اس شخص کے خلاف جس سے کہ عدالت تشکیل پاتی ہے، نفرت پیدا ہو، یا اس کی تضحیک یا توہین ہو؛

(ج) ایسا کوئی فعل انجام دے جو ایسے کسی معاملہ کے فیصلہ کے خلاف ہو جو عدالت کے سامنے زیرغور ہو یا اس بات کی بہت توقع ہو کہ وہ عدالت کے سامنے پیش ہوگا؛

(د) کوئی ایسا فعل انجام دے، جس سے کسی دوسرے قانون کی رو سے عدالت کی توہین ہوتی ہو۔

تشریح ۔ اس دفعہ میں، ''عدالت'' سے انسداد دہشت گردی کی عدالت مراد ہے]۔

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) آرڈیننس، ۱۹۹۹ء (۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء) کی دفعات ۱۲ اور ۱۸ کی رُو سے تبدیل کیا گیا۔

THE PAKISTAN CODE

۳۸۔ اس ایکٹ سے قبل ارتکاب کردہ کسی دہشت گردی کے فعل کے لئے سزا۔ جب کہ کسی شخص نے اس ایکٹ کے آغاز نفاذ سے قبل کسی جرم کا ارتکاب کیا ہو جو کہ اگر اس تاریخ کے بعد کیا جاتا جس پر کہ اس ایکٹ کے نافذ ہونے سے وہ اس ایکٹ کے تحت دہشت گردی کا فعل ہوتا تو اس کی اس ایکٹ کے تحت سماعت کی جائے گی لیکن وہ ایسی سزا کا مستوجب ہوگا جس کی قانون کی رو سے اس وقت اجازت ہوگی جب جرم کا ارتکاب کیا گیا تھا۔

۳۹۔ برأت۔ کسی شخص کے خلاف کسی ایسے فعل کی نسبت سے کوئی مقدمہ، استغاثہ یا قانونی کارروائی نہیں ہوگی، جو کہ اس ایکٹ کے تحت نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا کرنے کا ارادہ ہو۔

[1][**۳۹الف۔ ازالۂ مشکلات۔** اگر اس ایکٹ کے احکام پر عمل درآمد میں کوئی مشکل پیش آئے تو وفاقی حکومت ایسا حکم وضع کر سکے گی جو اس ایکٹ کے احکام سے متناقص نہ ہو، اور جو مشکلات کے ازالہ کی اغراض کے لئے ضروری ہو۔]

[1][**۳۹ب۔ تنسیخ اور استثناء۔** (۱) دہشت گردانہ سرگرمیوں کا خاتمہ (خصوصی عدالتیں) ایکٹ، ۱۹۷۵ء کو بذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

(۲) دہشت گردی کی سرگرمیوں کا خاتمے (خصوصی عدالتیں) ایکٹ، ۱۹۷۵ء کی منسوخی اور انسداد دہشت گردی ایکٹ، ۱۹۹۷ء میں انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء کی رو سے ترمیم کے باوجود۔

(الف) ایکٹ ہذا کے تحت قائم ہونے والی انسدادِ دہشت گردی کی کسی عدالت یا دہشت گردی کی سرگرمیوں کا خاتمہ (خصوصی عدالتیں) ایکٹ، ۱۹۷۵ء یا کسی متعلق بہ اپیل عدالت کی طرف سے مذکورہ منسوخی اور ترمیم سے پہلے جاری کردہ کوئی حکم یا فیصلہ نافذ العمل اور عمل میں رہے گا اور منسوخی یا ترمیم قانون پر سابقہ عمل درآمد یا باضابطہ طور پر کیے گئے یا مبتلا کیے گئے کسی امر یا اس کے تحت عائد کردہ سزا کے حوالے سے اثر انداز نہیں ہوگا؛

---

[1] انسداد دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعات ۱۵ اور ۱۶ کی رُو سے شامل کیا گیا۔

(ب) دہشت گردی کی سرگرمیوں کے خاتمے (خصوصی عدالتیں) کے ایکٹ بابت ۱۹۷۵ء کے تحت عدالتِ عالیہ اور عدالتِ عظمٰی سمیت کسی عدالت میں دائر شُدہ کسی اپیل یا تصفیہ طلب مقدمے یا کسی دوسرے مقدمے یا کارروائی پر متعلقہ عدالت میں، قانون کے مطابق سماعت جاری رہے گی یہ سماعت ایکٹ ہذا کے تحت قائم شُدہ عدالتوں میں بھی کی جا سکتی ہے اور اس سلسلے میں ماضی میں صادر کردہ تمام احکامات اور فیصلوں کے ساتھ ساتھ آئندہ صادر کئے جانے والے احکام اور فیصلے قانونی طور پر جائز اور قابلِ اطلاق تصور کئے جائیں گے ان فیصلوں میں متعلقہ عدالتوں کی طرف سے ابتدائی فیصلے اپیلیں اور دوبارہ سماعت کے احکامات بھی شامل ہیں؛

(ج) مذکورہ منسوخی یا ترمیم کے نفاذ سے پیشتر انسدادِ دہشت گردی کی عدالتوں یا خصوصی عدالت یا اپیلیٹ عدالت کی جانب صادر کردہ سے یہ تمام سزائیں، یا تعزیر یا سزایابی کی ایسے ہی تعمیل کی جائے گی جب کہ مذکورہ ایکٹس نافذ ہیں۔

(د) ایکٹ ہذا کے تحت شروع کردہ کوئی تفتیش یا انکوائری یا دہشت گردی کی سرگرمیوں کے خاتمے (خصوصی عدالتیں) ایکٹ، ۱۹۷۵ء کے تحت شروع کردہ کسی مقدمے کی سماعت یا انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۱ء کے نفاذ سے پہلے قائم شُدہ کسی عدالتی سماعت پر کارروائی قانون کے مطابق جاری رہے گی؛

(ہ) انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۱ء کے نفاذ کے عین قبل انسدادِ دہشت گردی کی عدالت یا کسی خصوصی عدالت میں زیرِ سماعت یا تصفیہ طلب مقدمات کو اگر ایکٹ ہذا یا مذکورہ بالا شقات (الف) اور (ب) کے تحت انہیں منتقل نہیں کیا گیا تو اب انہیں متعلقہ علاقوں کی سیشن عدالتوں یا جہاں مقدمات کا اندراج کیا گیا تھا کو منتقل شُدہ شمار کیا جائے گا اور ان علاقوں کی مجاز عدالتیں مقدموں پر اسی مرحلے سے کارروائی شروع کریں گی جہاں پر یہ تصفیہ طلب تھے، اس سلسلے میں گواہوں کو دوبارہ طلب کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی؛ اور

(و) سیشن عدالت، جیسی بھی صورت ہو، کوئی ایسی دوسری عدالت جس کو انسدادِ دہشت گردی کی عدالت یا کسی خصوصی عدالت کی طرف سے مذکورہ بالا شق (د) کے تحت مقدمہ منتقل کیا گیا ہو وہ مقدمے کی سماعت مجموعہ ضابطہ فوجداری، ۱۸۹۸ء کے احکام اور مذکورہ مقدمے پر قابلِ

THE PAKISTAN CODE

اطلاق قانون کے مطابق کرے گی۔]

۴۰۔ **قانونِ فوجداری ترمیمی ایکٹ، ۱۹۰۸ء (نمبر۱۴ بابت ۱۹۰۸ء) کی ترمیم۔** قانونِ فوجداری ترمیمی ایکٹ، ۱۹۰۸ء (نمبر۱۴ بابت ۱۹۰۸ء) میں حسبِ ذیل ترمیمات کی جائیں گی، یعنی:۔

اوّل۔ دفعہ ۱۵ میں، شق (۲) میں ذیلی شق (الف) میں الفاظ ''تشدد یا دھمکی'' کی بجائے الفاظ ''دہشت گردی، فرقہ واریت کو فروغ، تشدد، دھمکی جس سے کہ نقصِ امن پیدا ہونے کا خطرہ یا خدشہ ہو'' تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

دوم۔ دفعہ ۱۶ کی بجائے، حسبِ ذیل تبدیل کر دی جائے گی، یعنی:۔

''۱۶۔ کسی ایسوسی ایشن کے غیر قانونی ہونے کا اقرار۔ (۱) اگر وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کی یہ رائے ہو کہ کوئی ایسوسی ایشن غیر قانونی ایسوسی ایشن ہے تو وہ اس ایسوسی ایشن کو چودہ ایام کے اندر اظہارِ وجوہ کے لئے کہے گی کہ اس ایکٹ کی اغراض کے لئے اسے غیر قانونی ایسوسی ایشن کیوں قرار نہ دیا جائے۔

(۲) اگر ایسوسی ایشن کی سماعت کے بعد، وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کی یہ رائے ہو کہ ایسوسی ایشن ایک غیر قانونی ایسوسی ایشن ہے تو وہ مذکورہ ایسوسی ایشن کو غیر قانونی ایسوسی ایشن قرار دے سکے گی۔

(۳) اگر وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت کی یہ رائے ہو کہ امنِ عامہ قائم کرنے کے لئے یا عوام کو پہنچنے والے نقصان کا تدارک کرنے کے لئے یہ امر منصفانہ اور ضروری ہے کہ فوری کارروائی کی جائے تو وہ ذیلی دفعہ (۲) کے تحت حکم صادر کرنے کو ملتوی کرتے ہوئے، دریں اثناء حکم کے ذریعہ کسی ایسوسی ایشن کو غیر قانونی قرار دے سکے گی۔

(۴) کوئی ایسوسی ایشن جو ذیلی دفعہ (۲) کے تحت کسی حکم سے متاثر ہوئی ہو تو بورڈ کے سامنے اپیل دائر کر سکے گی جو صوبے کی عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کی جانب سے مقرر کیا جائے اور ایک چیئرمین اور دو دیگر اشخاص پر مشتمل ہو جن میں سے ہر ایک عدالتِ عالیہ کا جج ہو یا رہ چکا ہوگا۔

(۵) بورڈ اپیل پر تیس ایام میں فیصلہ کرے گا اور ایسا حکم جاری کرے گا، جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔''

سوم۔ دفعہ ۱۷ میں،۔۔۔

(اوّل) ذیلی دفعہ (۱) الفاظ ''چھ ماہ'' الفاظ ''پانچ سال'' سے تبدیل کر دیئے جائیں گے؛ اور

(دوم) ذیلی دفعہ (۲) میں الفاظ ''تین سال'' کی بجائے الفاظ ''سات سال'' سے تبدیل کر دیا جائے گا۔

چہارم۔ دفعات ۱۷الف، ۱۷د اور ۱۷ہ میں الفاظ ''صوبائی حکومت'' جہاں کہیں آئے الفاظ ''وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت'' سے تبدیل کر دیے جائیں گے۔

[1][جدول اول

(ممنوعہ تنظیموں کی فہرست)

[دیکھئے دفعہ ۱۱ب]

جدول دوم

(زیرِ نگرانی تنظیموں کی فہرست)

[دیکھئے دفعہ ۱۱د(۱)(الف)]

جدول سوم

(جدولی جرائم)

[دیکھئے دفعہ ۲(ر)]

۱۔ ایکٹ ہذا کے مفہوم میں دہشت گردی کا کوئی اقدام جس میں ایسے جرائم بھی شامل ہیں جو بعد میں شامل کئے جا سکیں گے یا جن میں ایکٹ ہذا کی دفعہ ۳۴ کے احکام کی مطابقت میں ترمیم کی جا سکے گی۔

۲۔ ایکٹ ہذا کے تحت قابل سزا کوئی دوسرا جرم۔

۳۔ متذکرہ جرائم میں سے کسی کے ارتکاب کی کوشش کرنا، یا اعانت یا معاونت کرنا یا ارتکاب کی سازش کرنا یا اس ضمن میں کوئی ترغیب دینا۔

[2][۴۔ مذکورہ بالا پیراگرافوں کی عمومیت پر اثر انداز ہوئے بغیر، انسدادِ دہشت گردی کی عدالت کسی دوسری عدالت کو مستثنیٰ کرتے ہوئے حسبِ ذیل جرائم کی نسبت مقدمے کی سماعت کرے گی، یعنی:۔

---

[1] انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۱ء (نمبر ۳۹ مجریہ ۲۰۰۱ء) کی دفعہ ۱۷ کی رُو سے جدول کے لیے تبدیل کیا گیا جسے قبل ازیں مختلف ایس آر اوز اور آرڈیننس نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۲۰ کی رُو سے سابقہ طور پر ترمیم کیا گیا۔

[2] انسداد دہشت گردی (ترمیم دوم) ایکٹ، ۲۰۰۴ء (نمبر ۲ بابت ۲۰۰۵ء) کی دفعہ ۱۴ کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

(اوّل) تاوان کے لئے اغواء کرنا یا بھگا کر لے جانا؛

(دوم) کسی مسجد، امام بارگاہ، چرچ، گرجے یا عبادت کی دوسری جگہ میں آتشی آلے کے ذریعے دھماکہ خیز مواد کا استعمال بشمول بم دھماکہ کرنا خواہ اس سے کوئی ضرر یا نقصان ہوا ہو یا نہ ہوا ہو؛ یا

(سوم) عدالت کے احاطے میں فائرنگ یا کسی آلے کے ذریعے میں دھماکہ خیز مواد کا استعمال بشمول بم دھماکہ۔]

THE PAKISTAN CODE

[1][جدول چہارم

(دیکھئے دفعہ۱۱ہ)]

[2][جدول پنجم

[دیکھیے دفعہ ۶ (۱۳الف)]

(الف) ۱۶/دسمبر، ۱۹۷۰ء کو ہیگ میں کیا گیا معاہدہ برائے امتناع غیر قانونی ضبطی جہاز؛

(ب) معاہدہ برائے امتناع غیر قانونی افعال بہ نسبت تحفظ با متعلق انسداد و سزائے جرائم بہ نسبت بین الاقوامی طور پر تحفظ شدہ، بشمول ڈپلومیٹک ایجنٹس، ۱۴/دسمبر ۱۹۷۳ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے اپنایا گیا؛

(ج) ۱۴/اکتوبر، ۱۹۷۳ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے بین الاقوامی طور پر تحفظ شدہ اشخاص بشمول ڈپلومیٹک ایجنٹس کے خلاف جرائم کے تدارک اور سزا پر کنونشن؛

(د) ۱۷/دسمبر، ۱۹۷۹ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے یرغمالیوں کو حاصل کرنے کے خلاف بین الاقوامی کنونشن؛

THE PAKISTAN CODE

---

[1] انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) آرڈیننس، ۲۰۰۲ء (نمبر ۱۲۵ مجریہ ۲۰۰۲ء) کی، دفعہ ۴ کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

[2] انسدادِ دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۱۳ء (نمبر ۱۳ ابابت ۲۰۱۳ء) کی، دفعہ ۱۴ کی رُو سے اضافہ کیا گیا۔

(ہ) بین الاقوامی شہری ہوائی بازی کی خدمات پیش کرنے والے ہوائی اڈوں پر تشدد کے غیر قانونی افعال کے امتناع کے لیے ضابطہ عمل جو، شہری ہوائی بازی تحفظ کے خلاف غیر قانونی افعال کے امتناع کے لیے ہونے والے کنونشن کا ضمنی ہے جو ۲۴/فروری، ۱۹۸۸ء کو مونٹریال میں انجام پذیر ہوا؛

(و) بحری جہاز رانی کے تحفظ کے خلاف غیر قانونی افعال کے امتناع پر کنونشن جو ۱۰/مارچ، ۱۹۸۸ء روم میں انجام دیا گیا؛

(ز) مقررہ پلیٹ فارمز جو براعظم کے کنارہ آب میں واقع ہوں کے تحفظ کے خلاف غیر قانونی افعال کے امتناع کے لئے ضابطہ عمل جو ۱۰/مارچ، ۱۹۸۸ء کو روم میں انجام دیا گیا؛

(ح) دہشت گردوں کے بم برسانے کے امتناع کے لیے بین الاقوامی کنونشن جسے اقوام متحدہ جنرل اسمبلی نے ۱۵/دسمبر، ۱۹۹۷ء کو نیویارک میں اختیار کیا؛ اور

(ط) ایسے دیگر کنونشن جیسا کہ وفاقی حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے صراحت کرے۔]

THE PAKISTAN CODE